

# دل سکون

رائٹر زرناب چاند

نہیں سکندر خدا کے لیے مت کریں میرے ساتھ یہ ظلم  
میں کہاں جاؤنگی میرا اس دنیا میں آپ کے سوا کون ہے  
رحم کریں سکندر یہ تمہاری بیٹی ہے ایسا ظلم مت کریں  
وہ اپنی دودن کی بیٹی کو سینے سے لگائے اس شخص سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی  
؟ کیا بیٹی پیدا کرنا اس کا جرم تھا  
بیٹیاں تو اللہ کی رحمت ہوتی ہیں پھر وہ کیسا ظالم شخص تھا جو بیٹی پیدا کرنے کے جرم  
میں اپنی ہی بیوی کو طلاق دے رہا تھا

نہیں تمہاری میری زندگی م میں کوئی جگہ نہیں مجھے بیٹا چاہیے تھا جو میرا سہارا بنتا  
یہ بیٹی بھلا میرا کیا سہارا بنے گی تم مجھے ایک بیٹی نہیں دے سکی اس لیے تمہارا  
میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں

اس لیے میں سکندر مرزا

اپنے پورے ہوش و ہوا اس میں

تمہیں طلاق دیتا ہوں

تمہیں طلاق دیتا ہوں

تمہیں طلاق دیتا ہوں

اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی دو مہربان بازوؤں نے اسے تھام لیا تھا

.....

یہ ایک اسپتال کا منظر جہاں وہ آپریشن تھیٹر کے سامنے بیچ پر بیٹھے کسی غیر مرئی  
نقطے پر نظریں جمائے گہری سوچ میں تھا سامنے اس کے عزیز بابا جان کا آپریشن  
چل رہا تھا جن کو کندھے پر گولی لگی تھی

وقفے وقفے سے کسی کی سسکیاں اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی کچھ گھنٹوں میں  
اس کی پوری زندگی بدل گئی تھی اس نے تو کبھی اس نظر سے دیکھا تک نہیں تھا وہ  
تو اسے ایک چھوٹی بچی سمجھتا تھا

پھر کیسے دھڑلے سے اس کی زندگی میں شامل ہو گئی تھی

وہ شاید انہی سوچوں میں رہتا کہ ڈاکٹر کی آواز آئی  
پیشینٹ کے ساتھ کون ہے وہ ڈاکٹر کی آواز پر خیالوں سے باہر آیا اس سے پہلے کہ  
وہ ڈاکٹر کو جواب دیتا وہ بھاگتی ہوئی اس کے آگے کھڑی ہوئی اور ڈاکٹر کے سامنے

ہاتھ جوڑے پلیر میرے بابا جانی کو بچالیں پلیر انہیں کچھ مت ہونے دیں میں مر جاؤنگی۔۔

ڈاکٹر کو اس معصوم کی شکل دکھ کر بہت ترس آیا جو بمشکل پندرہ سولہ سال کی تھی اس وقت اسکی حالت قابل رحم تھی

جی میں ہوں ان کا بیٹا بتائیے بابا کیسے ہیں وہ ٹھیک تو ہے نا اس سے پہلے کہ وہ روتے روتے بے ہوش ہو جاتی اس نے اسے کندھوں سے تھام لیا اور ڈاکٹر سے اپنے بابا کی کنڈیشن پوچھنے لگا

جی آپ کے فادر اب خطرے سے باہر ہیں تھوڑی دیر میں ہم انہیں وارڈ میں شفٹ کر دیں گے تو آپ ان سے مل سکتے ہیں ڈاکٹر اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گئی

؟ کیا ہوا ہے بابا کو وہ ٹھیک ہیں

اس سے پہلے کے وہ اسے چپ کرواتا پیچھے سے اسے اپنے بھائی کی آواز سنائی دی  
وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کے الگ کرتا اپنے بھائی سے ملنے لگا اور مختصر اسے سب  
بتاتا چلا گیا

کیسے وہ لوگ ہالے کو اغوا کر کے لے کر نارہے تھے لیکن بابا کے ہوتے ہوئے یہ  
ممکن نہ تھا تو ان لوگوں نے عالم صاحب پر گولی چلا دی یہ ان کی خوش قسمتی تھی  
کہ گولی ان کے کندھے کو چھو کر گزر گئی اور اسی وقت روحان وہاں پہنچا تو وہ سب  
ڈر کے بھاگ گئے اس نے بروقت عالم صاحب کو اسپتال پہنچایا اس بیچ وہ اپنے اور  
ہالے کی نکاح والی بات گول کر گیا  
کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے بھائی اور باپ کے بیچ مزید غلط فہمیاں آئے  
سب سن کر زرحان نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی

اس سے اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا لیکن یہ وقت جزبات میں آکر کچھ بھی کرنے کا نہیں تھا صبر سے کام لینا تھا اس یہ تو آنے والا وقت ہی بتاتا اس کا یہ صبر کیا طوفان لانے والا تھا

دو کمروں کے چھوٹے سے اس مکان میں اس وقت بریانی کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی

ایک خاتون چھوٹے سے کچن میں بڑے مصروف انداز میں ہاتھ چلا رہی تھی کہ فون کی گھنٹی نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا وہ ہاتھ پونچھ کر فوراً موبائل لینے کمرے کی طرف بھاگی جیسے ہی ان کی نظر موبائل میں نظر آتے نام پر پڑی

ان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی فوراً کال اٹھالی

اسلام علیکم کیسی ہو

دوسری طرف سے انہیں آواز سنائی دی

میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو تمہیں تو میری یاد ہی نہیں آتی انہوں نے شکواہ کیا

دوسری طرف سے نا جانے کیا کہا گیا وہ مسکرا نے لگی

جی میں انتظار کرونگی اللہ حافظ انہوں نے فون رکھ دیا خوشی ان کے انگ ننگ سے  
ظاہر ہو رہی تھی

آخر وہ وقت بہت قریب تھا جس کے لیے اتنے سال انتظار کیا انہوں نے۔۔۔  
بابا آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں مر جاتی مجھے تو روحان بھیا سے بہت ڈر لگتا ہے انہوں  
نے ڈاکٹر کو بھی بہت ڈانٹا جب آپ بیہوش تھے وہ مجھے بھی ڈانٹتے تو میں کیا کرتی  
اس وقت وہ ان کے سینے سے لگی رونے میں مصروف تھی



اور کمال صاحب اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے پرسکون کرنے کی  
کوشش کر رہے تھے

نہیں روتے میری ہالے تو بہت بہادر ہے اور روحان سے ڈرنے کی ضرورت  
نہیں وہ تو میری ہالے سے بہت پیار کرتے ہیں

نہیں وہ مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے ہر وقت گھورتے رہتے ہیں بس مجھے ان سے  
کوئی بات نہیں کرنی آپ جلدی ٹھیک ہو جاؤ نہ ہم گھر چلتے ہیں  
وہ جو اندر جانے ہی لگا تھا اس کی آواز پر رک گیا

اس نے کب اس پر غصہ کیا تھا اسے یاد کرنے پر بھی یاد نہ آیا تو سر جھٹکتے ہوئے  
اندر بڑھ گیا

آپ کی شکایتیں اگر ختم ہو گئی ہو تو برائے مہربانی بابا پر سے اپنا بوجھ زرا کم کیجیے  
..... گولی لگی ہے انکو اگر یاد ہو تو



وہ جو اور بھی شکایتیں کرنے کے موڈ میں تھی ایک دم سے ہڑبڑا کر کمال صاحب  
سے دور ہوئی

اور اس کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی  
بھی میری بیٹی کو ڈانٹنا بند کرو تم

ہاں نابا بابا ہم نے تو ان کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا

اس سے پہلے کے وہ بابا کو کچھ کہتا وہ اپنی صفائی دینے لگی

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا کتنی معصوم تھی وہ اس سے بارہ سال چھوٹی وہ اٹھائیس سال  
کا اور وہ محض سولہ سال کی گندمی رنگت بڑی بڑی سیاہ آنکھیں لمبی گھنی پلکیں کمر  
سے نیچے تک لمبی چوٹی پانچ فٹ کا قد ایک قد کے الاوہ ہر لحاظ سے خوبصورت اور  
معصوم تھی لیکن اسے بیوی کے طور پر قبول نہیں تھی اس نے سوچ لیا تھا بابا کے  
ٹھیک ہوتے ہی وہ ان سب کا کوئی حل نکالے گا

بابا تھوڑی دیر میں ہمیں نکلنا ہے ہمارا یہاں رکنا ٹھیک نہیں ہے میں نے ڈاکٹر  
سے بات کر لی اور ایک میل نرس کا بھی انتظام کر لیا ہے جو آپ کے ٹھیک ہونے  
تک حویلی میں ہی رہے گا  
عالم صاحب اثبات میں سر ہلا گئے

.....  
آنا بیٹا بس کرو اب اور پڑھنا آنکھیں دیکھی ہے تم نے اپنی نیند پوری نہ ہونے کی  
وجہ سے حلقے پڑھ گئے ہیں  
اتنی محنت مت کرو میری جان  
امی کچھ نہیں ہوتا مجھے آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں اس کے پاس فیملی کے نام پر  
بس ایک ماں ہی تھی وہ ان کے لیے دن رات محنت کر رہی تھی تاکہ ان کا علاج  
کروا سکے

آنانے جب سے ہوش سنبھالا اپنی ماں کو محنت کرتے دیکھا تھا تھا انہوں نے اسے پڑھایا لکھایا اس کی ہر خواہش پوری کی یہ چھوٹا سا گھر بھی انکی محنت کا ثمر تھا وہ ماں بیٹی ایک دوسرے کی سنگت بہت سکون سے زندگی گزار رہے تھے

لیکن ان کی زندگی میں بھونچال تب آیا جب تین سال پہلے رائمہ بیگم کو دل کا دورہ پڑا ڈاکٹر نے انکو کام کرنے سے منع کر دیا تب سترہ سال کی عمر میں پہلی بار وہ کام کے لیے گھر سے نکلی محلے کے ہی ایک چھوٹے سے پرائیویٹ اسکول میں اسے نوکری مل گئی صبح اسکول پھر شام میں محلے کے بچوں کو ٹیوشن پڑھاتی تھی رات کو اپنی پڑھائی کرتی وہ پرائیویٹ بی اے کر رہی تھی رائمہ بیگم نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی ان کا کہنا تھا وہ بالکل ٹھیک ہیں وہ کام کر سکتی ہے لیکن آنا کے آگے ان

کی ایک ناچلی

جلال مرزا اور بی جان کے کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی بڑا بیٹا عالم مرزا دوسرا بیٹا  
سکندر مرزا بیٹی سارہ

عالم کی شادی انہوں نے اپنے دوست کی بیٹی فائزہ بیگم سے کروائی تھی جن کے  
تین بچے تھے بڑا بیٹا زریان دوسرا بیٹا روحان اور بیٹی عزہ تھی جو شہر میں اپنے بھائی  
زریان مرزا کے ساتھ رہتی تھی سکندر نے شہر میں پڑھتے ہوئے اپنے باپ کے  
خلاف جا کر اپنی یونی فیلو سے شادی کر لی تھی اور سب سے قطع تعلق کر لیا تھا سے  
اور سارہ کی شادی انہوں نے اپنے بھانجے سے کروائی تھی جو اپنی جو ب کی وجہ  
سے کینیڈا میں رہائش پذیر تھے ان کے دو بچے تھے بیٹا عاشر اور بیٹی نیہا تھی۔۔۔۔

عالم صاحب نے اسپتال سے گھر آ کر سب کو روحان اور ہالے کے نکاح کے  
بارے میں بتا دیا تھا اس وقت یہ ضروری تھا جس طرح وہ لوگ ہالے کو اغوا

کرنے کی کوشش کر رہے تھے اگر عالم صاحب نہ ہوتے تو شاید وہ اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو جاتے اس لیے اسے کسی مضبوط ہاتھوں میں سونپنا ضروری تھا اور ان کے لیے روحان سے بڑھ کر ہالے کے لیے کوئی بہتر ہو ہی نہیں سکتا تھا ان کو پتہ تھا ان کا بیٹا اپنی جان تو دے دیگا مگر ہالے کی جان اور عزت پر کھروچ بھی نہیں لگنے دیگا

بی جان کی تو خوشی سے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے یہ تو ان کی دیرینہ خواہش تھی جو بن مانگے پوری ہو گئی تھی لیکن فائزہ بیگم پریشان ہو گئی تھی

کیونکہ وہ اپنے بیٹے کے دل کی حالت سے واقف تھی ہالے کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا تو ان کی بھی خواہش تھی انہوں نے روحان سے زکر بھی کیا تھا لیکن وہ تو سنتے ہی حتمے سے اکڑ گیا تھا

اس کا کہنا تھا وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے اور اگر نہیں بھی کرتا تب بھی ہالے سے  
کبھی نہیں کرتا وہ اسے چھوٹی بہن سمجھتا ہے ایسا سوچ بھی نہیں سکتا  
یہ سن کر انہوں نے اپنی خواہش دل میں ہی دبالی تھی آج جب یہ خواہش پوری  
ہوئی تو ڈر گئی تھی آنے والے وقت سے۔۔۔

اس وقت سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے عالم صاحب کی طبیعت  
پہلے سے بہتر تھی وہ بی جان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے تھے  
روحان صبح کا گیا ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا جب سے نکاح ہوا تب سے ہالے کا اس  
سے سامنا ہی نہیں ہوا تھا نہ اسے فرق پڑتا تھا کیونکہ وہ نکاح کے مطلب سے ہی  
اچھے سے وقف نہ تھی نہ وہ سوچنا چاہتی تھی

داداجان بھی پندرہ دن پہلے ہی اپنی بیٹی سے ملنے کینیڈا گئے ہوئے تھے اس لیے  
عالم صاحب کے بارے میں ان کو کسی نے نہیں بتایا وہ سب ان کو پریشان نہیں  
کرنا چاہتے تھے

اس گھر کے لڑکوں کو سکون کیوں نہیں ملتا گھر پہ  
کہاں آوارہ گردی کرنے نکل گیا ہے روحان اب تو اسے زیادہ گھر میں ہونا چاہیے  
بی جان غصہ میں بولی

اماں پریشان نہ ہو فون کیا تھا میں نے کہہ رہا تھا تھوڑی دیر تک آجائے گا فائزہ  
بیگم نے اپنی ساس کو بتانا ضروری سمجھا اور نہ وہ پریشان رہتی  
ٹھیک ہے بہو وہ آئے تو زرا کمرے میں بھیجنا مجھے اس سے کچھ ضروری بات کرنی  
ہے

جی اماں ٹھیک ہے۔۔



میرا بیٹا یہاں کیا کر رہا ہے؟

وہ جو ابھی آفس سے گھر لوٹا تھا اپنی چھوٹی بہن کو سیڑھیوں پر بیٹھے دیکھ کر وہی  
اس کے ساتھ بیٹھ گیا

کچھ نہیں بھیا بس یو نہی بیٹھی ہوں نظریں اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی شاید اپنا  
غم چھپانے کی کوشش تھی۔  
میری گڑیا داس ہے؟

اس نے کوئی جواب نہیں دیا وہ اپنی بہن کی خاموشی کا مطلب خوب سمجھ رہا تھا  
اس نے دو انگلیوں سے توڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا سو جھی آنکھیں لال  
ناک وہ سمجھ گیا تھا وہ بہت دیر تک روتی رہی ہے وہ مزید نہیں دیکھ پایا اور سینے میں  
بھینچ لیا

بھیا میں مر جاؤں گی میں نے بابا کا دل دکھایا ہے وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے میں گنہگار ہوں میں ان کا سامنا نہیں کر سکتی مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دیں بھیا مجھے مار دیں آپ آزاد کر دیں مجھے اس تکلیف سے لیکن میں نے جان بوجب کر نہیں کیا مجھ سے غلطی ہو گئی اتنی بڑی سزا مت دیں سب کو ناراض کیا ہے میں نے وہ روتے روتے بول رہی تھی اس نے اسے روئے دیا وہ چاہتا تھا وہ گھٹ گھٹ کر نہ رہے ایک ہی بار رو لے تاکہ اس کا دل ہلکے ہو اس نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی اسے سینے سے لگائے رکھا

- جب وہ رو رو کر تھک گئی تو ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کا چہرہ سامنے کیا عزہ آپ سے بس ایک غلطی ہوئی گناہ نہیں اور مجھے خوشی ہے آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہے احساس ہونے پر تو اللہ بھی معاف کر دیتا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا کوئی آپ سے ناراض نہیں ہم بہت جلد حویلی جائے گے بس اب نہیں رو مناسب

ٹھیک ہے اب چلو شبا بش بھوک لگی ہے مجھے مجھے اپنی گڑیا کے ساتھ کھانا کھانا  
ہے

وہ اسے ہلکا پھلکا کر کے اسے لئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے کیوں بار بار فون کر کے دماغ خراب کر رہی ہو جب  
نہیں اٹھارہ فون تو مطلب بات نہیں کرنا چاہتا آئندہ فون مت کرنا  
وہ اس وقت گھر پہنچا تھا گاڑی پارک کی اور چوکیدار کو چابی پکڑا کے اندر کی  
طرف بڑھ رہا تھا کہ اس کا فون بجا  
نام دیکھ کر اس کا غصہ مزید بڑھ گیا  
اس لیے بنا سلام کئے اسے جھاڑ کے فون ہی بند کر دیا

وہ اس وقت بہت تھکا ہوا تھا بس سونا چاہتا تھا اس لیے اپنے روم میں چلا آیا شرٹ  
اتار کے سونے پر پھینکی اور اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گیا

.....

ہالے اٹھو جاؤ روحان کو بلا کر لاؤ بولو بی جان بلا رہی ہے  
وہ جو زبردستی بی جان کے کہنے پر جاگ رہی تھی بی جان کے کہنے پر سخت بد مزہ  
ہوئی

بی جان مجھے سونے دیں میں نہیں جا رہی  
اٹھو جاؤ میں تمہیں گول کیے بنوا کر کھلاؤنگی  
وہ جو سونے لگی تھی جھٹ سے اٹھ کر بیٹھ گئی فوراً بی جان کے ہاتھ پکڑ لئے پکابی  
جان مکرمت جائے گا

اچھا جھلی وعدہ نہیں مکر تی تو جا بلا کر لا ان کو پتہ تھا وہ گول کپے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی لیکن گھر والے اسے زیادہ کھانے نہیں دیتے تھے کہ وہ بیمار نہ ہو۔۔۔ جائے

وہ بی جان کا وعدہ سنتے ہی رکی نہیں کمرے سے بھاگتی ہوئی نکلی روحان کے کمرے میں جا کے سانس لی ابھی ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پائی تھی کہ اسے شرٹ لیس دیکھ کر زور سے چیخ ماری

وہ جو ابھی نیند میں جانے ہی لگا تھا اس کی چیخ سے نیند بھک سے اڑی اس سے پہلے کہ پورا گھر اس کی چیخ سن کر جمع ہو جاتا ہڑ بڑا کر اٹھا اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا وہ جو آنکھیں بند کر کے چیخ رہی تھی اپنے ہونٹوں اور کمر پر کسی کا لمس محسوس کر کے جی جان سے کانپ گئی

زریان بیٹا اب تو ناراضگی چھوڑ دو تمہارے بابا کو گولی لگی تھی تم پھر بھی نہ آئے  
ایسی بھی کیا ناراضگی میں اپنے گھر کو بکھرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی میرے بچے اب تو  
لوٹ آؤ ایک عرصہ ہو گیا میں نے اپنے بچوں کو سینے سے نہیں لگایا وہ زریان سے  
بات کرتے ہوئے ہمیشہ ایسے ہی آبدیدہ ہو جاتی تھی

میری پیاری ڈار لنگ یا رکھ وقت دیں ہم آجائیں گے آپ روٹھی محبوبہ بن جاتی  
ہیں فوراً رونا شروع اب تو دادا جان بھی نہیں ہیں کون آپ کو سینے سے لگا کر آنسو  
پونچھے گا کیوں مجھ معصوم کو فنا کرنا چاہ رہی ہیں

وہ فون کے اس پار سے محسوس کر سکتا تھا اس کی بی جان شرمارہی ہوگی اور وہ یہی  
چاہتا تھا تا کہ وہ ان کے گھر نہ آنے پر اداس نہ ہو

ہٹ بد معاش دادی سے مسخری کرے گا فون رکھ مجھے نماز پڑھنی ہے تو بھی نماز  
پڑھ جا کر

او کے اللہ حافظ بی جان اپنا خیال رکھیے گا

ہاں الطاف بولو کیا خبر ہے؟

سریہ رہی ساری ڈیٹیلز اس میں سب کچھ مینشن ہے

او کے ابھی تم جاؤ آگے کا کام میں تمہیں بعد میں سمجھا دوں گا۔

اس کے جانے کے بعد وہ ایک ایک چیز پڑھنے لگا

تو یہاں ہو تم اب تو ملنا پڑ گیا آخر کو میرا سکون برباد کیا ہے تم نے میرا فرض  
بتا ہے تمہاری نیندیں حرام کر دوں

وہ خیالوں میں ہی اس سے مخاطب تھا

زریان عالم اپنے نام کی طرح ہی طرح ہی سحر انگیز پر سنیلٹی کا مالک تھا چھ فٹ  
سے نکلتا قد ہلکی بئیر ڈگہری سبز آنکھیں مونچھوں تلے عنابی لب کھڑی مغرور



ناک پٹھانوں کی طرح سرخ سفید رنگ روپ ہلکے براؤن بال ہمیشہ جیل سے سیٹ کیے ہوتے تھے وہ ہمیشہ فارمل ڈریسنگ میں ہوتا تھا وہ اپنے دوست اور بھائی کے ساتھ مل کر بزنس کرتا تھا جو باہر ممالک تک پھیلی ہوئی تھی لیکن وہ کراچی میں رہائش پزیر تھا

دوسری طرف روحان عالم اپنے بھائی کی طرح نین نقش وہی خوبصورتی وہی قد کاٹھ ان میں فرق تھا تو بس اتنا روحان کا رنگ روپ گندمی تھا اور اس کے گالوں میں پڑتا ڈمپل اسے بہت پرکشش بناتا تھا وہ اپنے باپ کے ساتھ زمینوں کا حساب کتاب کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ بزنس بھی دیکھتا تھا اور جب دونوں ساتھ کھڑے ہو جائے تو لوگ سمجھ نہیں پاتے تھے زیادہ خوبصورت کون ہے

نکاح کے بعد آج اس کا سامنا ہوا تھا

دوپٹہ سے بے نیاز نیلے رنگ کی کرتی سفید ٹراؤز میں وہ اس وقت آنکھیں بند  
کیئے کانپ رہی تھی سیاہ گہری آنکھیں اس وقت بند تھی لرزتی پلکیں گلابی ہونٹ  
جو اس وقت اس کے ہاتھوں تلے چھپے ہوئے تھے اس نے ہاتھ اٹھا لیا وہ بہت  
خوبصورت تھی اگر اس کی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو بہک جاتا لیکن یہاں بھی

روحان تھا جو اسے بیوی ماننے کو تیار ہی نہ تھا

اس کی خاموشی پر ہالے نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی وہ نیند سے بو جھل  
آنکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا

چھ چھوڑیں روحان بھیا  
وہ جو پہلے ہی غصے میں تھا اس کے بھیا کہنے پر مزید اس کا پارہ ہائی ہو امانا کہ وہ اس کو  
بیوی نہیں مانتا تھا لیکن ان کا نکاح تو تھا نا وہ کیسے نکاح کے بعد بھی اسے بھیا کہہ  
سکتی تھی

غصے میں اس نے اس کی کمر پر گرفت سخت کی

ہالے کو اپنے کمر پہ اس کی انگلیاں دھنستی ہوئی محسوس ہوئی

دوبارہ بھیامت کہنا ایک رکھ کے کان کے نیچے لگاؤں گا اور تمہارا دوپٹہ کہاں ہے  
آج کے بعد اگر بنا دوپٹے کے دیکھا تو مار کے تمہاری لاش بوری میں بند کر کے  
کھیتوں میں پھینک آؤں گا پھر جنگلی کتے تمہاری بوٹی بوٹی کھالیں گے

اس نے صرف اسے ڈرانے کے لئے کہا تھا لیکن

وہ جو پہلے ہی ڈر سے کانپ رہی تھی زور و شور سے رونے لگی

اسے روتے دیکھ اس نے دوبارہ اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا

چپ ایک دم چپ آواز نہ آئے آج کے بعد اس کمرے میں مت آنا ورنہ اچھا

نہیں ہو گا وہ اس کے کان کے پاس غرایا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا

وہ جیسے سپیڈ میں آئی تھی ویسے ہی بھاگی اپنے کمرے میں جا کے دم لیا اب اس نے سوچ لیا تھا وہ مر کے بھی اس جلا د کے کمرے میں نہیں جائے گی اسنے اسے بیڈ ٹچ بھی کیا تھا سوچ کے ہی اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا

اس وقت بچوں کو ٹیوشن پڑھا رہی تھی

پڑوس کی راحیلہ خالہ آتی ہوئی نظر آئی  
جو بچپن سے ہی محلے میں ان کے ساتھ والے گھر میں رہتی تھی  
اسے دیکھ کر اس کی طرف آئی

ارے آنا تمہاری امی کہاں ہے انہوں نے رائتمہ بیگم کے بارے میں پوچھا  
جی خالہ آپ بیٹھے وہ کمرے میں ہیں

میں ان کو بلاتی ہوں اس نے چارپائی کی طرف اشارہ کر کے کہا  
ارے تم بچوں کو پڑھاؤ بلانے کی ضرورت نہیں میں خود ہی چلی جاتی ہوں

وہ بھی ان کے لئے چائے بنانے کچن میں چلی آئی

دیکھو راتمہ میں گھما پھرا کے بات نہیں کرونگی نہ مجھے آتا ہے میں اپنے عرفان  
کے لئے آنا کو دلہن بنانے چاہتی ہوں اور میرے عرفان میں کس چیز کی کمی ہے  
تمہارا دیکھا بھالا بچہ ہے

رائمہ بیگم تو ان کی بات سن کر ہی۔ سکتے میں چلی گئی

عرفان را حیلہ کا بیٹا تھا

جس کی بیوی دو ہفتے پہلے ہی ایک بچی کو جنم دیتے ہی اس دنیا سے چلی گئی اس کے  
قبر کی مٹی بھی نہیں سوکھی ہوگی

اور یہ لوگ عرفان کی شادی کا سوچ رہے تھے رائتمہ بیگم کو ان کی سوچ پر بہت افسوس ہوا

ارے راحیلہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم ابھی تو اس کا غم ہی کم نا ہو ہو گا تم ابھی سے  
دلہن لانے کا سوچ رہی ہو

اور معذرت چاہتی ہو آنا بچپن سے ہی میرے بھتیجے کے ساتھ منسوب ہے تو میں  
اس کی شادی کہیں اور نہیں کروا سکتی

انہوں نے بہت مناسب لفظوں میں معذرت کر لی۔۔۔

ارے رائمہ کس بھتیجے کی تم بات کر رہی ہو جن لوگوں نے کبھی مڑ کر بھی نہیں  
دیکھا وہ بھلا تمہاری بیٹی کو بیاہنے کیوں آئے گا

دیکھو اس رشتے میں ہم دونوں کی بھی بھلائی ہے میں اس عمر میں بچی نہیں  
سنجھال سکتی

آنا بن ماں کی بچی کو پیار دے گی تو ہم بھی آنا کی تمام محرومیوں کو بھر دیں گے۔۔۔

عرفان کی شکل میں تمہیں بیٹا مل جائے گا وہ تمہارا خیال رکھے گا اور تم جب چاہو  
آنا سے مل سکتی ہو

تمہیں اسے دور نہیں بھیجنا پڑے گا تمہاری اکلوتی بیٹی ہمیشہ تمہارے پاس ہی  
رہے گی

اتجھے سے سوچ لو مجھے دو دن تک جواب دینا۔

وہ مزید بھی کچھ کہتی کہ آنا چائے لیکر اندر آگئی تو وہ دونوں بھی چپ ہو گئی

اگلے دن صبح معمول کے مطابق سب ڈائننگ ہال میں بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے

آج ناشتہ پر ہالے تو نہیں تھی البتہ روحان سنجیدگی سے ناشتہ کر رہا تھا

رات تمہیں بلوایا تھا میں نے روحان تم آئے نہیں کیا مجھ بوڑھی کی باتوں کی

تمہاری نظر میں کوئی اہمیت نہیں رہی؟



بی جان نے روحان سے استفسار کیا

کب بی جان مجھے تو آپ کا کوئی پیغام نہیں آیا

اس نے فوراً اپنی صفائی دینا چاہی

ہالے ہمارے سامنے گئی تھی تمہیں بلانے وہ انکی بات پہ چونکا اسے رات کا منظر

ایک ایک کر کے یاد آنے لگا تو یہ وجہ تھی کہ وہ میرے روم میں آئی تھی ایک

لمحے کو اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی اگلے ہی لمحے خود کی سوچ پر لعنت بھیجی وہ

کیا فضول سوچ رہا تھا

نہیں بی جان میں آتے ہی سو گیا تھا شاید وہ بھی اس وجہ سے مجھے بلائے بغیر چلی گئی

ہو گئی۔۔ اس نے فوراً وضاحت دی

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

او کے بی جان اللہ حافظ میں شام کو داد ا جان کو ایئر پورٹ پورٹ سے پک کر لوں گا

وہ کہتے ہی پورچ پہ کھڑی اپنی گاڑی تک پہنچا اور بیٹھ کے زن سے گاڑی بھگالے  
گیا

.....

تم اب اٹھی ہو کیا گھوڑے گدھے بیچ کر سوئے تھی  
جیسے ہی وہ بی جان کے کمرے میں آئی بی جان اسے ڈانٹنے لگی لیکن ان کی ڈانٹ  
میں بھی ان سب کے لیے پیار نظر آتا تھا  
وہ مسکرائی اور بنا کچھ کہے دادی کی گود میں سر رکھ کر آنکھیں موند لی  
دادا جان آنے والے تھے اس لیے فائزہ بیگم کچن میں ملازموں کے ساتھ کھانے  
کی تیاری کر رہی تھی

.....

اس وقت وہ دونوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں میں مصروف تھیں ایک کو بیٹی کے  
بہتر مستقبل کی فکر تھی

تو دوسری طرف وہ اپنی ماں کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی  
وہ راحیلہ بیگم کی بات لفظ بہ لفظ سن چکی تھی اور اپنی ماں کا انکار بھی۔۔۔۔۔  
وہ جانتی تھی وہ جتنی بھی محنت کر لے وہ اپنی ماں کا بہتر علاج نہیں کروا سکتی تھی  
اس کی تعلیم بھی کم تھی تو اسے کسی اچھی کمپنی میں نوکری بھی نہیں ملتی اور اپنی  
ماں کی بیماری کی وجہ سے وہ زیادہ دیر گھر سے باہر رہ بھی نہیں سکتی تھی ہر وقت  
دل میں ڈر بیٹھا رہتا تھا  
اس لیے اسے عرفان اپنے لیے بہتر لگا تھا اس کی دودکانیں تھی جس سے اچھی  
آمدنی ہو جاتی تھا

ہاں وہ شراب پیتا تھا اور اسے آتے جاتے تنگ بھی کرتا تھا وہ تو اسے بہت پہلے ہی  
آفر کر چکا تھا جب اس کی بیوی زندہ کہ اس سے شادی کر لے تو وہ اس کی ماں کی  
علاج کا سارہ خرچہ اٹھائے گا

لیکن وہ ہمیشہ راستہ بدل لیتی تھی لیکن آج وہ اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور  
ہو گئی تھی

اگر وہ عرفان سے شادی کرے گی تو وہ ہمیشہ اپنی ماں کے آس پاس رہ سکتی تھی  
اس کا علاج کروا سکتی تھی اسے اپنی ماں کی زندگی کے لیے یہ سب کرنا تھا اور جو  
اس کی ماں چاہتی تھی مر کر بھی ان لوگوں سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتی تھی ان  
۔۔ لوگوں نے اس کی ماں کو در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کیا تھا

اس وقت وہ دونوں رات کا کھانا کھا رہی تھیں وہ پچھلے دو دن سے انتظار کر رہی  
تھی کب اسکی ماں عرفان کے رشتے کی بات کریں

اور وہ ہامی بھر لیں لیکن آج تیسرا دن تھا انہوں نے زکرت تک نہیں کیا تھا وہ سمجھ گئی تھی وہ اس رشتے کہ حق میں نہیں ہیں اس لیے ہمت کر کے اس نے خود ہی بات شروع کی

امی راحیلہ خالہ کے پرپوزل کے بارے میں سوچنا چاہیے آپ کو مجھے عرفان میں کوئی ایسی برائی نظر نہیں آتی اچھا کماتا ہے سب سیٹ ہے اور میں نے راحیلہ خالہ کی باتیں سنی تھی مجھے وہ ہر لحاظ سے اچھا لگا رائمہ بیگم تو اس کی باتیں سنتی سکتے ہیں آگئی تھی تمہارا دماغ خراب ہے وہ ایک بچی کا باپ ہے اور شراب پی کر اپنی پہلی بیوی کو -- دن رات مارتا تھا تم سے کچھ چھپا تو نہیں ہے

اور ویسے بھی تم جانتی ہو تمہارا رشتہ بچپن ہی میں نے طہ کر دیا ہے

کہاں کر دیا ہے جہاں سے میری ماں کو دھکے دے کر نکالا گیا جنہوں نے کبھی  
دیکھنے کی زحمت نہیں کی کہ ہم مر گئے کہ

زندہ ہیں

امی کا خواب میں جی رہی ہیں آپ کوئی نہیں آئے گا ہمیں پوچھنے اور اگر کبھی کوئی  
آ بھی گیا تو میں مر کر بھی اس خاندان میں شادی نہیں کرونگی  
میں شدید نفرت کرتی ہوں ان لوگوں سے

اس لیے آپ عرفان کے لئے ہاں کر دیجئے پلیز امی میرے لیے وہ کہ کر رکی  
نہیں

یہ ان کی آنا تو نہیں تھی وہ کب سے اتنی نفرت کرنے لگی اوہ تو بہت محبت کرنے  
والی تھی وہ بس سوچ سکی

عزہ بی بی باہر کوئی آیا ہے جی کہہ رہا زریان صاحب نے بھیجا ہے آپ کو کوئی فائل  
دینی ہے

وہ کالج کے لیے تیار ہو رہی تھی ریشماں (ملازمہ) نے اسے اطلاع دی  
تھوڑی دیر پہلے ہی اسے زریان کی کال آئی تھی کہ ایک فائل آئے گی جسے اس  
نے لا کر میں سنبھال کر رکھنی تھی

وہ ان کے پیچھے ہی ڈرائنگ روم میں آئی تھی تو سامنے ہی ایک بہت خوبصورت نو  
جوان بیٹھا ہوا موبائل میں مصروف تھا جو شکل سے ہی انگریز معلوم ہو رہا تھا  
اسلام علیکم

اس نے سلام کیا وہ جو موبائل میں بھی تھا نظر اٹھا کر دیکھا تو نظروں نے پلٹنے سے  
انکار کر دیا



سفید یونیفارم میں سفید ہی شوز پہنے گلابی اسکارف پہنے سبز گہری آنکھیں  
پتکھڑیوں جیسے گلابی لب چھوٹی سی ناک جس پہ باریک گولڈ کی تار وہ بے تحاشہ  
حسین تھی

عزہ تو اس اجنبی کی آنکھوں سے ہی پریشان تھی جو اس کا جائزہ لینے میں مصروف  
تھا اس کی نظروں سے گھبرا کر اس نے ماتھے سے اسکارف نیچے کیا  
اسے گھبراتے دیکھ اس نے فوراً نظروں کا زاویہ بدل لیا  
عزہ نے دوبارہ سلام کیا کہ شاید اس نے سنا نہ ہو  
اس بار اس نے شرافت سے سلام کا جواب دیا  
ہیلو مائی سیلف دلشیر خان یہ پیاری لڑکی یقیناً زریان کی سسٹر ہیں  
اس نے اپنے تعارف کے ساتھ پوچھنا ضروری سمجھا  
وہ تو پیاری لڑکی کہنے پر ہی گھبرا گئی تھی اور جلدی سے ہاتھ آگے کر دیا

وہ مسکرا کر اس کا ہاتھ تھامنے ہی لگا تھا عذرہ نے فوراً ہاتھ ہٹا لیا وہ تو اپنی ہی  
حرکت پر شرمندہ ہو گئی

جو دینے آئے ہیں وہ دیجئے اس نے دھیمے سے ہاتھ بڑھانے کا مقصد بیان کیا اس  
کے گھبرانے پر دلشیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی  
جو اس نے لب بھینچ کر روکنے کی کوشش کی اور خاموشی سے فائل آگے بڑھادی  
اوکے بائے پھر ملیں گے جاتے جاتے بھی وہ اسے خوب رہا کر گیا

آج پھر راحیلہ بیگم جواب لینے آئی تھی تو رائے بیگم نے انہیں مثبت جواب دیا تھا  
آنانے ان کے لئے کوئی راستہ چھوڑا ہی نہیں تھا

انہوں نے بہت کوشش کی ان لوگوں سے رابطہ کرنے کی مگر نہیں ہو سکا آخر  
مجبور ہو کر انہوں نے اپنی بیٹی کے آگے ہتھیار ڈال دیئے شاید یہی قسمت میں تھا

بہت اچھا فیصلہ کیا تم نے اسی جمعہ کو سادگی سے نکاح کروا کر لے کر جاؤنگی جس  
میں صرف گھر کے ہی لوگ ہونگے تمہیں کوئی اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں  
ہم سب کر لیں گے

تم شام کو میرے ساتھ چلنا زرا نکاح کا جوڑا لینے تم اس کی پسند بہتر جانتی ہو ابھی  
میں چلتی ہوں سب کو خوشخبری سنانی ہے  
پیچھے وہ خاموشی سے بیٹھ گئی اور کوئی چارہ ہی نہیں تھا

جب تمہیں میں نے کہا تھا جا کر روحان کو بلا کر لاؤ تو مہرانی جا کر خواب خرگوش  
کے مزے لینے لگی کوئی ذمہ داری کا احساس ہے کہ نہیں میں یہاں انتظار کرتی  
رہی

بی جان اسے ڈانٹ رہی تھی بی جان کی بات پر تو وہ رونے والی ہو گئی

بی جان میں انکو بلانے گئی تھی لیکن انہوں نے مجھے ڈانٹا اور دھمکی بھی دی انہوں نے مجھے بیڈ ٹچ بھی کیا میری کمر کو چھوا میرے گال ابھی وہ کچھ اور بھی کہتی دادی نے فوراً اسے ٹوکا

ارے باؤلی کیا بکے جا رہی ہو پتہ بھی ہے تمہیں اسی لیے میں فائز سے کہتی تھی اتنا لاڈ پیار نہ دکھائے گھر داری سکھائے تمہیں لیکن نہیں سب نے بچی بنا کر رکھا ہے تمہیں اور تم میرے پوتے کو سب کے سامنے شرمندہ کروانے پر تلی ہو اس سے پہلے کہ دادی اسے اور ڈانٹتی اور سمجھاتی باہر سے جلال مرزا کی آواز آنے لگی

Novelistan

دادی سے پہلے وہ بھاگتی ہوئی نکلی اور دادا جان کے سینے سے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

داد جان تو اپنی پوتی کے رونے پر ہی گھبرا گئے اور روحان جو داد جان کو لے کر  
آیا تھا وہ تو پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

ارے میرا بچہ مت رو دیکھو میں آگیا ہوں نا اتنے دن بھی تم سے دور نہیں رہا اگر  
زیادہ یاد آرہی تھی تو مجھے فون کر کے بلا لیتی چلو شش رونا بند کرو چپ ہو جاؤ  
وہ اسے پچکارنے لگے

میں آپ کی وجہ سے تو نہیں رو رہی داد جان  
ان کی آواز سن کر فائزہ بیگم اور کمال صاحب بھی کمرے سے باہر آگئے تھے اور  
اس کی بات پر مسکراہٹ روکنے لگے  
روحان کے بھی ہلکے سے ڈمپل نمودار ہوئے جو جلد ہی چپ گئے

جب کہ داد جان کو تو یہ سراسر اپنی بے عزتی ہی لگی اس لئے منہ بنا گئے

میں تو بی جان کی وجہ سے رو رہی ہوں وہ مجھ سے پیار ہی نہیں کرتی وہ صرف عزہ  
آپو اور ان سے پیار کرتی ہیں

اس نے انگلی روحان کی طرف کر کے کہا

جب کے عزہ کے نام پر بی جان اور فائزہ بیگم نے امید بھری نظروں سے عالم  
صاحب کی طرف دیکھا لیکن وہ نظریں چراگئے

روحان تو اسکی دلیری پر اسے گھورنے لگا

انہوں نے رات کو مجھے ڈانٹا بہت یہ بہت گندے ہیں اپنے کمرے میں شرٹ کے  
بغیر تھے انہوں نے مجھے بیڈ ٹچ کیا

اور مجھے کم۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید گوہر افشانی کرتی دادا جان نے اس کے منہ پر ہاتھ  
رکھ دیا

(بی جان کل ہی ان کو روحان اور ہالے کے نکاح کا فون پر بتا چکی تھی )  
باقی سب سٹپٹا گئے روحان تو دھواں دھواں ہو گیا اس کا بس نہیں چلا اس دو لگا کر  
سیدھا کر دے۔۔

وہ ابھی اسکول سے آئی تھی سیدھے اپنی ماں کے کمرے میں گئی  
وہ آنکھیں موندے چارپائی پر لیٹی تھی  
وہ جانتی تھی وہ جاگ رہی ہیں اس لیے دھیمے سے انہیں پکارا  
امی۔۔۔۔

ہنہ کب آئی تم وہ اٹھ کر بیٹھی آنکھیں لال ہو رہی تھی  
ابھی آئی ہوں آپ کو کیا ہوا ہے امی طبیعت ٹھیک ہے نا آنکھیں کیوں لال ہو  
رہی ہیں

وہ انکو پریشانی سے دیکھ کر پوچھنے لگی



ہاں بالکل ٹھیک ہوں جمعہ کو نکاح ہے تمہارا شام کو راحیلہ کے ساتھ مارکیٹ جانا  
ہے تمہارا جوڑا لینے جلدی سے فریش ہو کر آؤ کھانا لگاتی ہوں  
وہ کہہ کر وہاں سے جانے لگی ورنہ زیادہ دیر ضبط نہیں کر پاتی آنسو چھلکنے کو بے  
تاب تھے

امی۔۔۔ اس نے تڑپ کر پکارا

۔۔۔ اور کسی معصوم بچہ کی طرح ان کے ہاتھوں میں سما گئی  
امی میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی آپ پریشان نہ ہوں یہ فیصلہ ہم دونوں  
کے لیے بہتر ثابت ہو گا  
آمین۔۔۔ چلو اب باہر آؤ جلدی سے میں کھانا لگاتی ہوں

وہ آج عزہ کو شاپنگ کروانے لایا تھا شاپنگ کے بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں آکر  
بیٹھے اور کھانا آرڈر کیا

زریان کی ایک کال آگئی تھی اس لیے وہ کال پہ بھی ہو گیا وہ بھی بور ہو کر آس  
پاس نظر دوڑانے لگی

کہ نظر سامنے ایک منظر پر اٹک گئی سامنے ہی اس دن والا لڑکا کسی لڑکی کے ساتھ  
بیٹھا ہنس رہا تھا اور لڑکی ہنستے ہوئے اس کے بازو پر چپٹ لگا رہی تھی  
زریان کی ان کی طرف پیٹھ تھی اس لیے وہ انہیں دیکھ نہیں سکا  
دلشیر جو خود پر کسی کی نظریں شدت سے محسوس کر رہا تھا نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ  
اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر جلدی سے نظریں ہٹالی  
ہلکے گلابی کاٹن کے سوٹ پر گلابی ہی دوپٹہ سر پر اچھے سے ٹکائے نیوی بلیو شال  
اچھے سے خود پر اوڑھے وہ بہت پیاری لگی

اور ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی پر ڈالی جو اس کی کزن کے ساتھ منگیترا بھی  
تھی بلیو جینز کے ساتھ وائٹ ہالف والی شرٹ پہنے جو بہ مشکل اس کی کمر تک تھی  
وائٹ ہیلز اور بوب کٹ بال بالوں کے ساتھ خوبصورت نین نقش اوپر سے  
نفاست سے کئے ہوئے میک اپ نے اسے مزید حسین بنادیا تھا

لیکن ناجانے کیوں اسے اس میں زرا دلچسپی نہیں ہوئی اس کا دل تو ہمک ہمک کر  
بس سامنے بیٹھی اس لڑکی کی طرف جارہا تھا انجانے میں ہی وہ ان دونوں کا  
موازنہ کرنے لگا تھا

؟ کہاں کھو گئے  
ملائکہ نے اس کے آنکھوں کے آگے چھٹکی بجائی تو وہ خیالوں سے باہر آیا

ارے کہیں نہیں وہ سامنے زریان ہے میں زرہ اس سے مل کر آتا ہوں کچھ کام  
ہے

ارے رکوں میں بھی چلتی ہوں تمہارے ساتھ اس نے کہا  
لیکن وہ سنا ان سنا کر کے آگے بڑھ گیا تو وہ بھی اس کے پیچھے آئی  
ہیلو بڈی یہاں کیسے ہو تم اس نے زریان کے کندھے پر ہاتھ  
رکھا

میں عزہ کو شاپنگ پر لے کر آیا تھا تو سوچا ڈنر کر کے گھر چلتے ہیں  
لیکن تم یہاں کیسے؟ وہ اس سے بغلگیر ہوتے ہوئے پوچھنے لگا کہ سامنے سے  
ملائکہ نظر آئی جس نے آتے ہی زریان سے ہاتھ ملایا  
ہم بھی ڈنر کے لیے ہی آئے تھے دلشیر نے جواب دیا جبکہ عزہ تو ایسے بیٹھی تھی  
جیسے اس کے علاوہ وہاں کوئی نہ ہو

عزہ۔۔۔ زریان نے اسے پکارا تو وہ اس کے پکارنے کا مقصد سمجھ کر فوراً سے  
کھڑے ہو کر ان کو سلام کیا البتہ ہاتھ بڑھانے کی غلطی اس نے دوبارہ نہیں کی کہ  
وہ چھچھورا آدمی پکڑ ہی نہ لے

زریان نے ان دونوں کا تعارف کروایا عزہ یہ میرا دوست دلشیر خان ہے اور یہ  
ان کی منگیترا پلس کزن ہیں

اور یہ میری چھوٹی بہن عزہ عالم ہے اسٹڈیز کی وجہ سے میرے ساتھ یہی رہتی ہیں  
تعارف کے بعد اس نے ان دونوں کو بھی اپنے ساتھ ڈنر پر روک لیا اور دلشیر تو  
جیسے اسی انتظار میں تھا خوشی خوشی بیٹھ گیا  
جبکہ ملائکہ کا موڈ خراب ہو گیا تھا وہ دلشیر کے ساتھ اکیلے میں ٹائم اسپینڈ کرنا  
چاہتی تھی

پچھلے ایک مہینے سے وہ اسے ملنے کے لیے فورس کر رہی تھی لیکن آج جا کر وہ مانا  
تھا اور اب سارہ موڈ خراب کر دیا

تب تک ان کا آرڈر بھی آگیا تو وہ کھانے لگے لیکن دلشیر نے نوٹ کیا عزہ اس کی  
موجودگی میں کمفرٹیل نہیں تھی بار بار پہلو بدل رہی تھی  
اس لیے جلدی ہی وہ الوداعی کلمات ادا کر کے باہر نکل آئے تھے

اس نے کمرے کی ہر چیز تہس نہس کر دی کوئی ایک چیز بھی اپنی صحیح حالت میں  
نہیں تھی

کیسے وہ دونوں بھائی ایک بار پھر اسے مات دے گئے تھے اس کو جب سے سے  
ہالے اور روحان کے نکاح کا پتہ چلا تھا غصہ سے پاگل ہو رہا تھا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مرزا خاندان کے ہر فرد کو تڑپا تڑپا کے مارے

پہلے زریان نے اس کے بنے بنائے پلین پر پانی پھیر دیا تھا اور اب روحان نے  
اس کی سالوں کی محنت پر پانی پھیر دیا تھا

وہ نفرت کرتا تھا مرزا خاندان کے لوگوں سے

وہ ہر ایک شخص کو تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا

اس نے سوچ لیا تھا اب سامنے سے کھیلے گا بہت شرافت کا ڈرامہ کر لیا تھا اب  
اسے اپنے انتقام کے لیے کسی بھی حد تک جانا تھا

.....

جلدی سے فائزہ بیگم آگے آئی اور ہالے کو زبردستی اسے پکڑ کر اپنے کمرے میں  
لے گئی

روحان نے شکوہ کناں نظروں سے باپ کی سمت دیکھا

یہی بچی ملی تھی آپ کو میرے لیے



بہت غلط کیا آپ نے بابا میرے ساتھ خوش تو بہت ہونگے آپ مجھے زلیل ہوتا  
دیکھ اس نے غصہ میں عالم صاحب سے کہا

جب تمہیں پتہ تھا بچی ہے تو کس نے کہا تھا ابھی سے تنگ کرو صبر نہیں ہو رہا تھا  
تمہاری ہی تھی

انہوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا

ان کی بات پر تو وہ اندر تک جل گیا اس کا بس نہیں چلا اس بچی کو جا کر دور رکھ کے  
لگائے سب کے سامنے زلیل کر دیا تھا غصہ میں وہ حویلی سے ہی باہر نکل گیا

آج اس کا نکاح تھا محلے کی ہی ایک لڑکی صبح اسے مہندی لگا کر گئی تھی وہ اپنے  
ہاتھوں میں لگی مہندی کو غور سے دیکھ رہی تھی جس کا رنگ بہت گہرا تھا باہر وہ  
بہت پرسکون تھی لیکن اس کے دل میں ایک شور تھا بے

چینی تھی وہ تو پہلے ہی اس کی گندی نظروں سے تنگ تھی لیکن اب تو نکاح کر کے  
اس کے دسترس میں جانے والی تھی وہ بہت خوفزدہ تھی لیکن اپنی ماں کے لیے  
اسے یہ سب کرنا تھا

وہ خیالوں میں اس قدر گم تھی کہ اسے خبر ہی نہیں ہوئی کب رات بیکم اس کے  
ساتھ آکر بیٹھی

کیا سوچ رہی ہے میری گڑیا  
انہوں نے پیار سے پوچھا اس نے چونک کہ انکی طرف دیکھا جو پہلے کی طرح  
اداس نہیں لگ رہی تھی  
امی آپ مجھ سے ناراض تو نہیں اس نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو تھام کر پوچھا  
انہوں نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا  
کیا میں کبھی بھی اپنی آنا سے ناراض ہو سکتی ہوں

سوال کے بدلے انہوں نے سوال کیا

نہیں امی کبھی نہیں وہ روتے ہوئے ان کے گود میں سر رکھ گئی۔۔

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی

میری آنا میرا غرور ہے میں کبھی اپنی آنا سے ناراض ہو ہی نہیں سکتی

تمہیں پتہ ہے آنا جب تم پہلی بار میرے ہاتھوں میں آئی تھی ناتو تمہیں چھو کر ایسا

لگا جیسے مجھے پوری دنیا مل گئی ہو تم میرے وجود کا حصہ ہو میں بہت زیادہ خوش

تھی بہت زیادہ اور آج بھی میں خوش ہوں کیونکہ میری چھوٹی سی آنا دلہن بننے

والی ہے

انہوں نے اس کے بالوں پر بوسہ دیا کل تم کسی کے نکاح میں چلی جاؤ گی کوئی اور

تمہارا سر پرست بن جائے گا اپنے اس نئے رشتے کو پوری ایمانداری سے نبھانا

نکاح بھلے جیسے بھی حالات میں ہو بیوی پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہوتا ہے اس

سے بد تمیزی مت کرنا کچھ برا لگے تو درگزر کرنا اس کی ہر بات ماننا اس کے حقوق پورے کرنا کبھی اس سے ناراض مت ہونا کبھی اسے ناراض کرنا کیونکہ میاں بیوی کی ناراضگی سے اللہ ناراض ہوتا ہے

وہ اسے سمجھا رہی تھیں اور وہ وہ بہت سکون سے ان کی باتیں سن رہی تھی اس کے لیے یہی کافی تھا کہ اس کی ماں خوش ہے

.....

وہ دلہن بنی آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی  
وہ دلہن بنی اپسر الگ رہی تھی آف وائٹ کلر کی میکسی جس کے گلے اور بازو پر  
باریک نگو کا خوبصورتی سے کام کیا ہوا تھا نفیس گولڈ کی جیولری سیٹ پہنے ہلکے سے  
نفاست سے کیا ہوا میک اپ وہ بہت حسین لگ رہی تھی

اس کے جسم پہ سچی ہر چیز لاکھوں میں تھی کیا عرفان اتنا امیر ہو گا اسے امید نہیں  
تھی وہ اس پر اتنا خرچ کرے گا لیکن اسے خوشی بھی ہوئی اس کی امید بڑھ گئی تھی  
کہ وہ اس کی ماں کا علاج کروائے گا

میم آپ کے ہونے والے ہسپینڈ آپ کو لینے آئے ہیں باہر گاڑی میں آپ کا  
ویٹ کر رہے ہیں

پارلروالی نے آکر اسے انفارم کیا کچھ گھنٹے پہلے ہی رائمہ بیگم اسے پارلر چھوڑ کے  
گئی تھی وہ آنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن ان کی خوشی کے لیے مان گئی  
انہوں نے کہا تھا کہ وہ تھوڑی دیر میں اسے لینے آجائیں گی لیکن انہوں نے عرفان  
کو کیوں بھیجا تھا

خیر وہ بس سوچ سکی۔۔

اس کے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا

پار لروالی اسے اچھے سے چادر سے گھونگھٹ کر کے تھام کے باہر لائی اور بیک  
سیٹ پر بٹھا دیا

اس نے آگے بڑھ کر پار لروالی کو کچھ پیسے دیئے اور ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کے  
گاڑی زن سے بھگالے گیا

دونوں نے ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا منزل پہ پہنچ کر اسنے گاڑی روکی  
اور گھوم کے اس کے سائیڈ کادر وازہ کھولا اور اسے بازو سے پکڑ کے اسے لئے  
آگے بڑھ گیا

اس کی گرفت اسکے بازو پر بہت سخت تھی  
اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ لیکن یہ خاموشی اور چمچماتی سنگ مرمر کی فرش اس  
کے گھر کی تو نہیں تھی اس سے پہلے کے وہ سمجھتی وہ اسے لئے ہال میں آیا اور اس  
کا بازو چھوڑا

اس کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا کچھ انہونی کا پتہ دے رہا تھا اس نے جھٹکے  
سے اپنا گھونگھٹ الٹ دیا اور سامنے کھڑے شخص پر جب نظر پڑی وہ پتھر کی  
----- ہو گئی

ماما میں سچی بول رہی ہوں انہوں نے مجھے بیڈ ٹچ کیا لیکن کوئی میری بات پہ یقین  
نہیں کر رہا

وہ رونے والی ہو گئی تھی اور فائزہ بیگم کو اپنی بات کا یقین دلانے کی کوشش کر رہی  
تھی

لیکن چندہ ایسی باتیں سب کے سامنے نہیں کرتے یہ پرسنل باتیں ہوتی ہیں وہ  
اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں

لیکن ماما آپ نے کہا تھا کوئی بھی آپ کو بیڈ ٹچ کرے تو سب سے پہلے گھر میں بے  
بتانا



فائزہ بیگم کو وہ وقت یاد آیا جب عزہ گیارہ سال کی تھی اور ہالے نو سال کی اس وقت زریان اور روحان پڑھائی کی وجہ سے شہر والے بنگلے میں رہتے تھے تب انکے گاؤں کی ایک دس سالہ بچی کے ساتھ اس کے سوتیلے چاچا نے زیادتی کی کوشش کی تھی لیکن وقت رہتے اسے لوگوں نے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا تھا اور اسے سخت سزا بھی دی گئی تھی اس لیے وہ نہیں چاہتی تھی یہ حادثہ کسی کے بھی ساتھ پیش آئے

تب حالات کے پیش نظر انہوں نے عزہ اور ہالے کو اپنے پاس بٹھایا تھا بیٹا کبھی بھی اگر کوئی بھی مرد آپ کو غلط طریقے سے چھونے کی کوشش کرے تو آپ نے ڈر کے چپ نہیں رہنا آپ سب سے پہلے گھر میں کوئی بھی ہو میں یا آپ کے بابت ادا جان بی جان یا کوئی بھی ہو ان کو بتانا تو ہم انہیں سخت سے سخت سزا دینگے

کاش وہ اسے یہ بھی سمجھا دیتی کہ شوہر کا چھونا بیڈ ٹچ نہیں ہوتا تو آج ان کے بیٹے کو سب کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑتا

لیکن بیٹا وہ تو میں نے گندے لوگوں کے لیے کہا تھا لیکن روحان تو اچھا ہے اور وہ آپ کا شوہر ہے آپ کو چھو سکتا ہے اس کی بات ماننا آپ پر فرض ہے ورنہ اللہ ناراض ہو جائے گا وہ جتنا آسان لفظوں میں اسے سمجھا سکتی تھی سمجھا رہی تھی کیونکہ بچپن سے ہی سب نے اسے کسی چھوٹے بچے کی طرح لاڈ پیار دیا تھا کبھی اس نے ایسا کوئی ماحول دیکھا ہی نہیں تھا کہ اسے ان سب چیزوں کی سمجھ ہو لیکن بابا بھی تو آپ کے شوہر ہے وہ تو آپ کو بیڈ ٹچ نہیں کرتے ناڈا نٹتے ہیں اس کی بات سن کر فائزہ بیگم کا دل کیا کہ وہ اپنا سردیوار پر مار دیں پتہ نہیں کب بڑی ہوگی ان کی یہ لاڈلی انہیں تو اپنے بیٹے کی فکر لگ گئی تھی

بس ہالے اب زیادہ بحث مت کرو آج کے بعد آپ روحان اور اپنی ایسی باتیں  
کسی کو نہیں بتاؤ گی وہ آپ کا شوہر ہے اس کا حق ہے وہ آپ سے جیسے چاہے پیار  
کر سکتا ہے

آپ بھی ان سے پیار کرنا ان کا خیال رکھنا وہ بھی آپ کا خیال رکھیں گے مزید  
شکایت نہ سنو میں انہوں نے سختی سے کہا

سمجھ گئی نا انہوں نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جہاں اسکے  
گالوں پر ہلکا ہلکا گلابی پن تھا

اس نے اثبات پر سر ہلایا  
انہیں خوشی ہوئی چلو سب نا سہی کچھ کچھ تو وہ سمجھ گئی تھی



وہ کون تھا اس سے پہلے تو اس نے کبھی اسے نہیں دیکھا سفید شلوار قمیض پہنے  
کندھوں پر براؤن شال لیے چھ فٹ سے نکلتا قدماتھے پر بکھرے بال سبز گہری  
آنکھیں جس سے وہ اسے ہی گھور رہا تھا مغرور ناک بینچھے لب ہلکی بیسڑ وہ بہت  
پرکشش شخص تھا کون تھا وہ اسے کیوں

لایا تھا

لیکن وہ کون تھا وہ اسے کیوں لایا تھا کیا وہ اغوا ہو گئی تھی یہ سوچ ہی اس کی جان  
نکلنے کے لیے کافی تھی

ک کو کون ہیں آپ کا نپتے ہوئے اس نے پوچھا جو اسے ہی گھورنے میں ہی  
مصروف تھا اس کی نظریں اسے اپنے جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی

زریان عالم۔۔

اس کا نام تھا یا کوئی پہاڑ جو اس کے سر پر گرا تھا یہ وہ نام تھا جو وہ بچپن سے اپنی ماں کے منہ سے سنتی آرہی تھی لیکن یہی وہ نام تھا جو وہ کبھی سننا نہیں چاہتی تھی وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی تو کیا اس نے اپنے پیسوں کے بل بوتے پر اسے اغوا کر لیا تھا

تھوڑی دیر میں ہمارا نکاح ہے جتنی جلدی ہو سکے آپ خود کو پریپئیر کر لیں اس نے سر دلہے میں کہا اور پلٹ گیا وہ ابھی ایک صدمے سے نکل نہیں پائی تھی ایک اور صدمہ وہ جلدی سے اس کے پیچھے بھاگی --- دیکھیں میں آپ کو نہیں جانتی پلیز مجھے جانے دیں آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

آپ غلطی سے مجھے لے آئے ہیں پلیز مجھے جانے دیں میرا نکاح ہے میری امی  
انتظار کر رہی ہیں گھر میں میرا میں اگر وہاں نہیں ملی تو میری امی پریشان ہو جائیں  
گی پلیز مجھے جانے دیں

وہ روتے ہوئے اس کے پیچھے چلتے منتیں کر رہی تھی  
لیکن وہ رکا نہیں اور باہر نکل گیا اس نے پورچ پہ کھڑے گارڈز سے کچھ کہا اور  
گاڑی میں بیٹھتے باہر نکل گیا

اور گارڈز نے اس کا راستہ روک لیا لیکن نظر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہیں کی  
میم پلیز آپ اندر جائیں  
پلیز بھائی مجھے جانے دیں میری امی پریشان ہو رہی ہو گی پلیز مجھے جانے دیں وہ  
ہاتھ جوڑے منتیں کر رہی تھی

دیکھیں میم آپ اندر جائیں ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے

لیکن وہ خود اپنے مالک کے حکم کے غلام تھے وہ کیسے اس کی مدد کرتے  
وہ سمجھ گئی تھی اب وہ یہاں سے نکل نہیں سکتی جب تک زریان اسے خود نہیں  
چھوڑتا

اسے ان مردوں کے بیچ کھڑے رہنا مناسب نہیں لگا اس لیے لاؤنج میں آ کے  
روتے ہوئے بیٹھتی چلی گئی اسے اس وقت بس اپنی ماں کی فکر تھی پتہ نہیں کس  
حال میں ہو گئی وہ لوگوں نے کیا کیا باتیں بنائی ہو گئی اس کے غائب ہونے پر اسے  
نفرت تھی اس خاندان سے جس نے ان ماں بیٹی کو در بدر کیا اس کے باپ نے  
اپنی امیری کے غرور میں اس کی ماں کو کھلونے کی طرح استعمال کر کے پھینک دیا  
ناجانے اسے روتے روتے کتنا وقت گزر گیا اسے اپنے پیچھے سے قدموں کی آہٹ  
سنائی دی وہ جانتی تھی آنے والا کون ہے اس لیے اٹھتے ہی مڑ کے اس کا گریبان  
پکڑ لیا



کیا چاہتے ہو تم کیوں مجھے یہاں لے کر آئے ہو صرف مجھے بدنام کرنے کے لیے  
کیا بگاڑا ہے ہم نے تمہارا میری ماں تو تمہارا نام لیتے نہیں تھکتی اور تم نے ان کی  
ہی عزت کو بھرے بازار میں رسوا کر دیا

وہ غصہ سے چیخ رہی تھی۔۔۔ سو جھی آنکھیں مٹا مٹا سا میک اپ کپکپاتے ہوئے  
وہ کسی کا بھی ایمان ڈھمکا سکتی تھی

ہاتھ ہٹاؤ۔۔۔ وہ جب بولا تو آواز سخت تھی ایک پل کو وہ بھی گھبرا گئی لیکن اگلے  
ہی لمحے خود پر قابو پایا

نہیں ہٹاؤنگی تم میری عزت پر ہاتھ ڈال سکتے ہو لیکن میں تمہارا گریبان بھی نہیں  
پکڑ سکتی وہ بھی اسی کی طرح بولی تھی

اچھا عزت میں ہاتھ ڈالنا کسے کہتے ہیں میں بتاؤ تمہیں یہ کہتے ہی اس نے اس کے  
دونوں ہاتھ پکڑ کے اسکی کمر سے لگا کے اسے اور قریب کر لیا

اسے اپنے ماتھے پہ اس کی سانسوں کی گرمائش محسوس ہوئی اس نے خود کو  
چھڑانے کی بہت کوشش کی لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی

اسے اسکی بے باک نظروں سے بہت خوف محسوس ہوا

اسکی مزاحمت پر اس نے آرام سے اسے خود سے الگ کیا لیکن اس کا ہاتھ ناچھوڑا  
اور اسے کمرے میں لا کر چھوڑا

ریڈی ہو جاؤ مولوی صاحب آنے والے ہیں

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے نفرت کرتی ہوں میں آپ سے میں یہ  
نکاح کسی صورت نہیں کرونگی گھن آتی ہے مجھے آپ سے آپ کی نظروں سے  
آپ کے وجود سے

چیتے چیتے اس کا گلا بیٹھ گیا تھا

اسکی سو جھی آنکھیں اسکے رونے کا پتہ دے رہی تھی لیکن سامنے والے پر اس  
کے رونے اور چیخنے کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا

اس شخص کے چہرے پر اطمینان قابل دید تھا

او کے چوائس اس یور فیصلہ تمہارا اپنا ہے ایسا تو پھر ایسے ہی صحیح مجھے تمہارا فیصلہ  
دل و جان سے قبول ہے رہنا تو تمہیں اسی گھر میں ہے اب نکاح کر کے رہو یا نکاح  
کے بغیر

اس کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی  
آپ کو۔ کیڑے پڑے آپ غریب ہو جاؤ آپ گنجه ہو جاؤ آپ کو کبھی کوئی بھی  
خوشی نہ ملے

آپ مر جاؤ

مر جاو

مر جاؤ

اس وقت اسے جتنی بد دعائیں آتی تھی روتے ہوئے سب دے ڈالی

جب کچھ نابین پڑا گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی

اٹھو اپنی حالت صحیح کرو اس نے پکارا

مجھے تم سے نکاح نہیں کرنا تم مجھے مار دو لیکن مجھے نکاح نہیں کرنا وہ چیخی تھی  
او کے ہمیشہ کے لیے اپنی ماں کو بھول جانا تم کیونکہ یہاں سے تو تم نکاح کے بغیر  
نکل نہیں سکتی اور پتہ نہیں اس وقت وہ کس حال میں ہو گئی  
اس لیے اگر ان سے ملنا چاہتی ہو تو اٹھو اپنی حالت درست کرو  
پانچ منٹ میں مولوی صاحب آئینگے تو شرافت سے نکاح نامے پر سائن کر دینا  
وہ کہہ کر باہر چلا گیا

اس کے پاس نکاح کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا اسے بس یہاں سے نکلنا تھا اور اپنی ماں سے ملنا تھا پتہ نہیں ان کا کیا حال ہوا ہو گا۔۔

کچھ ہی دیر میں اس نے اپنے تمام جملہ حقوق اس ظالم شخص کے سپرد کر دیئے نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے وہ اتنا روئی کہ مولوی کو بھی اس لڑکی پر رحم آگیا لیکن وہ زریان کو بہت اچھے سے جانتے تھے کہ وہ کچھ غلط نہیں کرے گا ریشماں ان کی پرانی ملازمہ تھی

اور آج اس کی بیٹی کی شادی تھی جو عزہ کی عمر کی تھی وہ اکثر اپنی ماں کے ساتھ آجاتی تھی عزہ سے اس کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی ریشماں نے بہت چاہ سے زریان اور عزہ کو شادی کی دعوت دی تھی

لیکن ضروری کام کی وجہ سے زریان نے معذرت کر لی لیکن عزہ کو بھیج دیا اور ایک بڑی رقم بھی تحفے کے طور پر بھجوا دی کہ شادی میں کوئی کمی نہ رہے

وہ گرے لونگ فراک کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ پہنے پیروں پر بلیک کوسہ پہنے جو  
اس کے دودھیا پاؤں پر خوب بچ رہی تھی بلیک ہی حجاب پہنے وہ بہت حسین لگ  
رہی تھی

ان لوگوں نے اسے خوب عزت دی پیار دیا لیکن اسے آج ہالے بہت یاد آرہی  
تھی جو بچپن سے لے کر جوانی تک ہمیشہ اس کے ساتھ رہی تھی وہ گاؤں کی ہر  
دعوت پر سیم ڈریسنگ کر کے جاتی تھی اور خوب انجوائے کرتی تھی لیکن آج وہ  
اکیلی تھی

وہ کب سے بیٹھی خود پر کسی کی نظریں محسوس کر رہی تھی لیکن جب اس پاس  
دیکھتی ہر کوئی اپنے کام میں مگن نظر آتا اللہ اللہ کر کے شادی ختم ہوئی  
تو وہ بھی زریان کو اپنے آنے کا انفارم کرتی ریشماں سے مل کر گھر کے لیے نکل  
آئی

باہر گارڈ اور ڈرائیور اس کے انتظار میں کھڑے تھے  
وہ بھی خاموشی سے آکر گاڑی میں بیٹھ گئی  
۔۔۔ ابھی رات کے آٹھ بج رہے تھے شادی کا فنکشن دن کا تھا



مبارک ہو بہت آج میرا یار بنا گھوڑی کے دلہا بن گیا  
دلشیر نے اس سے گلے ملتے ہوئے کہا  
فکر نہ کر مجھ سے زیادہ انوکھی شادی تیری ناہوئی تو میرا نام بدل دینا اس نے بھی  
جوابی کارروائی کی  
اب وہ اپنے بھائی سے ملنے لگا

بہت مبارک ہو بھائی میں بہت خوش ہوں آپ کے لیے جسے آپ نے چاہا اسے پا  
لیا اللہ آپ کے رشتے میں ایک دوسرے کے لئے محبت اور عزت ڈال دیں



روحان نے دل سے اپنے بھائی کو دعادی

اللہ تمہارے دل میں بھی اپنے محرم کے لیے محبت ڈال دے

اس نے بھی اپنے بھائی کو دعادی

اس کے گھر والوں نے اس سے یہ بات چھپائی تھی کیونکہ سب جانتے تھے ہالے  
اور عزہ سے وہ بہت پیار کرتا ہے تو وہ ہالے کی کم عمری کے اس نکاح کو بالکل پسند  
نہیں کرے گا

اور اپنے باپ سے اور بدگمان ہو جائے گا  
لیکن روحان نے کبھی اپنے بھائی سے کوئی بات نہیں چھپائی اس لیے سب کچھ اس  
کے گوش گزار دیا

پہلی بار وہ اپنے باپ کے کسی فیصلے سے متفق ہوا تھا اور ان کو دل سے دعادی تھی

اس کے نکاح میں صرف دلشیر اور روحان اور اس کے کچھ گارڈز شامل ہوئے  
تھے

دلشیر ان سے الوداعی کلمات ادا کر کے اپنے گھر کے لیے نکل گیا  
لیکن روحان عزہ سے مل کر جانا چاہتا تھا اس لیے وہ اوپر اپنے کمرے کی طرف  
بڑھ گیا



وہ کمرے میں آیا تو وہ آڑی تر چھی بیڈ پر پڑی ہوئی تھی  
اسے کسی انہونی کا احساس ہوا  
وہ فوراً بیڈ کے پاس پہنچا تو دیکھا وہ بے ہوش ہو گئی تھی وہ پریشان ہو گیا اور اس کا  
گال تھپتھپاتے لگا یہ اٹھو آنا اٹھو کیا ہوا ہے تمہیں اس نے اس کی نبض چیک کی

تو وہ نارمل چل رہی تھی اس کی پریشانی تھوڑی کم ہوئی، شاید صبح سے پہلے درپہ  
پڑنے والے صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی

اس نے اسے سیدھا کر کے بیڈ پر لٹایا اور اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا ایک  
ایک کر کے اس کی ساری جیولری اتار کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی تاکہ وہ آرام  
محسوس کرے

اور کمفرٹ اس کے اوپر ڈال دیا اور اس کے گال پر آنسوؤں کے نشان اس کا دل  
کیا وہ اسے اپنے ہونٹوں سے چھو لے لیکن اپنے دل کو ڈیپٹ دیا اپنی انگلیوں سے  
اس کے گالوں کو چھونے لگا نرم ملائم گال اس کے اندر بے چینی سی ہونے لگی  
اس سے پہلے کے وہ اس کی نیند میں کوئی گستاخی

کرتا اٹھ کے لائٹ آف کی اور کمرے سے نکل گیا

وہ آنکھیں موندے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھا تھا اور اس پری پیکر کے بارے میں سوچ رہا تھا

اسے لاؤنج میں بیٹھے ایک گھنٹا ہی گزرا ہو گا کہ عذہ دھپ سے آکر اس کے ساتھ بیٹھی اور بازوؤں میں سما گئی

کیسی رہی شادی اس نے پوچھا

شادی بہت اچھی تھی بھیا ریشماں نے بہت خیال رکھا میرا

لیکن میں نے ہالے کو بہت مس کیا میں اکیلی ہو گئی ہوں بہت زیادہ وہاں ماما بی جان ہالے ہم سب سارا دن ساتھ انجوائے کرتے تھے لیکن یہاں میں اکیلی ہوں وہ ادا سی سے اپنی پریشانی بتانے لگی

؟؟ تو میرے بیٹے کو ایک دوست چاہیے جو اس کے ساتھ رہے گھومے پھرے

اس نے اسے سینے سے لگائے پوچھا

ان نے جھٹ سے اثبات پر سر ہلایا آپ ہالے کو بھی یہاں بلا لیں نابھیا اس نے  
کہا

مجبوری ہے میری جان ہالے کو یہاں نہیں بلا سکتا لیکن آپ کے لیے ایک  
دوست کا انتظام کر سکتا ہوں جو ہمیشہ آپ کے ساتھ اسی گھر میں رہے گی کیا آپ  
کو چاہیے اس نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے پوچھا  
عزہ نے خوشی سے اثبات پر سر ہلایا

وہ جو ابھی ہوش میں آئی تھی نئی جگہ دیکھ پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن جیسے  
جیسے صبح سے گزری ایک ایک بات زہن کے پردے پر لہراتی گئی تو غم وہ غصہ  
سے سر پکڑ لیا لیکن جب نظر اپنے دوپٹے سے بے نیاز حلیے پر پڑی شرم سے اس کا  
دل کیا ڈھوب مرے

اس نے صوفے سے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور باہر نکل آئی زریان نے کہا تھا کہ نکاح کے بعد وہ اپنی ماں سے مل سکتی ہے اس لیے اسے جلد سے جلد اپنی ماں تک پہنچنا تھا

وہ جو جلدی جلدی سے نکل رہی تھی سامنے سے آتے کسی چٹان نما وجود سے ٹکرائی وہ جو صبح سے بوکھی پیاسی تھی ٹکرا نے سے خود کو سنبھال نہیں پائی اس سے پہلے کے وہ گرتی کسی نے اس کے کمر کو مضبوطی سے تھام لیا اپنی کمر پر کسی کی مضبوط انگلیوں کا لمس محسوس کر کے اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تو نظریں اس کی سبز گہری آنکھوں سے ٹکرائی جو بہت گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا خود کو اس کی گرفت میں محسوس کر کے وہ جھپٹائی لیکن سامنے والا اسے چھوڑنے کے بجائے اسے ایک جھٹکا دے کر سینے میں بھینچ لیا اسکی

پکڑا تنی مضبوط تھی کہ اسے اپنی ہڈیاں ٹوٹی محسوس ہوئی

چھوڑو مجھے وہ مسلسل مزاحمت کر رہی تھی

لیکن سامنے والا شاید بہرا تھا جو بس اسے محسوس کرنے میں مصروف تھا اس کی

انگلیوں کا بے باک لمس اسے اپنی پیٹھ پر چلتی محسوس ہو رہی تھی

جب اس کی تمام مزاحمت بے کار گئی تو اس نے اس کے سینے پر سختی سے دانت

گاردے وہ جو اس کی قربت میں مدہوش ہو رہا تھا جھٹکے سے اسے چھوڑا اور اپنا

سینا مسلنے لگا

اف جنگلی لڑکی۔۔۔  
*Novelistan*

آپ جنگلی آپ کا پورا خاندان جنگلی اس نے بھی حساب برابر کیا

شش ایک لفظ نہیں میں مزید تمہاری بد تمیزی برداشت نہیں کرونگا اسے

ہو نوٹوں پہ انگلی رکھ کے اسے وارن کیا



اب اس کی آواز میں سردپن تھا

وہ تو اسکے انگلیوں کو ہونٹوں پر محسوس کر ہونکوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی وہ

جو پہلے ہی اس کی خوشبو سے مدہوش ہو رہا تھا مزید خود پر کنٹرول نہیں کر پایا

اور اس کے بالوں کو پیچھے سے مٹھی میں بھر کر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا اور

اپنی سانسوں کو شدت سے اس کی سانسوں میں انڈھیلنے لگا

اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی اس نے بھرپور مزاحمت کی خود کو اس دیو

سے چھڑانے کی لیکن وہ شخص ایک انچ بھی اپنی جگہ سے ناہلا

جب اسے لگا وہ سانس نہیں لے پارہی تو آرام سے خود سے الگ کیا

لیکن دور کرنے کی زحمت نہیں کی وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی

کیا چاہتی ہو اس نے پوچھا

مجھے میری امی کے پاس جانا ہے خدا را مزید ظلم مت کریں ہم پر اس نے التجاء کی

ٹھیک ہے چادر لے کر باہر آ جاؤ پانچ منٹ میں وہ اسے چھوڑ کر باہر نکل گیا  
رات کے دو بج رہے تھے گھر میں سب سو رہے تھے وہ اسے گاڑی میں بٹھائے  
گاڑی روڈ پہ ڈال دی

پورے راستے دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی  
اس نے سوچ لیا تھا ایک بار وہ گھر پہنچ گئی تو ہر گز بھی واپس نہیں آئے گی سیدھے  
تھانے جا کر اسکے خلاف کڈ نیپنگ کا کیس کرے گی  
جب گاڑی جانے پہچانے راستوں پر چلنے لگی تو اس کا اپنے آنسوؤں پر بندھ  
باندھنا مشکل ہو گیا وہ آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بہنے لگے زریان جو کب سے  
برداشت کر رہا تھا گاڑی جھٹکے سے روکی

اب اگر ایک آنسو بھی تمہاری آنکھوں سے نکلا تو میں تمہیں واپس لے جاؤنگا پھر  
تم کبھی چاہ کر بھی وہاں سے نہیں نکل سکتی۔۔ اس نے دھمکی دی

آنانے فوراً اپنے آنسو صاف کیے وہ منزل تک پہنچ کر خالی ہاتھ نہیں جاسکتی  
تو اس نے بھی خاموشی سے گاڑی اسٹارٹ کی تین منٹ بعد وہ اپنی گلی تک پہنچ  
گئے تھے گلی بہت چھوٹی تھی اس لیے گاڑی کا اندر جانا ممکن نہیں تھا اس نے  
گاڑی وہی کھڑی کی اور اس کے سائیڈ کا دروازہ کھول کے اسے باہر نکالا گلی میں  
بلکل خاموشی تھی

اسے بہت گھبراہٹ ہونے لگی کہ نا جانے اس کے غائب ہونے پر اسکی ماں کو کیا  
کیا سہنا پڑا ہو گا اس نے بے خیالی میں سہارے کے اس کے ہاتھ کو سختی سے تھام  
لیا

زریان اس کی حالت سمجھ رہا تھا اس نے اسے لے کر ایک دروازے کے آگے  
کھڑے ہو کر ہلکے سے دستک دی

اگلے ہی لمحے اس کی ماں سامنے تھی جیسے اس کے انتظار میں بیٹھی ہو

اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنی ماں سے لپٹ گئی اور بے آواز رونے لگی  
امی مجھے معاف کر دیں امی میری وجہ سے آپ کی بدنامی ہوئی امی میں نے کچھ بھی  
نہیں کیا امی مجھے معاف کر دیں امی  
وہ روتے روتے بول رہی تھی

اور زریان سے اس کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لیے ادھر ادھر دیکھنے لگا  
انہوں نے اسے تھام کر اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا  
اور زریان کو سامنے کر سی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا  
وہ خاموشی سے بیٹھ گیا

امی اس آدمی کو ہمارے گھر سے باہر نکالیں اس نے مجھے اغوا کیا مجھے زبردستی  
اپنے گھر میں بند رکھا پورے محلے کے سامنے ہماری عزت خراب کی اسے نکالیں  
امی

وہ ہریانی ہو کر چلائی

رائمہ بیگم نے بہت مشکل سے اسے قابو کیا تھا شش آنا شوہر سے ایسے بات نہیں کرتے انہوں نے دھیمے سے سمجھایا

اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا بے یقینی سے ان کو دیکھا تو کیا اس کی ماں جانتی تھی کہ وہ شخص اس سے نکاح کر چکا ہے وہ اتنی مطمئن کیوں تھی

اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے زریان کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا چہرے پر کوئی پریشانی نہیں تھی

امی۔۔۔ اس نے بے یقینی سے پکارا

اور وہ اپنی بیٹی کی آنکھوں میں چھپے سوال کو بخوبی سمجھ گئی

ہاں میں سب جانتی ہوں اور یہ سب میری مرضی سے ہوا اور ہماری عزت پر  
کوئی حرف نہیں آیا کیونکہ میں پہلے ہی راحیلہ کو انکار کر چکی تھی کسی کو کچھ نہیں

پتہ

لیکن کیوں اس کے لب دھیرے سے پھڑپھڑائے

کیونکہ یہی تمہارے لیے بہتر تھا

اور زریان تمہارے لیے ایک بہتریں ہمسفر ثابت ہو گا

امی آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں آپ نے اس گھٹیا انسان کا ساتھ دیا  
اس کے خون میں دھوکا ہے یہ شخص کبھی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ مزید بکو اس  
کرتی

بس ایک لفظ نہیں اس کی دھاڑ گھر میں گونجی

ایک پل کو رائے بیگم بھی سہم گئی

لیکن ان کی بیٹی اپنے شوہر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے نڈر کھڑی تھی  
چاچی میں اسے لے کر جا رہا ہوں یہ عزت کی زبان نہیں سمجھے گی اس نے اس کا  
بازو دبوچا۔۔

میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤنگی گھٹیا انسان وہ بھی جوابا  
۔۔۔ غرائی

اس وقت زریان کے لیے خود پر قابو پانا بہت مشکل ہو گیا تھا اس نے سختی سے  
اپنی مٹھیاں بینچھی

آنا ب زریان کا گھر ہی تمہارا گھر ہے جاؤ بچے بد تمیزی مت کرو اپنے شوہر سے  
میں اس گھٹیا انسان کے ساتھ کہیں نہیں جاؤنگی اس کے جسم میں جو گند  
خون۔۔۔۔۔



اس سے پہلے کے وہ اپنی بات مکمل کرتی چہرے پر پڑنے والے تھپڑنے اس کی  
بولتی بند کر دی اس نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا

انہوں نے کبھی اسے ڈانٹا تک نہیں تھا اور آج اس انسان کی وجہ سے اس کی ماں  
نے اسے تھپڑ مارا

تھپڑ سے زیادہ تکلیف اسے اپنی ماں کی آنکھوں میں موجود اپنے لیے غصہ اور  
کرب کا دکھ تھا

اگر اسے یہ تھپڑ رائمہ بیگم نہیں مارتی تو وہ اسے جان سے مار دیتا جس نے اس کے  
خاندان خون کو گالی دی  
لیکن رائمہ بیگم کی وجہ سے وہ برداشت کر گیا کیونکہ وہ اس عورت کو ہر گز تکلیف  
نہیں دے سکتا تھا

جاؤ تم اب اس گھر میں تبھی آنا جب تم زریان کے ساتھ اپنا رویہ درست کر لو  
اس سے پہلے اس گھر میں تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں  
وہ سختی سے کہہ کر اس سے منہ موڑ گئی

اس نے نفرت سے زریان کو دیکھا اس کی ماں نے اس کی زندگی کے بیس سالوں  
میں کبھی اس سے سختی سے بات نہیں کی مارتا تو دور کی بات لیکن آج اس گھٹیا  
انسان کی وجہ سے اس کی ماں چھین گئی اس سے

وہ بنا کسی کو کچھ کہے گھر سے نکل گئی اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی  
زریان نے رائتمہ بیگم کو خود سے لگا کر تسلی دی اور گھر سے نکل گیا  
آج انہوں نے پہلی بار اپنی بیٹی پر ہاتھ اٹھایا تھا لیکن یہ اس کی بہتری کے لیے تھا  
انہوں نے گہری سانس لی اور کمرے کی طرف بڑھ گئی



فائزہ بیگم کا مائیکہ کراچی میں تھا اس لیے وہ جب بھی شہر آتی تھی تو اکثر زریان  
اور روحان کے ساتھ رائمہ سے ملنے آیا کرتی تھی

جس کا دادا جان کو علم نہیں تھا وہ ناراض تھا سکندر سے وہ چاہتے تھے کہ وہ آکر  
ان کو منائے تو وہ اپنی بہو کو عزت سے حویلی لے آئے لیکن شاید اسے ان کی  
ناراضگی سے فرق نہیں پڑتا تھا اس لیے اس نے کوشش ہی نہیں کی لیکن فائزہ  
بیگم نے چپ کے رائمہ سے رابطہ رکھا ہوا تھا

جس دن رائمہ بیگم کی ڈیلیوری تھی اس دن سکندر شہر سے باہر تھا اس لیے اس  
نے فائزہ بیگم کو فون کر کے رائمہ کے ساتھ ہاسپٹل جانے کا کہا  
اور جب اللہ نے انہیں رحمت سے نوازا تو وہ اب بہت خوش ہوئے زریان تو اس  
چھوٹی گڑیا کے گال چومے جا رہا تھا

رائمہ آج سے یہ میرے زریان کی ہے

فائزہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

جی بھابھی آپ کی بیٹی ہے مجھے کیا اعتراض انہوں نے بھی خوش دلی سے کہا  
اسی طرح دو دن بعد وہ اپنی بیٹی کے ساتھ جب گھر آئی کسی نے سکندر کو نہیں بتایا  
کہ بیٹا ہوا کہ بیٹی وہ اسے سر پر اتر دینا چاہتے تھے

اور فائزہ بیگم اپنے بچوں کے ساتھ واپسی کے لیے نکلی کیونکہ تھوڑی دیر تک  
سکندر نے بھی پہنچ جانا تھا اس لیے اندھیرا ہونے سے پہلے وہ حویلی کے لیے نکلے  
جب سکندر پہنچا اور اس نے سنا کہ بیٹی ہے تو وہ یہ بات برداشت نہیں کر پایا اور بنا  
سوچے اسے فارغ کر دیا

فائزہ بیگم اپنا موبائل بھول گئی تھی اس لیے جب وہ موبائل لینے واپس آئی تو یہ  
سب دیکھ لیا اور رائتمہ کو اپنے ساتھ لے گئی اور ان کے رہنے کا انتظام کیا اور اس  
کا ایک بہن کی طرح خیال رکھا وہ اس سے بہت کم ملتی تھی لیکن ہمیشہ فون پر ان

کارابطہ رہا لیکن جب آناچار سال کی ہوئی ایک دن رائمہ بیگم نے خاموشی سے  
ان کا دیا ہوا گھر چھوڑ دیا

جب فائزہ بیگم کو پتہ چلا تو وہ بہت ناراض ہوئی لیکن رائمہ نے انہیں یہ کہہ کر چپ  
کروا دیا کہ وہ اب اپنی بیٹی کی ذمہ داری خود اٹھانا چاہتی ہے اور وہ ان کی امانت  
وقت آنے پر ان کے حوالے کر دے گی

فائزہ بیگم بھی چپ ہو گئی اور اس طرح ان کا رابطہ صرف فون تک رہ گیا  
جس دن رائمہ بیگم کو راحیلہ کے ساتھ شاپنگ پر جانا تھا اسے دن ان کو زریان کی  
کال آئی تھی اور انہوں نے زریان کو سب کچھ بتا دیا اور اس کی ضد کے پیش نظر  
انہوں نے سب پلان کیا



گھر پہنچ کہ بنا کچھ کہے اس کمرے میں آگئی جہاں اسے لایا گیا تھا اور خاموشی سے  
بستر پر لیٹ کر وہ آنکھیں موند گئی وہ خود کو پرسکون کرنا چاہتی تھی اور کچھ  
کمزوری اور مسلسل رونے کی وجہ سے کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی



صبح عزمہ نماز کے لیے اٹھی اور چائے بنانے کی نیت سے کچن میں آگئی لیکن باہر  
لان میں روحان کو ایکسر سائز کرتے دیکھ وہ بہت خوش ہوئی اور اس سے لپٹ گئی  
وہ اکثر اس سے ملنے آتا تھا

بھیا آپ کب آئے

جب میری گڑیا شادی انجوائے کرنے گئی تھی اس نے بتایا

تو آپ رات کو کیوں نہیں ملے مجھ سے۔۔۔۔۔ اس نے ناراضگی کا اظہار کیا

یار عزو میں بستر۔ میں لیٹا تو پتہ ہی نہیں چلا کب نیند آگئی۔۔۔ اس نے وجہ بتائی  
اور دونوں باتیں کرنے لگے

تب تک زریان بھی آگیا تھا اور ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

پھر تینوں بھائی بہن کو باتوں میں ناشتہ کا وقت ہو گیا اور ملازمہ ان کو بلانے آئی

آپ چلے ہم آتے ہیں وہ ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھ گئے

بھائی بھابھی کو تو بلائیں۔۔۔ روحان نے زریان سے کہا

جبکہ عزہ تو نا سمجھی سے دونوں کے چہرے دیکھنے لگی

کون بھابھی اس نے دونوں سے پوچھا

اس سے پہلے کہ وہ اسے جواب دیتے سیڑھیوں سے اسے زریان کے ٹراؤزر  
شرٹ میں ایک بہت خوبصورت سی لڑکی آتی ہوئی نظر آئی جس نے زریان کی



بلیک ٹی شرٹ جو اسے گھٹنوں تک آرہی تھی اور گرے ٹراؤزر جسے اس نے نیچے  
سے فولڈ کر کے برابر کیا تھا دوپٹہ سے بے نیاز کھلے بالوں کے ساتھ تھی  
عزہ تو اس لڑکی کو دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی تھی جبکہ روحان نے نظریں نہیں اٹھائی  
البتہ زریان کا غصہ سے برا حال تھا اس کی دماغ کی نسیں ابھری ہوئی تھی  
وہ سیدھے اس کے پاس آئی باقی کسی کو اس نے نہ دیکھا  
مجھے کپڑے چاہیے وہ ڈائریکٹ اس سے مخاطب ہوئی  
روم میں جاؤ اس نے سرد آواز سے کہا  
کیوں روم میں جاؤں بھوک لگی کے مجھے ناشتہ کرنا ہے تمہارے ساتھ اور تم  
میرے کپڑوں کا انتظام کرو آخر بیوی ہوں آپ کی اس نے مسکراتے ہوئے کہا  
عزہ تو بیوی لفظ پر ہی اٹک گئی تھی اور آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

روحان کو اپنا وہاں بیٹھنا مناسب نہیں لگا اس لیے وہاں سے اٹھ کر جاتے ہوئے  
عزہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے روم میں لے گیا



بھی یہ سب کیا ہے اس نے کمرے میں آتے ہی اس سے پوچھا  
یار بھائی انہیں پسند کرتے ہیں اس لیے کل انکا نکاح تھا ان کی امی نے کروائی تو  
اب وہ ہماری بھابی ہیں اس مناسب لفظوں کا چناؤ کیا  
لیکن مجھے کیوں نہیں بتایا انہوں نے میں کسی سے بات نہیں کرونگی اکلوتی بہن ہو  
کر بھی میں اپنے بھائی کی شادی میں شامل نہیں ہو سکی کسی دن آپ بھی ایسے  
نکاح کر لینا اور مجھے بعد میں بتانا وہ ناراضگی سے روتے ہوئے بولی  
روحان تو گھبرا ہی گیا وہ بچار اپریشان ہو گیا اگر اسے ہالے اور روحان کے نکاح کا  
پتہ چلا تو کیا ریکشن ہو گا اس کا

لیکن پھر سر جھٹک دیا وہ کونسا اصلی نکاح تھا بس حالت کے پیش نظر کیا گیا تھا اور وہ جب سچ میں اپنی محبت سے شادی کرے گا تب اپنی بہن کے تمام ارمان پورے کرے گا

اچھا نا ناراض مت ہو کچھ وجوہات تھی کہ سب جلدی کرنا پڑا اب رونا تو بند کرو میری شادی میں اپنے سارے ارمان پورے کرنا اس نے اسے بہلانے کے لیے کہا اور تھوڑی دیر تک بہل بھی گئی

ان کے جاتے ہی زریان نے اسے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھالیا اور اس کا منہ دبوچ لیا اور اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کیا تم نیچے اس حالت میں کیوں آئی۔۔۔

جب اس نے پوچھا تو اس کے لہجے میں کوئی نرمی نہیں تھی چہرہ غصہ سے لال تھا

وہ تو اس کے کھینچنے پر ہی گھبرا گئی تھی اسے اس سے ایسی امید نہیں تھی سانسوں  
نے الگ تیزی مچائی ہو تھی

بہت مشکل سے اس نے خود پر قابو پایا اور اسے دیکھ کر مسکرائی اسکے چہرے پر  
سجا غصہ اسے بہت مزہ دے رہا تھا

کیوں ڈیر ہسبینڈ میری حالت میں ایسا کیا ہے کپڑے تو پہن رکھے ہیں اس نے  
مزہ لیتے ہوئے پوچھا

وہ اس لڑکی کی ہٹ دھرمی پر اسے گھور کر رہ گیا اور بنا کچھ کہے اس کے ہونٹوں پر  
جھکا اور اپنا تمام غصہ اس کے ہونٹوں پر نکالنے لگا اس کی سانسیں بند ہونے لگی تو  
وہ اس کے سینے پر مکہ مارنے لگی لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوا

جب اپنے ہونٹوں پر اس کے خون کا ذائقہ محسوس ہوا تو

اسے آزادی دی

وہ تھکا ہارا وہ ابھی شہر سے لوٹا تھا

جیسے ہی لاؤنج پر رکھے صوفے پر نظر پڑی تو اسے حیرت ہوئی

وہ معصوم پری پیکر سکڑی سمٹی صوفے پر لیٹی خواب خرگوش کے مزے لینے  
میں مصروف تھی

اس نے ایک پل کو سوچا اسکو اگنور کر کے آگے بڑھ جائے اسے ابھی تک اس  
دن بیڈ ٹچ والی بات بھولی نہیں تھی

لیکن اس کے قدم خود بخود اس کی طرف بڑھ گئے صوفے کے پاس پہنچ کر اسے  
دھیمے سے پکارا  
ہالے۔۔۔

لیکن شاید وہ نیند کی بہت پکی تھی ٹس سے مس نہیں ہوئی اسنے دو تین بار آواز  
دی لیکن کوئی فرق نہیں پڑھا تو اس نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا تو ہڑبڑا کر اٹھی

سامنے اس دشمن جان کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی اور جلدی سے کھڑی ہو گئی دوپٹہ اس کے قدموں پر سلامی دے رہا تھا

آپ کب آئے اس نے جلدی سے پوچھا

میں کب آیا اور کب گیا یہ تمہارا سر درد نہیں ہے مجھے یہ بتاؤ تم یہاں کیوں سو رہی ہو۔۔۔ اس نے سر دلچے میں پوچھا

وہ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی نظریں جھکائے کہا

کیوں تاکہ سب کے سامنے میری عزت دو کوڑی کی کر دو اس نے بھی خوب بھگو کر طنز مارا

ناجانے کیوں آج ہالے کی آنکھیں اسے عجیب لگ رہی تھی وہ اس سے شرم رہی تھی جب کے اس نے تو ایسا کچھ کیا بھی نہیں کیا

نہیں پلیز سوری نا میں پکا نہیں کرونگی روحان بھ۔۔۔

اس نے بھیا کہنے سے روکا خود کو نظریں اب بھی زمین پر ٹکی تھی  
ایک تو اس کا حلیہ ریڈ کلر کی کرتی کے ساتھ بلیک پلاز اس کی گوری رنگت پر  
خوب چمک رہا تھا اوپر سے بنا دوپٹہ کا سراپا اس کے لیے امتحان بنا ہوا تھا  
اس لیے بنا کچھ کہے وہ جانے لگا کہ اسے کے قدم تھم گئے  
اسے اپنے پیٹھ پر نرم نرم ہاتھوں کا لمس اور سینے پر کسی کی گرم سانسیں محسوس  
ہوئی وہ اپنی جگہ پتھر کا ہوا  
وہ ایسا کیوں کر رہی تھی  
پلیز مجھے معاف کر دیں میں کبھی بھی ہماری باتیں کسی کو نہیں بتاؤنگی مجھے پتہ ہے  
اللہ اور شوہر دونوں ناراض ہوتے میں کسی کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی  
آپ ناراضگی چھوڑ دیں۔۔ اس کے ہونٹوں کا نرم لمس اسے  
اپنی سینے پر محسوس ہو رہی تھی



اس کی دھڑکن نے الگ شور مچا دیا اسے خود کو روکنا انتہائی مشکل کام لگا  
اس نے جھٹکے سے اسکے ہاتھ سینے سے ہٹائے اور لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اپنے  
کمرے میں چلا گیا

اللہ جی میں نے منانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے لیکن میں ان کو روز  
مناؤنگی بس آپ مجھ سے ناراض مت ہونا ابھی مجھے نیند آرہی صبح پکا مناؤنگی  
بی جان اور ماما کے سمجھانے کا اثر تھا کہ اس کے چھوٹے سے دل میں وہ نقش  
ہونے لگا تھا وہ اس کی کچی عمر میں آنے والا پہلا مرد تھا جس نے کورے کی طرح  
صاف دل پر اپنا قدم رکھ دیا اسے پتہ تو نہیں تھا شوہر کو کیسے مناتے لیکن وہ ہمیشہ  
عزہ کی ناراضگی پر اسے ایسے ہی منایا کرتی تھی اسے لگا وہ بھی مان جائے گا لیکن وہ  
نہیں مانا



جب اپنے ہونٹوں پر اس کے خون کا ذائقہ محسوس ہوا تو اسے آزادی دی تو درد  
کے مارے بہت مشکل سے اس نے اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روکا وہ کہاں آدی  
تھی ان سب کی

لگتا ہے میری بیوی کو میری قربت کی بہت چاہ ہے اس لیے مجھے پاس بلانے کے  
بہانے ڈھونڈ رہی ہے

اس کی باتوں میں شوخ پن کی جگہ سرد پن تھا اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی سنسناتی ہوئی  
محسوس ہوئی

اس نے تو صرف اسے سب کے سامنے شرمندہ کرنے کے لیے  
یہ حرکت کی تھی لیکن یہاں تو اس کو ہی دن میں تارے دکھا دیے تھے اس  
شخص نے

سیدھا اپنے روم میں جاؤڈریسنگ روم کی الماری میں تمہاری ضرورت کی ہر چیز  
موجود

آہنیدہ تمہیں اس حلیے میں باہر نادیکھوں میں ورنہ دومنٹ لگے گے تمہاری اکڑ  
نکالنے میں

ہاں البتہ روم میں تم پر کپڑوں کی کوئی پابندی نہیں

وہ تو اسکی بے باکی پر جی جان سے سلگی اور ایک نفرت

بھری نظر اس پہ ڈال کر روم میں بھاگ گئی

اس نے ملازمہ کو آواز دے کر بلایا

میرے اور عزمہ کے لیے ناشتہ عزمہ کے روم میں لے کر آؤ اور آنابی بی کا ناشتہ ان  
کے روم میں لے جاؤ

وہ کہہ کر عزمہ کے روم کی طرف بڑھ گیا اب اسے اپنی گڑیا کو بھی منانا تھا

اس نے جب کمرے میں قدم رکھا وہ کسی سے زریان کی شکایتیں لگانے میں  
مصروف تھی اور وہ جانتا تھا وہ کسی کون ہے

انہوں نے ہمیں شادی کی شاپنگ تو کروانا دور ہمیں بتایا بھی آج سے ہم دونوں  
ان سے کوئی بات نہیں کریں گے

اس نے زرا اونچی آواز میں کہا تا کہ دروازے پر کھڑا زریان اچھے سے سن لے  
کیونکہ وہ اس کی قدموں کی آواز سن چکی تھی۔۔۔  
زریان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

کوئی شدید ناراض ہے مجھ سے اس نے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا  
میں بھی ناراض ہوں بھیا

ہالے فون پر کہنے لگی جو زریان تو نہیں لیکن عزہ سن چکی تھی اس لیے فون اسپیکر  
پر ڈال دیا

ہالے بھیا سے کہو ہم اب ان سے کبھی بھی بات نہیں کریں گے  
میں کیوں کہوں آپ کو آپ کہو کیونکہ میں آپ سے زیادہ ناراض ہوں وہ مجھ سے  
--- ملنے بھی نہیں آتے

ہالے نے بھی اپنی ناراضگی بتائی

اچھا مجھے اپنی دونوں گڑیا کو منانے کے لیے کیا کرنا پڑے گا

ڈھیر ساری چاکلیٹ اور شاپنگ --- جواب ہالے کی طرف سے آیا

چلو لیکن ہالے تو یہاں نہیں آسکتی تو اس کو پھر کبھی منالینگے آج میں عزو کو شاپنگ  
پر لے کر جاتا ہوں اور آج کا پورا دن عزو کا

سچی بھیا

نہیں بھیا

ہالے اور عزو کی ایک ساتھ آواز آئی

تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی

بھیا کیا ہوا میں وہاں نہیں ہوں تو لیکن آپ بھجوا بھی تو سکتے ہیں اور چاکلیٹ زیادہ پلینا آپ میرے سب سے پیارے بھیا ہو

اس نے منتیں کی۔۔۔ عذہ اور زریان ہنس دیئے

چلو جلدی سے تیار ہو کر آؤ یار آج تم دونوں کے لیے آف کرنا پڑے گا مجھے وہ  
کہہ کر باہر چلا گیا



اس نے جب سے اسے دیکھا تھا اس کی راتوں کی نیند اڑ گئی تھی وہ اس کی معصومیت کا دیوانہ ہو گیا تھا وہ بنا اجازت اس کے دل پر براجمان ہو گئی تھی ملائکہ سے اس کی منگنی اس کے باپ کی خوشی پر ہوا تھا وہ اس کی ہم عمر تھی اور بچپن سے ساتھ پڑھے تھے وہ اچھی لڑکی کی تھی لیکن اس کا بولڈ نیس اسے ایک

آنکھ نہیں بھاتا تھا وہ اسے سمجھاتا تھا لیکن وہ ایک دن سے زیادہ عمل نہیں کرتی  
تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ شادی کے بعد اپنے رنگ میں ڈھال لے گا  
لیکن اب اس کے دل پر کسی پری نے قبضہ کر لیا تھا جسے چاہ کر بھی وہ نکال نہیں پا  
رہا تھا وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا

کل اس کو دو مہینے کے لیے دبئی جانا تھا وہاں انکا نیا پروجیکٹ چل رہا تھا اس نے  
سوچ لیا تھا وہ خود کو دو مہینے کا وقت دے گا اگر دو مہینے بعد بھی وہ عزہ کو بھول  
نہیں پایا تو وہ ملائکہ کو پیار سے سمجھائے گا بنا محبت کی شادی سے صرف دو لوگ  
-- برباد ہوتے ہیں

وہ دونوں بہن بھائی تقریباً شام کے چار بجے گھر پہنچے تھے عزہ نے تو بہت کہا کہ بھیا  
بھابھی کو بھی ساتھ لے کر چلتے ہیں لیکن زریان نے منع کر دیا کہ یہ وقت صرف  
اس کی بہن کا ہے بس اس میں کسی بھابھی وا بھی کا کوئی کام نہیں



عزہ نے اپنے لیے اور ہالے کے لیے سیم شاپنگ کی تھی اور بھابھی کے لیے اپنی طرف سے بہت خوبصورت سامیک اپ کٹ بھی لیا تھا تحفے کے طور پر زریان نے کہا تھا لنچ باہر سے کر کے چلتے ہیں لیکن اس نے کہا کہ وہ لنچ اپنی بھابھی کے ساتھ کرے گی

بہت تھکا دیا تم نے مجھے اس نے بہن سے شکوہ کیا  
اسے اتنا رکننا شاپنگ پہ بالکل پسند نہیں تھا وہ خود بھی آن لائن شاپنگ کیا کرتا تھا  
بھیا آپ مجھے اکیلے کیوں بول رہے اس میں ہالے کی بھی شاپنگ ہے اور بھابھی کی بھی اس نے منہ بناتے جواب دیا  
اچھا تم فریش ہو جاؤ میں تمہاری بھابھی صاحبہ کو دیکھتا ہوں زرا عزہ کو کہہ کر وہ اپنے روم کی طرف بڑھ گیا

کمرے میں دیکھا تو کوئی نہیں تھا واش روم ڈریسنگ روم ہر جگہ دیکھ لیا وہ کہیں  
نہیں تھی

اسے پریشانی نے گھیر لیا کہاں جاسکتی ہے وہ کیونکہ وہ گارڈ کو منع کر کے گیا تھا کہ  
اسے باہر نکلنے دے

ڈھونڈتے ہوئے وہ باہر آیا تو وہ اسے بیک سائیڈ پر بنے جھولے پر بیٹھی نظر آئی  
سفید شیفون کے فرائ میں لال دوپٹہ لیے بالوں کی چوٹی بنائے وہ میک اپ سے  
پاک چہرہ لیے اس کے دل میں اتر رہی تھی اسے اس پر کسی پری کا گماں ہوا  
وہ آہستہ آہستہ چل کے اس کے پاس آیا اور جھولے پر بیٹھ گیا  
اور اس کے کمر میں بازو ڈال کر اسے کھینچ کر خود کے پاس کیا  
وہ جو بہت گہری سوچ میں تھی اچانک افتاد پر بوکھلا گئی

جب خود کو دشمن کے گرفت میں دیکھا تو نفرت سے اسے دیکھ کر خود کو اس سے  
چھڑانے لگی

اب یہ ممکن نہیں تم خود کو مجھ سے کبھی الگ نہیں کر سکتی تمہیں ہمیشہ انہی  
بانہوں میں رہنا ہے اپنے لمس سے میرے دل کو سکون دینا ہے میری تنہائی کو  
دور کرنا ہے

میری سالوں کی تڑپ کا جواب دینا ہے  
وہ اس کے کان کی لو کو چھوتے ہوئے آہستہ آہستہ سرگوشی کر رہا تھا  
اپنے کان پر اس کی گرم سانسیں اوپر سے اس کی بے باک باتیں اسے پاگل کر  
رہی تھی

بے بسی سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے

اس کے آنسوں دیکھ زریان کو بھی رحم آگیا اور اسے خود سے تھوڑا دور کیا لیکن  
اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا

تمہارا اور میرا جو بھی مسئلہ ہے میں چاہوں گا ہم دونوں کے درمیان رہے تو اچھا  
ہے اس اگر تم سب کے سامنے اشتہار لگاؤ گی تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا کمرے  
کے اندر تم جیسا چاہو سلوک کرو لیکن میری بہن کے ساتھ تم ایک اچھی بھابھی  
کی طرح پیش آؤ گی اور اس کے سامنے ایک اچھی بیوی بن کر رہو گی میرے  
ساتھ ورنہ یہ جو شرافت سے میں تمہارے ساتھ پیش آ رہا ہوں۔۔۔ نہیں آؤنگا  
۔۔ اس نے سنجیدگی سے کہا  
اس کی بات سن کر آنا کو تو غصہ آگیا ایک کاٹ دار نظر سے اسے دیکھا ان کو ملے  
صرف اٹھائیس گھنٹے ہوئے تھے

لیکن وہ شخص صرف اس پر حکم چلائے جا رہا تھا اور اپنی من مانی کر رہا تھا اور اوپر سے دھمکی بھی دے رہا تھا

ایسی کونسی شرافت اس نے دکھائی تھی جو بعد میں نادکھانے کی دھمکی دے رہا تھا

اسے تو سب سے زیادہ دکھ اپنی ماں کا تھا جنہوں نے اس کے بجائے اپنے دشمنوں کا ساتھ دیا

اور ان سب کے بدلے مجھے کیا ملے گا میں کیوں مانوں تمہاری بات؟ اس نے بھی سوال کیا

تمہیں وہ سب ملے گا جو تم چاہتی ہو سوائے مجھ سے آزادی کے اس نے بھی

جواب دیا

او کے وعدہ کرو پھر جو میں کہوں گی تم مانو گے اس نے اپنا دوسرا ہاتھ آگے کیا

تمہیں آزاد کرنے کے علاو میں تمہاری ہر بات مانو گا بشرطیکہ تم عزت سے پیش  
آؤ گی ہمارے ساتھ اس نے آنا کا ہاتھ تھام لیا

----- مجھے میرے حق مہر کی رقم چاہیے آج ہی 1

اسے لگا تھا وہ اس سے کچھ بہت بڑی ڈیمانڈ رکھے گی جسے پوری کرنا اس کے لیے  
مشکل ہو گا لیکن حق مہر کی رقم پچیس لاکھ اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی

اور کچھ؟

----- مجھے گھر سے نکلنے پر کوئی پابندی نہیں ہو گی 2

اور کچھ؟

اس کا اتنا ٹھنڈا ریکشن اسے لگ رہا تھا اور کچھ اور کچھ بول کے وہ اس کا مزاق اڑا  
رہا ہو

ہاں ایک اور شرط ہے لیکن وہ وقت آنے پر بتاؤں گی اس نے سر دلہے میں

جواب دیا

زریان نے سمجھ کر سر ہلایا

پہلی بات تمہارے حق مہر کی رقم کیش کی صورت میں کبرڈ میں تمہارے سائیڈ  
والے لا کر میں ہیں اب وہ پیسے تمہارے ہیں تم جو چاہو کر سکتی ہو میرا اس سے  
کوئی تعلق نہیں

اور دوسری بات گھر میں تین ہی گاڑیاں ہیں ایک گارڈز کے استعمال میں ہے  
سیکیورٹی کے لیے ایک میرے استعمال میں ہے اور ایک گھر میں جمع ڈرائیور ہر  
وقت موجود ہوتی تم جب چاہو جا سکتی ہو باہر ڈرائیور کے ساتھ یا میرے ساتھ  
لیکن پبلک ٹرانسپورٹ کی اجازت بالکل نہیں دوں گا اور صرف اپنی امی کے پاس جا  
سکتی ہو کہیں اور نہیں اس نے بھی واضح لفظوں میں سمجھا دیا



رہی تمہاری تیسری شرط انتظار رہے گا مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب  
چلو اندر ہوائیں چل رہی ہے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اندر لے گیا اور لاؤنج میں  
بیٹھ گئے

وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا شاید اپنی بہن کی وجہ سے اتنا لحاظ کیا تھا ورنہ تو وہ شخص بنا چپکے کوئی بات کرتا ہی نہیں تھا

اس نے کڑھ کے سوچا۔۔۔

اس کا دل اب پہلے سے پر سکون ہو گیا تھا کہ حق مہر سے وہ اپنی ماں کا علاج کروائے گی لیکن مرزا خاندان سے نفرت جوں کی توں تھی۔۔۔

تھوڑی دیر میں عزم بھی روم سے نکل آئی شاپنگ بیگ کے ساتھ اور اسے دیکھ کر مسکرائی اور پیار سے ملی صبح کی بنسبت وہ اب بہت معصوم لگی سفید فراق میں اسے اپنی بھابھی بہت پسند آئی تھی

اس نے اسے اپنا لایا ہو امیک اپ کٹ اور ایک بہت خوبصورت سی نوزپن گفٹ کی۔۔

پہلے تو آنانے منع کیا لیکن اس کے اسرار پر لینا پڑا اسے بھی وہ پیاری سی لڑکی بہت پسند آئی تھی

زریان تو ایسے بیٹھا تھا جیسے موجود ہی نا ہو پوری طرح موبائل میں مصروف تھا

اپنے کمرے میں آکر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اسے ہالے سے ایسی کسی چیز کی امید نہیں تھی وہ سمجھ گیا تھا یہ سب ماما اور بی جان کے کام تھے اگر وہ بہک جاتا تھا تو اس سے آگے سوچ کی اسے پسینے آرہے تھے

مرد تھا جائز حق تھا وہ اس کے نکاح میں تھی اگر وہ بہک جاتا تو وہ کیا کرتا وہ چھوٹی تھی بہت اس سے وہ اس کی معصومیت برقرار رکھنا چاہتا تھا

کیونکہ وہ بہت چھوٹی تھی وہ اسے بیوی بنا کر قبول نہیں کر سکتا تھا اس کی کمٹمنٹ  
تھی کسی اور سے وہ توڑ نہیں سکتا تھا

دوبارہ اس کے بہت قریب آئی تھی تب سے اس کو ہالے کو لے کر عجیب و  
غریب قسم کے خیال آنے لگے تھے آج بھی وہ عجیب کیفیت کا شکار تھا  
وہ واش روم میں گھس گیا اور شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا آدھے گھنٹے بعد باتھ ٹاول  
باندھ کر وہ واش روم سے نکلا

پہلے اس نے سوچا کہ وہ جا کر سو جائے گی لیکن پھر بی جان کی بات یاد آگئی کہ شوہر  
کے کھانے پینے کا خیال رکھنا بیوی کا فرض ہوتا ہے  
پتہ نہیں انہوں نے صفر میں کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں

یہ سوچ آتے ہی وہ کچن میں گئی اور کھانا گرم کر کے ٹرے میں سجا کر اس کے کمرے کے باہر کی اس نے ہلکے سے ناک کیا  
لیکن جواب نداد اس نے دوبارہ ناک کیا اب بھی کوئی آواز نہیں آئی تو اس نے ہلکے سے دروازہ پیش کیا

تو دروازہ کھلتا چلا گیا اس نے دروازے سے ہی اندر روم میں چاروں طرف نظر دوڑائی تو وہ کہیں نہیں تھا واش روم کا دروازہ بند تھا شاید واش روم میں تھا وہ اندر آئی اور ٹرے ٹیبل پر رکھی اور انتظار کرنے لگی تاکہ پوچھ سکے کہ کسی اور کی چیز کی ضرورت تو نہیں کیونکہ ماما بھی اکثر ایسا ہی کرتی تھی بابا کے ساتھ یہ اتنی دیر آکیوں نہیں رہے پتہ نہیں واش روم میں ہے بھی کہ نہیں جب مزید دس منٹ گزرے تو وہ سوچنے لگی

پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی واش روم کے دروازے پر آئی کہ

اسے آواز دے سکے لیکن اسے کسی قسم کی کوئی ہلچل محسوس نہیں ہوئی اندر سے  
تو وہ گھبرا گئی

اس نے کسی ڈر کے تحت دروازے سے اپنے کان لگا دیئے کہ اس کی موجودگی  
ہے بھی یا نہیں محسوس کر سکے

لیکن وہ جو باتھ ٹاول باندھ کر واش روم کا دروازہ کھول رہا تھا دھڑام سے کوئی  
نازک سا وجود آکر اس پر گرا وہ اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھا اور مقابل وجود کو  
بچانے کے چکر میں اس کے گرد بازوؤں لپیٹ دیئے اور اپنا توازن برقرار نہیں  
رکھ سکا اور پیچھے سنگ مرمر کے فرش پر پیٹھ کے بل گر گیا۔۔۔۔۔  
وہ جو کان لگائے اپنا سارا وزن دروازے پر ڈالے کھڑی تھی دروازہ کھلنے پر خود  
کو سنبھال نہیں پائی اور روحان کے سینے سے لگے پیچھے گر پڑی

اور بے دھیانی میں اس کے ہونٹ روحان کے سینے پر ثبت ہو گئے اپنی بانہوں  
میں ایک نرم و نازک وجود اور سینے پر اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے اسے  
خود پر کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا

ہالے نے گھبراتے ہوئے اس کے اوپر سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن گیلے فرش کی  
وجہ سے وہ دوبارہ اس پر گری۔۔۔ تو اس کے گالوں پر سرخی اتر آئی

مزید روحان سے برداشت نہیں ہوا تو اس کے بالوں کو مٹھیوں میں بھر کے اسے  
خود پر جھکایا اور اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر کے اسے قطرہ قطرہ  
پینے لگا تشنگی تھی جو مٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

ہالے کی سانسیں اٹکنے لگی اس نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن روحان تو  
کسی اور ہی دنیا کو سیر کو نکلا تھا ہالے سے برداشت نہیں ہوا تو وہ اسی بانہوں میں گر  
گئی

جب اپنی بیوی کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تو اس نے ہالے کو خود سے دور کر کے دیکھا تو وہ آنکھیں بند کئے ہوئے تھی وہ اٹھا اور سیدھا کر کے اسے بانہوں میں اٹھایا اور باہر نکل کے اپنے بیڈ پر لٹایا

ہئے اٹھو ہالے کیا ہو اوہ اس کا گال تھپتھپانے لگا اسے اپنی حرکت پر انتہائی افسوس ہو اس نے ہالے کی نبض چیک کی جو نارمل چل رہی تھی شاید ڈر کی وجہ سے بے --- ہوش ہو گئی

اس نے جلدی جا کر الماری سے اپنے کپڑے لئے اور ڈریسنگ روم میں جا کر چینج کیا

باہر آکر ہالے کو اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور چلتا ہوا ہالے کے کمرے میں لا کر اسے بیڈ پر لٹایا اور اس کے اوپر کمبل ڈالا



ایک نظر کمرے کے چاروں طرف ڈالی پنک تھیم کا وہ کمرہ کسی معصوم پر نس  
کا معلوم ہو رہا تھا

اس نے سوچ لیا تھا اب اسے کیا کرنا ہے پھر وہ وہاں سے اپنے کمرے میں اکروہ  
بستر پر ڈھے گیا نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔



عزہ کے ساتھ اس کا بہت اچھا وقت گزرا تھا وہ بہت سادہ دل لڑکی تھی مرزا  
خاندان کی ہونے کے باوجود وہ اسے بہت اچھی لگی تھی دو دن سے جو دل و دماغ  
پر بوجھ تھا وہ تھوڑا کم ہوا تھا دونوں نے کھانا بھی ساتھ کھایا تھا البتہ زریان کو  
آفس سے کوئی کال آگئی تھی اس لیے وہ آفس چلا گیا تھا اس لیے آنا بھی مطمئن  
تھی

اس سب سے فارغ ہو کر کمرے میں آگئی

یہ کمرہ زریان کا تھا یہاں موجود اس کی ہر چیز اس بات کی گواہ تھی لیکن وہ کل رات بھی روم میں نہیں آیا تھا اس لیے وہ بالکل مطمئن تھی کہ وہ نہیں آئے گا

الماری میں نظر پڑتے ہی اسے اپنا حق مہر یاد آگیا

اسے نہیں پتہ تھا اس کا حق مہر کتنا ہے لیکن جتنا امیر وہ آدمی تھا ایک دولاکھ تو ہو گا ہی

اور اسے بھی اپنی ماں کے علاج کے لیے کچھ اتنے پیسوں کی ہی ضرورت تھی۔

اس نے الماری میں موجود لا کر چیک کیا تو اس میں ہزار کے نوٹ کی پچیس گڈیاں تھیں

اس نے کبھی اپنی زندگی میں اتنے پیسے نہیں دیکھے تھے امیر باپ کی بیٹی ہونے کے باوجود بہت غریبی دیکھی تھی اس نے یہ

سوچ آتے ہی ایک تلخ سی مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھر گئی

اس نے ایک گڈی اٹھائی اور پیسے کاؤنٹ کرنے لگی وہ ایک لاکھ کی گڈی تھی  
اس کا مطلب یہاں پچیس لاکھ ہے لیکن مجھے کیسے پتہ ہو گا کہ میرا حق مہر کتنا ہے  
اس نے سوچا وہ زریان سے صبح خود لے کر اپنی ماں کے پاس جائے گی اور ویسے  
بھی وہ اس کا حق مہر تھا کسی کا صدقہ یا احسان نہیں تھا تو اسے شرمندگی نہیں ہونی  
چاہیے

مجھے وہ لڑکی ہر قیمت پر چاہیے اسی ہفتے تم کچھ بھی کرو لیکن مجھے وہ لڑکی چاہیے ورنہ  
تمہاری زندگی کی کوئی گارنٹی نہیں وہ فون پر چیخ رہا تھا اور سامنے بیٹھی اس کی ماں  
فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی

رات کا نا جانے کون سا پہر تھا جب اسے اپنے کانوں پر گرم سانسیں اور پیٹ پر ایک سخت گرفت محسوس ہوئی سوئی جاگی کیفیت میں اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا یہ خوشبو پچھلے دو دن سے وہ بہت بار اپنے قریب محسوس کر چکی تھی وہ بنا دیکھے پہچان گئی تھی کہ وہ کون ہے

اس نے اپنی سانسیں روک لی گھبراہٹ شرم غصہ کیا۔ کچھ نا۔ تھا اس کا دل کیا اس شخص کو جان سے مار دے جو اس کو کسی پل سکون کا نالینے دیتا تھا غصے سے اس کے جسم میں چیونٹیاں رینگنے لگی لیکن بہت مشکل سے اس نے اپنے آپ پر قابو پایا اور سوتے بن گئی اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ اس کو جتنا دور کرنے کی کوشش کرے گی اتنا پاس آئے گا اس لیے وہ بالکل سوتی بن گئی تاکہ تنگ آ کر خود ہی دور ہو جائے

زریان جو اس کا جاگنا اور سانس روکنا محسوس کر چکا تھا گہرا مسکرایا اور کندھے سے بال ہٹا کر وہاں ہلکے سے اپنے دانت گاڑے

بہت مشکل سے آنانے اپنی چیخ رو کی آنسو ضبط کے باوجود آنکھوں سے بہنے لگے

زریان جو بس اسے تنگ کر رہا تھا ایک دم اسے چھوڑا

کیا اس کا چھوٹا اتنا قابل برداشت تھا

اس نے غصے میں اپنا تکیہ اور کمفرٹر اٹھایا اور صوفے پر جا کر لیٹ گیا

اور بازوؤں آنکھوں پر رکھ لیا یہ بات ہی اس کو غصہ دلانے کے لیے کافی تھی کہ

اس کی بیوی کو اس کی قربت پسند نہیں۔۔۔۔۔ جب کافی دیر تک نیند نہ آئی تو

کمرے سے ہی نکل گیا



بی جان کو صبح صبح ہی اپنی بیٹی سارہ کی کال آئی تھی وہ اپنی فیملی کے ساتھ کچھ دن  
کے لیے حویلی آرہے تھے بی جان اور فائزہ بیگم خوشی سے صبح سے ان کے لیے  
تیا ریاں کر رہی تھی

ہالے کو صبح سے بہت تیز بخار تھا فائزہ بیگم اسے دوائی کے ساتھ زبردستی تھوڑا سا  
ناشتہ کروا کے آرام کرنے کا کہتی باہر آ گئی تھی  
اور اب ملازموں کو ہدایت دے رہی تھی

وہ کمرے سے فریش سا باہر آیا اور ایک نظر گھر میں مچی افراتفری پر ڈالی  
اور سر جھٹک کر دادا جان کے کمرے کی طرف بڑھ گیا  
اس نے دروازے پر دستک دی

آ جاؤ۔۔۔ اندر سے دادا جان کی آواز آئی  
اسلام علیکم۔۔ اس نے سلام کیا

داداجان شاید کہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے سر کے اشارے سے سلام کا

جواب دیا

اور برخوردار خیریت میں تشریف لائے ہیں آپ ورنہ تو آپ کو فرصت ہی نہیں  
اپنے گھر والوں کے لیے اب تو ایک عدد بیوی بھی موجود ہے پھر باہر کون سے  
ایسے کام ہوتے ہیں کہ گھر آنے کا ٹائم ہی نہیں ملتا

وہ آج ہاتھ آیا تھا تو داداجان نے بھی خوب آڑے ہاتھوں لیا

نہیں داداجان ایسی کوئی بات نہیں آپ کو تو پتہ ہے نادبئی میں نیا پراجیکٹ  
اسٹارٹ کیا ہے دلشیر کے ساتھ مل کر بس اس کا کچھ کام یہاں بھی رہتا تھا وہ مکمل  
کرنے میں مصروف تھا اس نے وضاحت دی

ہممم اب کیسے آنا ہوا یہاں داداجان نے مصروف انداز میں پوچھا



جی اجازت چاہیے آپ کی اصل میں دبئی میں ہماری کمپنی میں شروع میں ہی ہم  
دونوں کا ٹائم دینا ضروری ہے اس لیے مجھے دبئی جانا ہے کچھ دنوں کے لئے پلینز  
میرا خواب ہے منع مت کیجئے گا

اچھا چلے جانا لیکن رخصتی کے بعد ہالے کو بھی لے جانا

دادا جان نے شال پہنتے ہوئے کہا

وہ ابھی بہت چھوٹی ہے دادا جان اس لیے میں رخصتی نہیں چاہتا جب وقت آئے  
گا دیکھ لیں گے اس نے بھی صاف منع کر دیا

دیکھو روحان تم میرے پوتے ہو مجھے بہت عزیز ہو اسی طرح وہ بھی میری پوتی  
ہے اور مجھے تم سے زیادہ عزیز ہے

نکاح تو ہو چکا ہے اس لیے میں لوگوں کو باتیں بنانے کا موقع ہر گز نہیں دوں گا

تم جانتے ہو رخصتی کے بغیر میاں بیوی کا ایک ہی گھر میں رہنا کتنا معیوب سمجھا جاتا ہے

اور ویسے بھی ہالے سولہ سال کی ہے اور جب تمہاری بی بی جان کی شادی ہوئی تھی مجھ سے وہ صرف پندرہ سال کی تھیں

---

دادا جان رخصتی بھی کر لیں گے لیکن میرے آنے کے بعد کیونکہ میرا آج جانا بہت ضروری صبح ایک بہت بڑی کمپنی کے ساتھ ہماری میٹنگ ہے -- اجازت دیجئے جلدی آؤنگا میں

اسے بس کسی بھی طرح یہاں سے نکلنا تھا پھر بعد میں وہاں نا کروہ آرام سے اس مسئلے کا حل نکالنا چاہتا تھا دادا جان کو بھی مانتے ہی بنی

پھر تقریباً بارہ بجے کے ٹائم وہ سب سے ملتا شہر کے لیے نکلا بی جان اور ماما تو بہت ناراض ہوئی لیکن وہ ان کو منا کر آیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اتنی جلدی وہ واپس آنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

شام چھ بجے کے قریب وہ زریان کے پاس پہنچا وہ آنا سے بھی ملا جس کا رویہ اس کے ساتھ نارمل تھا نابرا البتہ عزہ کے ساتھ وہ اچھے سے پیش آرہی تھی یہی بات زریان اور روحان کو سکون دے گیا پھر وہاں سے ڈنر کر کے نکلا

زریان اسے ایئر پورٹ چھوڑنے جا رہا تھا پیچھے گاڑی کی گاڑی بھی تھی گاڑی کی خاموشی کو زریان کی آواز نے توڑا

کب تک بھاگو گے حقیقت سے روحان

زریان کی گھمبیر آواز گونجی

کب تک بھاگو گے حقیقت سے روحان

گاڑی میں اس کی گھمبیر آواز گونجی

نہیں بھائی ایسی تو کوئی بات نہیں میں کیوں بھاگوں گا

تم بھول رہے ہو کہ میں تمہیں تم سے زیادہ جانتا ہوں

لیکن پھر بھی تم بتانا نہیں چاہ رہے تو میں تمہیں فورس نہیں کروں گا اچھی بات ہے

خود کو اور اپنے اس رشتے کو ٹائم دو ہالے بہت معصوم ہے

اور مجھے بہت عزیز بھی اسے تکلیف دینے کا سوچنا بھی مت ورنہ میں اپنے بھائی کا

بھی لحاظ نہیں کروں گا زریان نے جیسے اسکی سوچ پڑھ لی تھی اس لیے اسے وارن

کرنا ضروری سمجھا

آپ کو نہیں لگتا آپ کو حویلی جانا چاہیے کب تک بابا سے ناراض رہیں گے وہ

پیشمان ہیں روحان نے بات ہی بدل دی

تم اچھی طرح جانتے ہو مجھے بابا سے کبھی کوئی ناراضگی نہیں رہی ہاں بچپن سے ہماری سوچ نہیں ملتی لیکن اس کے باوجود ہم ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن انہوں نے عزہ کے ساتھ اچھا نہیں اپنی ہی اولاد پر بھروسہ نہیں کیا تم جانتے ہو اگر اس دن میں وہاں نہیں جاتا تو آج عزہ ہمارے ساتھ نہیں ہوتی لیکن وہ خود کو آج بھی صحیح سمجھتے ہیں اور بابا نے ہی ہمیں حویلی سے نکالا تھا سچ کہوں تو میں خود چاہتا ہوں عزہ واپس حویلی چلی جائے وہ یہاں بہت ادا رہتی ہے میں نے دیکھا ہے ان چھ مہینوں میں وہ بہت یاد کرتی ہے بی جان ماما اور ہالے کو

Novelistan

اس نے اپنا دل کھول کے رکھ دیا تھا روحان کے سامنے

ہم انشاء اللہ بابا کو جلد احساس ہو گا۔ روحان نے دل سے دعا دی اور تمہیں پتہ ہے میں نے آنا سے نکاح بھی عزو کی تنہائی دور کرنے کے لیے کیا

اس کی بات پر جن نظروں سے روحان نے اسے دیکھا  
اس کا خوبصورت قہقہہ گاڑی میں گونجا روحان بھی مسکرا دیا



سارہ بیگم اپنے بچوں کے ساتھ آئی تھی ان کے شوہر کو ایک ہفتے بعد آنا تھا  
بی جان تو اپنی بیٹی اور نوازی نوازے سے مل کر بہت خوش ہو رہی تھی باقی سب  
بھی بہت خوش تھے

سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے  
بھابھی آپ کے بچے کہاں ہیں کیا وہ گھر کی روایت بھول گئے ہیں پورے دو سال  
بعد آئی ہوں میں لیکن انہوں نے مجھ سے ملنے کی زحمت نہیں کی  
سارہ بیگم نے طنزیہ لہجے میں شکوہ کیا

ارے نہیں سارہ ایسی بات نہیں اصل میں روحان کمپنی کے کام سے دبئی گیا ہے  
تم تو جانتی ہو زریان زیادہ تر شہر میں رہتا ہے اور اصل میں تمہارے آنے کا اسے  
پتہ نہیں ورنہ ضرور آتا بی جان نے فوراً اپنے پوتوں کی سائیڈ لی

اچھا چھاٹھیک ہے اماں لیکن یہ عزہ اور ہالے کہاں ہیں

عزہ کو کچھ کتابیں اور سامان چاہیے تھا اس لیے وہ زریان کے ساتھ شہر گئی ہے کل  
تک میں جا کر اسے لے آؤنگا اور ہالے کو صبح سے ہی بخار ہے

اس سے پہلے کہ کوئی اور جواب دیتا۔۔۔ عالم صاحب سرسری سا بتا کر کھانا  
کھانے لگے

جب کے بی جان اور فائزہ بیگم نے بے یقینی سے انہیں دیکھا تھا کیا وہ سچ کہہ رہا تھا  
ہاں عالم صاحب کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے

سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی





رات بھی وہ روحان کو ائیر پورٹ چھوڑ کر بہت دیر سے گھر آیا تھا لیکن اپنے  
کمرے میں جانے کی زحمت نہیں کی کیونکہ وہ کل رات کی حرکت بھولا نہیں تھا  
وہ اسٹڈی میں ہی کام کرتے کرتے سو گیا تھا صبح اس کی آنکھ دس بجے کے قریب  
کھلی وہ اٹھا وہی سے ہی ایک ڈریس نکال کر فریش ہونے چلا گیا

تھوڑی دیر بعد براؤن تھری پیس می وہ خوشبوؤں میں نہایا باہر آیا اور ڈریسنگ  
ٹیبیل کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہونے لگا تیار ہو کر اس نے اپنی واچ موبائل اور  
گاڑی کی چابی اٹھائی اور نیچے بڑھ گیا  
لاؤنج میں وہ دونوں بیٹھی باتوں میں مصروف تھی

عزو آپ کالج کیوں نہیں گئی۔۔۔ اس نے آنا کو پوری طرح  
اگنور کیا اور عزمہ سے مخاطب ہوا

جی بھیا بس آج دل نہیں کیا اس لیے نہیں گئی لیکن میں کلاس میٹ سے نوٹس  
لے کر کور کر لوں گی۔۔ آپ فکر نہ کریں

اس نے مسکرا کر اسے مطمئن کیا

زریان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس دوران اس نے آنا کو دیکھنا بھی  
گوارا نہیں کیا بوسہ دے کر اس کا گال تھپتھپایا اور باہر کی طرف بڑھ گیا  
ابھی وہ پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ چوکیدار نے مین  
گیٹ کھول دیا اور ایک گاڑی آکر اس کے پاس رکی  
اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا کل ہی تو اس نے روحان سے بابا کی بات کی  
تھی

اور آج وہ اس کے سامنے اس کے گھر میں کھڑے تھے  
وہ جا کر بابا کے گلے لگ گیا بابا نے اس کا شاننا تھپتھپایا

وہ قد میں عالم صاحب سے ایک انچ اونچا ہی تھا اور آج جس مقام پر وہ تھا انہیں  
اپنے دونوں بیٹوں پر فخر تھا

کیسے ہیں بابا آپ آنے سے پہلے بتا دیا ہوتا تو میں آپ کو لینے آ جاتا وہ خوشی سے  
بولا

اور ان کو لیے اندر بڑھا

لاؤنج میں پہنچتے جیسے ہی عزمہ کے ساتھ بیٹھی آنپرا سکی نظر پڑی اسے شدت سے  
اپنی غلطی غلطی کا احساس ہوا وہ تیار نہیں تھا کسی بھی چیز کے لیے

عزمہ۔۔۔۔۔  
Novelistan

وہ جو باتوں میں مصروف تھی اس آواز پر جھٹکے سے اٹھی اور مڑ کے حیرت سے  
اپنے باپ کو دیکھنے لگی

کیا وہ سچ میں اس کے سامنے تھے کتنا یاد کیا تھا ان چھ مہینوں میں اس نے اپنے بابا کو اس کے قدموں نے ہلنے سے انکار کر دیا اس سے ایک قدم آگے نابڑھایا گیا

وہ ویسے ہی کھڑی رہی آنسوؤں نے رکنے سے انکار کر دیا

عالم صاحب آگے آئے اور اسے سینے میں چھپا لیا

باپ کا لمس ملتے ہی وہ بلک بلک کر رونے لگی

بابا مجھے معاف کر دیں بابا مجھے لے جائیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز میں

آئندہ کبھی بھی آپ سے کچھ نہیں چھپاؤنگی

میرا یقین کریں وہ سب جھوٹ تھا میں نے کچھ نہیں کیا تھا

وہ روتے روتے اپنے باپ کو یقین دلارہی تھی

میری جان میں بہت شرمندہ ہوں تم مجھے معاف کر دو

بیٹا اپنے بابا کو معاف کر دو

وہ اسے سینے سے لگائے اپنی بیٹی سے معافی مانگنے لگے  
نہیں بابا آپ سب سے اچھے بابا ہیں پلیز مت بولیں کچھ بھی  
آنا تو یہ سب دیکھ کر ہی حیران تھی بہت سارے سوال تھے اس کے ذہن میں  
لیکن وہ تو ایک باپ کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کے لیے محبت دیکھ کر رشک کرنے  
لگی

اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ آنکھوں میں آنسو آگئے  
عالم صاحب عزہ کو لیے صوفے پر بیٹھ گئے زریان بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا لیکن  
نظریں آنا پر ہی ٹکی تھی جو بہت حسرت سے عزہ اور بابا کو دیکھ رہی تھی  
میں عزہ اور تمہیں لینے آیا ہوں چلو گھر چلو سب تم لوگوں کا انتظار کر رہے  
ہیں۔۔۔ عالم صاحب نے کہا

زریان نے اسی لمحے بابا کو بتانے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ چھپانے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی

بابا مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کیجئے گا اس نے التجاء کی عالم صاحب نے غور سے اسے دیکھا

زریان اٹھا اور آنا کا ہاتھ تھا متا بابا کے سامنے لے آیا  
بابا یہ میری بیوی ہے چار دن پہلے ہی ہمارا نکاح ہوا ہے بس  
کچھ ایمر جنسی کی وجہ سے میں آپ کو بتا نہیں سکا مجھے معاف کر دیجئے  
وہ گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھتا ان کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگا  
عالم صاحب جو اتنی دیر سے اسے آنا کی دوست سمجھ رہے تھے زریان کی بیوی  
کے روپ میں دیکھ کر غصہ سے لال ہو گئے

ایک بار پھر اس نے ہمیشہ کی طرح ان سے کچھ پوچھنا ضروری نہیں سمجھا

اور اپنی من مانی کی

جب تمہیں سب کچھ خود ہی کرنا تو ماں باپ کی کیا ضرورت ہے بیٹا۔۔۔ انہوں  
نے کہا تو لہجہ کافی سرد تھا

نہیں باب۔۔ اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا اسے آنا کی آواز سنائی دی

آپ کے بیٹے نے زبردستی نکاح کیا ہے مجھ سے مجھے میری شادی میں سے اغوا  
کر لیا تھا اور اپنے گھر میں بندی بنا کر رکھا

اسے موقع ملا تھا تو وہ کیسے گنوا تی اس لیے ساری حقیقت عالم صاحب کے سامنے  
رکھ دی

انہوں نے قہر بار نظروں سے زریان کو دیکھا اور عزم کا ہاتھ پکڑے اسے لیے  
گاڑی میں بیٹھ گئے زریان نے انہیں روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ چلے گئے



زریان نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا جس کے آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ ساتھ  
مسکراہٹ بھی تھی اس کا دل کیا اس لڑکی کو جان سے مار دے

لیکن ضبط کر کے گاڑی میں بیٹھا اور خود بھی نکل گیا

اگر وہ رکتا تو یقیناً بہت بڑا نقصان ہو جاتا اس لیے وہ گھر سے ہی باہر نکل گیا

سب کے جانے کے بعد آنا بھی دوسری گاڑی میں آکر بیٹھ گئی تو ڈرائیور نے  
خاموشی سے گاڑی چلا دی شاید اسے پہلے ہی زریان نے سمجھایا تھا اس لیے آج  
کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی

Novelistan

وہ جیسے ہی دبئی ایئر پورٹ سے باہر نکلا ہر کوئی مڑ مڑ کر اسے دیکھ رہا تھا بلو جینز کے  
ساتھ وائٹ شرٹ پہنے بکھرے بالوں کے ساتھ وہ بہت وجیہ لگ رہا تھا اوپر  
سے اس کے بھینچے ہوئے ٹوٹوں کی وجہ سے ابھر تاڈمپل سب کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا

آپ جانتے ہیں آپ کے پوتے نے کیا گل کھلایا ہے شہر میں  
شروع سے ہی اس کی ہر ضد پوری کر کے آپ لوگوں نے اسے خود سر بنا دیا ہے  
آج اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہر بار اپنی مرضی کرتا ہے  
کسی کی بیٹی کو زبردستی اغوا کر کے نکاح کیا ہے اس نے۔۔۔

کچھ دیر پہلے ہی وہ عزمہ کو لے کر حویلی پہنچے تھے سب لوگ عزمہ سے مل کر بہت  
خوش ہوئے تھے ہالے تو عزمہ کو دیکھ کر ہی ٹھیک ہو گئی تھی بی جان اور ماما کی خوشی  
کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں تھا سارہ بیگم عاشر اور نیہا کے ساتھ اپنی نند کے گھر گئی تھی  
ملنے اس لیے ان سے ملاقات نہیں ہو سکی  
تھوڑی دیر کے بعد ہالے اور عزمہ کو عالم صاحب نے کمرے میں بھیج دیا تھا

اب وہ سب پر بھڑک رہے تھے

کل کو لوگ آکر ہم پر سوال کریں گے کیا ایسی پرورش کی تھی ہم نے اس کی کسی  
کی بہن بیٹی کو یواغواء کرے

اگر وہ لڑکی اسے پسند تھی بھی تو ہم سے بات کر سکتا تھا کیا ہم نے کبھی کسی چیز کے  
لیے اسے منع کیا ہے

ان کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا  
بی جان اور دادا جان عالم کا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہے تھے  
جبکہ فاترہ بیگم سر جھکائے بیٹھی تھی

کیونکہ وہ سب پہلے سے جانتی تھی انہوں نے زریان سے کہا بھی تھا کہ اپنے دادا  
جان اور بابا سے اجازت لے کر کرو لیکن جس قدر جلدی میں سب ہوا اس نے  
سب کو بعد میں منانے کا سوچا تھا اسے نہیں پتہ تھا معاملہ اتنا بگڑ جائے گا  
اسے اور اس کی بیوی کو حویلی بلاؤ۔۔ دادا جان نے فیصلہ سنایا

-- جو عالم صاحب کو تو ہر گز پسند نہیں آیا

نہیں بابا اب اس کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں وہ اس حویلی میں نہیں آئے گا

میری والی غلطی مت دہراؤ عالم ایسا ناہو میری طرح خالی ہاتھ رہ جاؤ

انہوں نے اسے بہت کچھ باور کروایا تو وہ خاموش ہو گئے

ٹھیک ہے جو مرضی آئے کریں آپ لوگ وہ کہہ کر حویلی سے نکل گئے

وہ اپنے گھر آئی تھی ناراضگی اپنی جگہ لیکن اس حالت میں وہ رائے بیگم کو اکیلا  
نہیں چھوڑ سکتی تھی

لیکن اس کے گھر میں ایک دوسرے فرد کا اضافہ دیکھ وہ چونکی تھی

پھر امی نے بتایا کہ وہ زریان کے گھر کام کرنے والی ریشماں کی بہن ہے رشیدہ بیوہ  
ہیں اس کی ایک بیٹی بھی تھی آٹھ سال کی وہ بہت باپردہ خاتون تھی اور رائے بیگم

کا اکیلے رہنا بھی ٹھیک نہیں تھا اس لیے زریان نے اس کو انکے گھر رکھوایا تھا تا کہ  
تنہائی کا احساس بھی نہ ہو اور اس عورت کا بھی بھلا ہو جائے

ان کے بار بار منع کرنے کے بعد بھی گھر کی ہر ضرورت کا سامان اس نے رکھوایا  
تھا

زریان نے تو انکو کہا تھا کہ ساتھ چل کے ان کے ساتھ رہیں لیکن وہ راضی نہیں  
ہوئی۔۔

یہ سب سن کے اسے اپنی صبح والی حرکت پر افسوس ہوا لیکن سر جھٹک دیا اس  
نے کچھ غلط تو نہیں کہا تھا جو سچ تھا صرف وہ بتایا تھا  
تھوڑی دیر وہ ان کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مصروف رہی

امی اٹھیں ہمیں اسپتال جانا ہے اس نے اپنی ماں سے کہا۔۔

ارے بیٹا کل ہی تو مجھے زریان ایک بہت بڑے ہسپتال لے کر گیا تھا دوائی بھی لی  
ڈاکٹر نے کہا کہ اگر پر اپر میڈیسن لونگی اور خوش رہوں گی تو جلدی ٹھیک ہو  
جاؤنگی تم پریشان مت ہو

وہ تو زریان نامے سے ہی تنگ آگئی تھی

اسے کیا لگتا تھا یہ سب کر کے وہ میرے دل میں جگہ بنالیا تو غلط فہمی ہے اس کی  
وہ کچھ بھی کر لے لیکن میری نفرت کم نہیں ہوگی کیونکہ وہ مرزا خاندان کا ہے  
اس نے سوچ لیا تھا اس کا ایک ایک روپیہ ادا کر دے گی

اس نے دل میں سوچا اور رات بے بیگم سے مل کے گھر سے نکل آئی  
ڈرائیور کو اس نے پہلے ہی بھیج دیا کہ وہ خود کال کر کے بلا لے گی لیکن بعد میں  
خیال آیا کہ اس کے پاس فون ہی نہیں

اس لیے وہ کال نہیں کر سکی اور رکشہ میں بیٹھ کر گھر کے لیے نکل گئی

ابھی آدھے راستے پر ہی پہنچے تھے کہ ایک گاڑی نے ان کا راستہ روک لیا اور  
اس میں سے پانچ ہٹے کٹے مرد نکل آئے جن کے ہاتھ میں گن تھی  
رکشے والے کے ساتھ ساتھ وہ بھی گھبرا گئی اس نے فوراً اپنا منہ چھپا لیا دوپٹے سے  
ان میں سے ایک آدمی آگے آیا اور اسے کچھ سمجھنے کا موقع دیئے بنا بازو سے  
دبوج کر کھینچتے ہوئے گاڑی کے بیک سیٹ پر پھینکا  
وہ چیختی رہ گئی لیکن ان میں سے ایک نے اس کے منہ پر ٹیپ لگا دیا اور گاڑی اپنے  
راستے پر چلنے لگی  
رکشے والا تو گن دیکھ کر ہی چپ ہو گیا تھا

وہ آفس میں کسی فائل میں پوری طرح غرق تھا موبائل بیپ بھی اس نے نام  
دیکھا تو سیکنڈ سے پہلے کال اٹھائی یقیناً خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل چکی ہے



السلام علیکم داداجان

وعلیکم السلام بر خوردار کل شام سے پہلے پہلے آپ کو حویلی میں موجود ہونا ہے  
اپنی بیوی کے ساتھ

اپنی بات کہ کر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا داداجان نے کھٹاک سے کال کاٹ دی  
داداجان نے کہا تھا تو لازمی جانا تھا

کچھ سوچ کر وہ گھر کے لیے نکل گیا



تمہیں نہیں آنا چاہیے تھا یار میں سنبھال لیتا یہاں

دلشیر نے اس سے کہا جو کافی بنا رہا تھا اپنے لیے

بس یار دونوں مل کے کریں گے تو زیادہ اچھا کام ہوگا

اور تم کیوں بار بار میرے آنے پر شکوہ کر رہے جیسے یہاں ملائکہ کو بلانے کا ارادہ  
ہو تمہارا

دلشیر کی بار بار کی رٹ پر تو اسے غصہ ہی آگیا

استغفرُ اللہ ایسے برے دن تو میرے آئے نہیں ہاں البتہ تم ہالے بھا بھی کو بلانا  
چاہو تو بلا لو میں چلا جاتا ہوں

دلشیر نے بھی حساب برابر کیا

اس سے پہلے کے میں تمہارا گلا دبا دوں شکل گم کرو اپنی

اس نے غصہ سے کہا

ایک تو اس معصوم کا خیال اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا اسی سے بھاگ کر تو  
یہاں چلا آیا تھا

اور یہاں بھی اسی کا زکرا سے غصہ دلا گیا

اچھا اچھا چل ان کو چھوڑو زائش کو بلا لو آخر کو دل کا قرار ہے وہ آپکے

روحان نے کھینچ کر تھپڑ اس کی گدی میں مارا

دلشیر بچار تو گردن سہلا کر رہ گیا

اسے اس قدر ظلم کی امید ہر گز نہیں تھی۔۔۔



وہ لوگ اسے ایک کھنڈر نما گھر میں لائے تھے اسے سب نظر آرہا تھا لیکن بول

نہیں پار ہی تھی آنسو آنکھوں سے بہنے لگے

اسے کھینچ کر گاڑی سے باہر نکالا اور آگے چلنے کا اشارہ کیا وہ بہت ڈر گئی تھی وہ ان

کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے آگے چلنے لگی

اس کے دل سے پورے راستے میں بس ایک ہی دعا نکلی اللہ پاک بس کہیں سے

بھی زریان کو بھیج دیں

ان حبشی نما مردوں کے بیچ اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی  
اوپر سے انکے ہاتھ میں موجود گن نے باقی کی کسر پوری کر دی تھی وہ بہت مشکل  
سے کانپ رہی تھی اس سے اپنا وجود اٹھانا بھی مشکل ہو گیا۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ اس نے زائش کو خود سے دور کرتے غصے میں پوچھا  
میں نے سنا تم دبئی آئے ہو تو سوچا تم سے مل۔ لوں میں بھی یہاں دوستوں کے  
ساتھ گھومنے آئی تھی اس نے اپنے بالوں کو جھٹکتے ایک ادا سے کہا  
وہ صبح ہی صبح اس کے اپارٹمنٹ میں موجود تھی دلشیر تو صبح ہی چلا گیا تھا  
وہ گہری نیند میں تھا کہ ڈور بیل کی آواز پر اٹھا دروازہ کھولا تو سامنے پنک ٹاپ اور  
بلیو جینز میں زائش کھڑی تھی وہ آکر اس کے گلے لگ گئی

گلے تو وہ پہلے بھی لگتی تھی نا جانے کیوں اس بار روحان کو اس کی یہ بے باکی ایک  
آنکھ نہیں بھائی

ناجانے اس کا ایڈریس اس لڑکی کو کس نے دے دیا تھا وہ فلحال اکیلے رہنا چاہتا تھا  
لیکن ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا  
اب کیا گھورتے ہی رہو گے مجھے۔۔۔۔

زائش نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور اسے ہٹا کر اندر آگئی  
وہ بھی دروازہ بند کرتا اس کے پیچھے آیا اور لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا  
وہ گھر کا معائنہ کرنے لگی  
یہ دو کمروں کا ایک چھوٹا مگر بہت خوبصورت اپارٹمنٹ تھا دو کمرے اور بڑا سا  
لاؤنج تھا صاف ستھرا اوپن کچن بہت خوبصورت تھا  
بڑا پیارا گھر ہے تمہارا اس نے تعریف کی۔۔

میرا نہیں دوست کا ہے  
ہممم۔۔۔

تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو روحان کوئی پروہلم ہے کیا اس نے روحان کے ہاتھ  
تھام کے معصومیت سے پوچھا

کتنے دنوں سے وہ اس کے ڈرامے برداشت کر رہی تھی

یار اگنور نہیں کر رہا کام بڑھ گیا ہے بلکل ٹائم نہیں مل پاتا اس نے ہاتھ چھڑا کے  
کچن میں جاتے کہا

کیا پیو گی۔۔۔ اس نے زائش کا دھیان بٹانے کے لیے پوچھا  
کچھ نہیں یار چلو باہر چلتے ہیں۔۔۔ زائش نے اسے کچن سے باہر نکالا  
چلو تم بیٹھو میں دس منٹ میں ریڈی ہو کر آتا ہوں وہ اسے لاؤنج میں بٹھا کر  
کمرے میں چلا گیا

روحان جانتا تھا اب وہ اسے بلکل نہیں چھوڑنے والی اور بند گھر میں اس کے ساتھ  
اکیلے رکننا مناسب نہیں لگ رہا تھا اس لیے باہر جانا ہی زیادہ لگا

زائش روحان کی کلاس فیلو تھی ان دونوں میں شروع سے ہی دوستی تھی یہ دوستی  
محبت میں کب بدلی اسے پتہ ہی ناچلا پچھلے دیرھ سال سے وہ دونوں ریلیشن میں  
تھے

اور روحان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سے شادی کرے گا



وہ سیدھا گھر پہنچا تھا لیکن وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی

اس نے پورا گھر چھان مارا وہ کہیں نہیں تھی وہ بھاگتا ہوا گیٹ پہ کھڑے گارڈز  
کے پاس آیا اس سے پوچھنے

جی سر بیگم صاحبہ تو آپ کے جاتے ہی کریم (ڈرائیور) کے ساتھ اپنی امی کی  
طرف گئی ہیں اور کریم کو واپس بھیج دیا انہوں نے کہا کہ وہ خود کال کر کے کریم کو  
بلا لیں گی



گارڈ کی بات سن کر اس نے رائمہ بیگم کو کال کی  
السلام علیکم چاچی کیسی ہیں آپ کال اٹھاتے ہی زیریان سے حال دریافت کیا  
وعلیکم السلام بیٹا بالکل ٹھیک ہوں آنا کے ساتھ تم بھی چکر لگاتے  
جی میں تھوڑا مصروف تھا اس وقت آپ آنا سے کہیں ریڈی  
رہیں میں 30 منٹ میں پہنچ رہا ہوں اللہ حافظ  
وہ کہہ کر کال کاٹنے لگا لیکن ان کی بات پر رک گیا  
کیا اسے سننے میں غلطی ہوئی تھی؟  
کیا کہا آپ نے پلینز دوبارہ کہیے گا  
بیٹا آنا تو دو گھنٹے سے زیادہ ہو گئے گھر سے نکلی ہے رشیدہ کی بیٹی نے بتایا کہ اس نے  
رکشے والے کو تمہارے گھر کا ایڈریس بتایا تھا تو اسے اب تک تو پہنچ جانا چاہیے تھا  
رائمہ بیگم تو پریشان ہی ہو گئی

میں آرہا ہوں ابھی آپ کے پاس کہہ کر اس نے کال کاٹ دی  
اگر تمہاری بیگم صاحبہ آئے تو سب سے پہلے مجھے کال کر کے بتانا اوکے اس نے  
گارڈ کو ہدایت دی اور اپنی گاڑی میں بیٹھتا گاڑی زن سے بھگالے گیا  
اس کے گارڈز کی ایک گاڑی اس کے پیچھے ہی تھی ٹینشن اے اس کا برا حال تھا  
تیس منٹ کا راستہ پندرہ منٹ میں طے کرتا وہ ان کے پاس پہنچا تھا  
کہاں جاسکتی ہے وہ اس کی کوئی دوست کوئی بھی جس کے پاس وہ جاسکتی ہو پلیز  
بتائیں مجھے  
بے چینی اس کے ہر حرکت سے ظاہر ہو رہی تھی  
رائمہ بیگم بھی بہت پریشان تھی

زریان بیٹا اسکی کوئی دوست نہیں ناہی وہ آج تک کبھی کہیں گئی ہیں ایسے میرا دل  
گھبرا رہا ہے میری آنا کے ساتھ کچھ ہونا گیا ہو رشیدہ کی بیٹی بتا رہی کہ جس رکشے  
والے کے ساتھ گئی تھی وہ تین گلی چھوڑ کر ہی رہتا ہے میں

رکو میں زرا اس کے گھر جا کر پوچھ کے آتی ہوں میری بچی کسی مصیبت میں ناہو وہ  
پریشانی سے چادر کے لیے اٹھی

چاچی آپ بیٹھے میں کرتا ہوں کچھ وہ جہاں بھی ہوگی ٹھیک ہوگی زریان نے  
انہیں کندھوں سے تھام کر بٹھایا

اس نے اپنے گارڈ کو کال ملائی رشیدہ اور اسکی آٹھ سالہ بیٹی ایک کونے پر بیٹھی  
پریشانی سے یہ سب دیکھ رہی تھی

اگر تم نے جان بوجھ کر مجھے تنگ کرنے کے لیے یہ حرکت کی ہے تو میں تمہیں  
پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا اور ایسی سزا دوں گا دوبارہ کچھ کرنے کا سوچو گی بھی  
نہیں

وہ خیالوں میں ہی اس سے مخاطب تھا دس منٹ ہی گزرے تھے اسے اپنے گارڈ  
کی کال آئی

زریان نے رائٹم بیگم اور شیدہ کو کمرے میں بھیج دیا  
اور کچھ ہی سیکنڈ میں اس کا گارڈ ایک شخص کو

کالر سے پکڑ کر کھینچا ہوا اس کے پاس لے کر آیا وہ بہت ڈرا ہوا تھا وہ شکل سے ہی  
شریف لگ رہا تھا لیکن اس کی بیوی غائب تھی کوئی چھوٹی بات نہیں

تین بجے کے ٹائم تمہارے رکشے میں ایک اکیلی لڑکی بیٹھی تھی کہاں چھوڑا اس کو  
تم نے

اس نے سر دلہے میں پوچھا

وہ بچار اٹوٹے کی طرح سب بتاتا چلا گیا

اور یہ سب سن کر زریان کی گردن کی تھیں ابھر گئی مٹھیاں بھینچ کر اس نے اپنے  
آپ کو قابو کرنے کی کوشش کی

صاحب میں نے اس کی گاڑی کا نمبر لکھ کے رکھا تھا میرا کوئی قصور نہیں میرے  
چھوٹے چھوٹے بچے ہیں مجھے جانے دیں

رکشے والے نے ایک چھوٹا سا کاغذ زریان کی طرف بڑھاتے ہوئے ہاتھ جوڑے  
اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کو کہا

رکشے والا تو اپنی جان بچنے پر ہی خدا کا شکر ادا کرتا نکل گیا

مجھے اگلے دس منٹ تک اس بندے کے ساتھ ساتھ آنا کالو کیشن چاہے ورنہ

گیارہویں منٹ تم میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا

اس کی دھاڑ سن کر ہی گارڈ نے وہ کاغذ پکڑا اور نکل گیا  
ان کے نکلتے ہی رشیدہ کو رائتمہ بیگم کا خیال رکھنے کا کہتے وہ خود بھی اسے ڈھونڈنے  
نکل گیا



روحان نے پورا دن زائش کے ساتھ گزارا اب وہ اسے چھوڑے جا رہا تھا  
روحان ہم شادی کب کریں گے  
زائش کے سوال پر ایک پل کو روحان کے ہاتھ تھمے لیکن دوسرے ہی پل اس  
نے خود کو نارمل کر لیا تھا  
بس ایک ضروری کام رہتا ہے وہ ہو جائے پھر بہت جلد میں تمہیں اپنے نکاح میں  
لوں گا میں اپنی فیملی کو تمہارے گھر بھیجوں گا

اوہ لو یو روحان وہ لاڈ سے اس کے بازوؤں سے لگ گئی روحان کو عجیب لگا اس کا  
یوں چپکنا

اچھا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے سیدھی بیٹھو

یار ورنہ ڈرائیو نہیں ہو پائے گی مجھ سے

دیکھو زائش تم میری عادت اور پسند سے واقف ہو

میں نے کبھی تم پہ روک ٹوک نہیں کیا لیکن اب جب ہم شادی کرنے والے ہیں  
اچھا ہے کہ تم اس طرح کی ڈریسنگ چھوڑ دو جس میں جسم واضح ہو اور اس طرح  
اکیلے کہیں بھی آنا جانا مجھے نہیں پسند اپنے شہر میں تو ٹھیک ہے لیکن فیملی کے بغیر  
لڑکی کا ملک سے باہر گھومنا مجھے نہیں پسند

ہاں تم میرے ساتھ اپنی فیملی میمبر کے ساتھ کہیں بھی جاؤ مجھے کوئی اعتراض  
نہیں اس نے بہت تحمل کے ساتھ اپنی بات زائش کے سامنے رکھی



اس کی بات پر زائش مسکرا دی

تم مجھے پہلے بتاتے تو میں تمہارے لیے خود کو بدل لیتی لیکن ابھی بھی وقت ہے  
۔۔۔ میں بالکل ویسی ہو جاؤنگی جیسی تم چاہتے ہو  
زائش کے مان جانے پر اسکے دل میں ڈھیروں سکون اتر گیا۔۔۔

اسے یہاں بند ہوئے دو گھنٹے ہو گئے تھے جو لوگ اسے اغوا کر کے لائے تھے وہ  
اسکا ہاتھ باندھ کر ایک کمرے میں بند کر کے چلے گئے تھے جہاں صرف کاٹ کباڑ  
تھا

روتے روتے اس کی آنکھیں سو جھ گئیں تھیں  
اس کے دل نے بار بار زریان کو پکارا تھا اسے کتنی ہی نفرت صحیح لیکن وہی تو اس کا  
محرم تھا

اسے دروازے کے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی  
اب ناجانے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا وہ گھبرا کے کھڑی ہو گئی  
سوائے عزت کے اس کے پاس تھا ہی کیا وہ کسی بھی قیمت پر اپنی عزت پر آنچ  
نہیں آنے دے سکتی تھی  
کسی نے دھاڑ سے دروازہ کھولا تو آنانے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی۔۔

وہ سب لوگ لاونج میں ہی بیٹھے تھے شام کے ٹائم  
سب عزمہ کے آنے پر بہت خوش تھے عزمہ اور ہالے کی تو باتیں ہی ختم نہیں ہو  
رہی تھی باقی سب بھی ان کو دیکھ دیکھ مسکرانے لگے تھے  
صاحب جی وہ حسن ملک کے پوتے خرم ملک اور ان کی والدہ آئی ہیں  
آپ سے ملنے

میں نے ان کو ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا ہے

ملازمہ نے انہیں اطلاع دی

جبکہ خرم ملک کے نام پر عزمہ کارنگ متغیر ہو گیا تھا ہاتھ پیر کپکپانے لگے تھے اسکی  
۔۔۔ آنکھیں ڈرو خوف سے پھیل گئی تھی

۔ کیا جس چیز سے زریان اسے بچا کر لے گیا تھا وہ سب کچھ دوبارہ ہونے والا تھا

اس نے بند ہوتی آنکھوں سے سب کو دیکھا

کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا

دادا جان اور بابا ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے ڈرائنگ روم میں چلے گئے  
تھے

آپو۔وووو۔۔۔۔۔ہالے کی چیخ پر سب نے اس کی طرف دیکھا تو وہ عزہ کے  
بے ہوش وجود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی فائزہ بیگم بھاگتی ہوئی بیٹی کے  
پاس پہنچی اور اسے تھام کر صوفے پر لٹایا

۔۔۔۔۔بی جان کا تو دل پر ہاتھ پڑا تھا

عزہ کو بے ہوش دیکھ سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے بی  
ہالے تو رونے لگ گئی تھی فائزہ بیگم پریشانی سے عالم صاحب کو بلانے لگی  
مامی کیا ہوا ہے سب خیریت تو ہے؟

عاشق جو اسی وقت نیہا اور سارہ بیگم کو لے کر آیا تھا

فائزہ بیگم کو پریشانی سے بھاگتے دیکھ پریشانی سے پوچھنے لگا

بیٹا وہ عزہ بے ہوش ہو گئی ہے صبح ہی تو آئی ہے نا جانے میری بچی کو کیا ہو گیا ہے  
بے ہوش ہو گئی

وہ روتے ہوئے بتانے لگی

مامی چلیں پریشان مت ہو میں ڈاکٹر کو کال کر دیتا ہوں

اس نے ان کو تھاما اور ڈاکٹر کو کال کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر آ گیا تھا

دیکھیں یہ ڈر کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی اور یہ بہت ویک بھی ہیں پریشانی کی

کوئی بات نہیں آپ کو شش کریں ایسا کچھ بھی نا ہو جس سے یہ ڈر جائیں

میں نے طاقت کی کچھ دوائیاں لکھ دی ہیں آپ پر اپر ٹائم پہ کھانے کے بعد دیجئے

انشاء اللہ بہتر ہو جائیگی

ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا تو سب نے سکون کا سانس لیا

لیکن ہالے کی سوسو کی آواز اب بھی جاری تھی



کہیے کیسے آنا ہوا

دادا جان نے بیٹھتے ہوئے پوچھا

عالم صاحب بھی دادا جان کے ساتھ ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے تھے

جی ہم اپنی امانت کے کر جانا چاہتے ہیں اس لیے تاریخ لینے آئے ہیں تھوڑی دیر پہلے ہی ہمیں پتہ چلا کہ آپ کی بیٹی گھر آچکی ہے۔۔۔ فریدہ بیگم نے نخوت سے کہا

بہن جی آپ میرے گھر آئی مجھے خوشی ہوئی اور میری بیٹی صرف میری بیٹی ہے کسی کی امانت نہیں جو بات پہلے کبھی ہوئی تھی وہ ختم ہو چکی عالم صاحب نے بات ہی ختم کر دی

عالم صاحب اگر یاد ہو تو آپ نے زبان دی تھی کہ آپ اپنی بیٹی عزہ کا نکاح آپ مجھ سے کروائیں گے اور یہ نکاح ہو بھی جاتا اگر آپ کا بیٹا زریان اسے یہاں سے

غائب نا کروادیتا اب جب آپ کی بیٹی آپ کے پاس لوٹ کر آچکی ہے تو اپنی کہی  
--- بات پوری کریں

--- آخر مرزا خاندان کا خون اتنا کمزور تو کبھی نہیں رہا کہ اپنی بات سے مکر میں  
خرم ملک نے عالم صاحب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تمسخر اڑاتی نظروں  
سے کہا

خرم ملک میں انکار کرتا ہوں میں اپنی بیٹی کا رشتہ تم سے کبھی نہیں کرونگا  
--- جو کر سکتے ہو کر لو

عالم صاحب نے بھی اسی کے انداز میں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا  
انکے صاف انکار پر خرم ملک اور اس کی والدہ کو صاف اپنی بے عزتی محسوس ہوئی  
غصہ سے انکا چہرہ لال ہو گیا

جب کے دادا جان مطمئن انداز میں خاموشی سے بیٹھے سب سن رہے تھے



آپ کی بیٹی اتنی پاکدامن تو نہیں جو اتنا غرور دکھا رہے ہیں آپ آخر کو آدھی رات کو میرے بیٹے کے ساتھ پکڑی گئی تھی ہم نے آپ کی عزت رکھنے کے لیے یہ بات کسی کو نہیں بتائی اور آپ ہمیں ہی بے عزت کر رہے فریدہ بیگم (خرم کی والدہ) نے چیختے ہوئے کہا

ارے کون کرے گا اس بد کردار سے شاد۔۔۔۔۔

عزہ بیوی ہے میری۔ آئندہ اس کا نام اپنی زبان پر بھی مت لانا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بولتی

عاشر کی بات پر ڈرائنگ روم میں موت کا سناٹا چھا گیا تھا  
خرم ملک کی غصے سے گردن کی رگیں ابھر آئی تھی

اس نے خونخوار نظروں سے پیچھے مڑ کر ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف  
۔۔۔ دیکھا جہاں عاشر کھڑا تھا

وہ چلتا ہوا ان کے پاس آیا اور ہاتھ کے اشارے سے باہر کاراستہ دکھایا

جب کے دادا جان اور بابا حیرانگی سے عاشر کو دیکھ رہے تھے

دیکھ لو نگا میں تم سب کو میرے ساتھ دھوکا کرنے کا انجام بہت برا ہو گا اس کی سزا تو تم سب کو مل کر رہے گی۔۔

وہ چیختے ہوئے وہاں سے اپنی ماں کو لیے نکل گیا

یہ سب کیا تھا عاشر دادا جان نے سب سے پہلے پوچھا

جبکہ عالم صاحب کو عاشر پہ بہت غصہ آرہا تھا جیسے وہ ان کی بیٹی کو اپنی بیوی کہہ سکتا تھا

نانا جان 'ماموں جان مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے پلینز مجھے غلط مت سمجھیے گا

وہ انکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

دادا جان مجھے اس وقت جو صحیح لگا وہ کہہ دیا ورنہ وہ آئے روز یہاں آجاتا اور آپ  
سب کو تنگ کرتا اور عزم بھی کب تک ڈرڈر کر رہے گی آخر۔۔ اس نے پریشانی  
سے کہا

لیکن بیٹا گاؤں میں یہ بات پھیل جائے گی کہ عزم کا نکاح ہو چکا ہے تو اس کے  
رشتے نہیں آئے گے

میں عزم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں  
اس نے نظریں جھکائے دونوں کے سروں پر بم پھوڑا  
عالم صاحب نے بے یقینی سے اپنے بھانجے کو دیکھا  
میں جانتا ہوں میرے پاس آپ لوگوں جتنی دولت نہیں لیکن میں اسے خوش  
رکھوں گا

اور اس کی شادی کہیں نا کہیں تو کروائیں گے نا آپ لوگ تو ایک بار میرے  
بارے میں سوچے کیونکہ اس کے لیے بھی یہی بہتر ہے ان سب سے دور جانا بہتر  
ہے --

آپ لوگ آرام سے سوچ لیجئے مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ کا ہر فیصلہ قبول ہے

----

اگلے دس منٹ سے پہلے ہی اس کے پاس ڈیٹیلز کے ساتھ لوکیشن بھی تھا اس نے  
سیکنڈ بھی دیر کئے بغیر گاڑی اس طرف بھجائی تھی  
یہ تو طے تھا جو بھی سامنے آیا وہ جان سے جائے گا یہ سوچ ہی اسے جلانے کے  
لئے کافی تھا کہ اس کی عزت کو ہاتھ لگانے کی ہمت کیسے کی دشمنوں نے اب وہ  
سب جلا کر راکھ کر دے گا

اس کے گارڈز بھی اس کو فالو کر رہے تھے  
اگلے پندرہ منٹ تک وہ اس جگہ موجود تھے  
یہ ایک کھنڈر نما گھر تھا جہاں تین آدمی بیٹھے تاش کھیل رہے تھے لیکن اچانک  
گاڑی رکنے پر ہڑبڑا کر اٹھے  
اس سے پہلے کہ وہ بھاگتے زریں نے اپنی گن نکال ایک ایک کر کے تینوں کی  
ٹانگوں پر فائر کیا تھا اور آؤدیکھانا تاؤان پر دھاوا بول دیا اس کے اندر جتنی  
وحشت تھی ان سب پر نکالنے لگا قریب تھا کہ ان کی سانسیں بند ہو جاتی  
سرپلیز آپ میم کو دیکھئے  
ہم ان کو ان کے ٹھکانے پر پہنچا دیں گے آپ جائیں اندر  
اس کے گارڈز نے بڑی مشکل سے اسے قابو کیا تھا  
وہ ان کو خود سے چھڑاتا اندر بھاگا تھا

اس نے اندر قدم رکھا تو صرف ایک کمرے کے باہر ہی تالا لگا تھا باقی سب کھلے  
تھے ہونا ہو آنا وہاں تھی

وہ بھاگتے ہوئے دروازے تک گیا اور اپنے سائینسر لگے گن سے تالا توڑ دیا اور  
بے تابی سے دروازہ کھول کے اندر دیکھا بڑھا

کاٹ کباڑ کے درمیان وہ گھٹنوں میں سر دئے بیٹھی تھی

وہ دو قدم کا فاصلہ طے کرتا اسے بانہوں میں بھینچ لیا تھا

اپنے بہت پاس سے وہ جانی پہچانی خوشبو محسوس کر اس نے آنکھیں کھولی تھی پھر  
آہستہ آہستہ نظریں اٹھائی تو ان گہری سبز آنکھوں سے زوردار تصادم ہوا وہ جو  
موت کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہی تھی

کسی اپنے کو بہت پاس پا کر دوبارہ اس کے سینے میں منہ چھپا لیا زریان کو پاس پا  
کر سی پھوٹ پھوٹ کر رودی

زر زریان مم میں نے بہت بلایا آپ کو ب بہت یاد کیا آپ نہیں آئے اس نے  
مجھے یہاں یہاں چھوا اپنے منہ اور بازو کی طرف اشارہ کرتی وہ بتا رہی تھے

زر یان نے اس کے بازوؤں پر جا بجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑا

اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر وہ اس کے چہرے کو پور  
پور چومنے لگا

م مج مجھے کبھی چھ چھوڑ کے مت جانا وہ ہچکیوں سے بولی  
شش کچھ نہیں ہوا تم بالکل ٹھیک ہو کچھ نہیں ہوا تمہیں کوئی تمہیں کچھ نہیں کر  
سکتا میں کبھی تمہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گا

وہ اسے سینے میں زور سے دوبارہ بھینچ چکا تھا اور اس کے بالوں میں بار بار لب  
رکھے جا رہا تھا

جب اس کا رونا بند ہوا تو اسے بازوؤں میں بھر لیا



آنانے بھی اسکے گردن کے گرد دونوں بازوں باندھ دیئے اور اسکے سینے میں چہرہ  
چپالیا

تو وہ بھی سکون سے اس گھر سے نکلتا چلا گیا



اسنے کل سے روحان کو نہیں دیکھا تھا روحان نے جو اس کے ساتھ حرکت کی تھی  
وہ بہت ڈر گئی تھی اچھا ہی تھا وہ اسے نظر نہیں آرہا تھا  
لیکن صبح سے ہی لاشعوری طور پر وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی نا جانے کیوں اس کی  
غیر موجودگی پر وہ پریشان ہو گئی تھی دل انجانے میں اس کی چاہ کرنے لگا تھا



داد ا جان نے عاشر کا پر پوزل سب کے سامنے رکھا تھا کسی کو کوئی اعتراض نا لیکن  
بابا کا کہنا تھا کہ وہ اپنی بیٹی سے پوچھے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے وہ جو چاہے گی  
وہی ہوگا

کل تک زریان بھی آجائے گا تو آرام سے دونوں سے بات کریں گے بات ابھی  
تک گھر کے بڑوں کے بیچ

زریان اسے لئے گھر آیا تھا بہت مشکل سے اس نے ڈرائیو کی تھی وہ اسے  
چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھی بہت ڈر گئی تھی وہ

گھر پہنچ کر دوسری طرف سے گھوم کر اس نے آنا کے سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا اور  
اسے بازوؤں میں اٹھایا لیا اور اپنے کمرے میں پہنچ کے اس نے بیڈ پر لٹایا  
وہ مڑ کر جانے لگا تو آنانے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

زریان نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں ڈر التجاء کیا کچھ نہ تھا

اس نے اسے بھی ساتھ اٹھالیا

چلو پہلے فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھا کے سوتے ہیں وہ اسے لئے الماری کی طرف  
بڑھا اور ایک آرام دہ سوٹ نکال کر اسے

پکڑا دیا

جب وہ اپنی جگہ سے ٹس سے ٹس نہیں ہوئی تو زریان نے غور سے اس کی طرف  
دیکھا وہ اس وقت ڈری سہمی خود میں پناہی ڈھونڈتی اتنی پیاری لگی تھی کہ بے  
ساختہ اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا آنا کو لگا اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی  
اگر میری بیوی چاہتی ہے کہ اس کو فریش کرنے کا کام بھی میں کروں تو بندہ حاضر  
ہے آخر کو اپنی بیوی کا دیوانہ ہوں اتنا تو کر سکتا ہوں

وہ اسکی کان میں سرگوشی کی صورت بول رہا تھا زریان کے ہونٹوں کا لمس اپنے  
کان اور گالوں پر محسوس کر کے جسم میں ایک سرد لہر سی دوڑ گئی

وہ شاید مدہوش ہو رہا تھا اس کی گرفت خود پر کمزور پڑے دیکھ اس نے زریان کو  
دھکا دیا اور واش روم میں جا کر بند ہو گئی اور دروازے سے لگے لمبے لمبے سانس  
لینے لگی

اس کے بھاگنے پر زریان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی اور کال کر کے ملازمہ  
کو کھانا بھیجنے کا کہا

صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو زریان کی مضبوط گرفت میں پایا  
وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہا تھا بکھرے بال کھڑی ناک اسٹائل سے سیٹ  
ہوئی مونچھیں اور بئیر ڈسوتے ہوئے بھی وہ بہت سحر انگیز لگ رہا تھا وہ شاید  
فریش ہو کر دوبارہ سویا تھا بال ہلکے ہلکے نم تھے

ایک دم وہ الرٹ ہوئی آہستہ آہستہ گزری رات کا ایک ایک لمحہ اسے یاد آنے لگا  
تو ایک نظر خود کے سر آپے پر ڈالی زریان کی براؤن شرٹ جو اسے بہت زیادہ

کھلی تھی جس کی وجہ سے اس کا گلا اور کندھے نمایاں ہو رہے تھے اپنا بے ترتیب  
حلیہ دیکھ وہ کان کی لو تک سرخ ہوئی

ناجانے کیوں وہ خود کو روک نہیں پائی شاید نکاح کے دو بول میں اتنی ہی طاقت  
ہوتی ہے کہ وہ چاہ کر بھی اس سے نفرت نہیں کر پار ہی تھی جب زریان اس  
کا محافظ بن کر آیا تھا اسی پل اس نے سوچ لیا تھا وہ اپنے رشتے کو موقع دے گی  
لیکن وہ مرزا خاندان کے باقی کسی بھی فرد سے کوئی واسطہ نہیں رکھے گی خاص کر  
اپنے دادا اور دادی سے۔۔۔۔۔

کسمسا کر خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی  
جب اسے کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو وہ اس کے سینے کے پاس جھکی اور بہت آرام  
اپنے ہونٹ اس کے سینے ٹچ کیئے اور بہت زور سے سینے میں دانت گاڑے

وہ جو آنکھیں بند کیے آنا کا خود کے پاس آنا اور سینے پہ جھکنا محسوس کر کے اندر  
تک سرشار ہو رہا تھا اچانک تیز دانتوں کا وار سینے پر محسوس کر کے بلبلا گیا اور  
گرفت خود بخود ختم ہو گئی

اور موقع کا فائدہ اٹھا کر آنا جھٹ سے بیڈ سے اٹھی چھپاک سے واشروم میں بند  
ہو گئی

جنگلی بلی تمہیں تو میں دیکھ لوں گا  
اپنے سینے کو مسلتے ہوئے زریان نے اسے وارن کیا  
ایک بہت خوبصورت مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر بکھر گئی تھی



مجھے زبردستی لایا گیا ہے میں آنا ہی نہیں چاہ رہی تھی پلیز دیکھو میری دوستوں  
نے فورس کیا میں آنا ہی نہیں چاہتی تھی لیکن وہاں میں اکیلی رہ جاتی بس آج کے  
بعد آئندہ میں تمہیں شکایت کا موقع نہیں دوں گی  
زائش ہاتھ جوڑے کھڑی تھی

روحان سے مزید اس کا رونا برداشت نہیں ہوا اور جلدی سے اس کے آنسو  
صاف کیے

دیکھو زائش میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کوئی میری عزت  
کو غلط نگاہ سے دیکھے  
لیکن تمہیں یہ سب چھوڑنا ہو گا کیونکہ مجھے میری عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں یار



ٹھیک ہے نہیں کرونگی وعدہ کرتی ہوں وہ اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔۔۔ تھوڑی  
دیر بعد روحان نے اسے اس کے ہوٹل تک چھوڑا اور خود اپنے اپارٹمنٹ کی  
طرف بڑھ گیا



وہ سگریٹ پر سگریٹ پیئے جا رہا تھا کمرہ دھوئیں سے بھر گیا تھا کسی پل اسے سکون  
نہیں تھا عجیب بے چینی تھی  
اسے پانے کی چاہ دن بدن بڑھتی جا رہی تھی  
کیا وہ مجھے قبول کرے گی یا اس کے بھائی اس بات کو۔ قبول کریں گے کہ ملائکہ کو  
چھوڑ کر میں ان کی بہن سے شادی کروں  
کیا وہ لوگ مجھے اپنی پھول سی بہن سونپ دیں گے

یہ سوال وہ دن میں خود سے بہت بار کرتا تھا لیکن کوئی مثبت جواب نہیں ملتا تھا

لیکن یہ تو طے تھا وہ عزہ کو اپنا بنا کر رہے گا اس کی سانسوں کو بھی عزہ کی ضرورت  
- تھی وہ اسے پانے کے لیے آخر تک لڑے گا سب سے

روحان اس سے ملنے کے لیے جب اس کے کمرے میں آیا تو کمرے کا ماحول دیکھ  
اسے ایک پل کو حیرت ہوئی تھی

نیم اندھیرا کئے سگریٹ کے دھوئیں سے بھرا ہوا کمرہ اسے وحشت ہوئی  
(جب کے خود شراب پی کر آیا تھا)

دلشیر یہ کیا حالت بنائی ہے تم نے اپنی اس نے کمرے کی ساری لائٹ جلا دی  
دلشیر ابھی تک آفس والے حلیے میں ہی تھا چیخ کرنے کی زحمت اس نے نہیں کی  
تھی شاید عزہ کی یادیں اس کے چیخ کرنے سے زیادہ ضروری تھی

-- دلشیر نے اس کی طرف دیکھا

یار کچھ نہیں ہوا اب بندہ کیا سگریٹ بھی نہیں پی سکتا اس نے چڑ کر کہا

ہاں پی سکتے ہو لیکن تم بات مت گھماؤ مجھے یہ بتاؤ  
بات کیا ہے میں ہفتے سے نوٹ کر رہا ہوں تم مجھے پریشان لگ رہے ہو گھنٹوں بیٹھ  
کر سوچتے رہتے ہو

اس نے تحمل سے پوچھا آخر دوست تھا کیسے تنہا چھوڑ سکتے تھے  
چل اٹھ دفع ہو جا میرے روم سے مجھے فریش ہونا ہے ہر وقت بکواس ناکیا کرو تم  
بس ہالے بھا بھی اور اپنے فیوچر کے بارے میں سوچو مجھے اتنا مت سوچو کہ  
تمہاری بیوی مجھ پر شک کرنے لگے  
دلشیر نے اسے دفع کرنے کے ساتھ ساتھ چھیڑنا ضروری سمجھا آخر اسے بتاتا  
بھی کیا

-- لیکن آگے بھی روحان ہی تھا

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم ملا نکلے کے بجائے کسی اور کے ساتھ فیوچر پلاننگ کر رہے ہو

وہ جو واشروم کی طرف جا رہا تھا

روحان کی بات پر بڑھتے قدم رک گئے تھے اور اس کا یہی رکناروحان کی بات پر مہر لگا گیا تھا باقی کی کسر اس کے لفظوں نے پوری کر دی تھی

ہاں محبت ہو گئی ہے کسی سے اتنی محبت کے اسے بھولنے کی کوشش کے باوجود نہیں بھول پارہا

دل شیر نے شکستہ لہجے میں اپنی حالت بیان کی اور وہی صوفے پر بیٹھ گیا

تو تم اسے بھولنا کیوں چاہتے ہو

روحان نے استفسار کیا

کیونکہ میں ملا نکلے کو دھوکا دینا نہیں چاہتا تھا

اور ملائکہ کے ساتھ میری منگنی کا پتہ ہوتے ہوئے کیا کوئی اپنی لاڈلی بیٹی کا رشتہ  
مجھے دے گا

(اس نے بہن کہنے سے گریز کیا کہ وہ پہچان نالے)

جہاں تک مجھے پتہ ہے ملائکہ کو تم پسند نہیں کرتے یہ تمہارے فادر اور ملائکہ کی  
مرضی پر بنا ہے وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ تمہیں اس وقت کوئی پسند نہیں تھا  
اور تم نے یہ بات ان دونوں سے کی تھی کہ اگر شادی سے پہلے تمہیں کوئی پسند  
آگئی تو تم اسے چھوڑ دو گے اور تمہاری بات سے اگر یہ کیا تھا سب نے یہ بات  
ملائکہ خود بھی جانتی ہے۔۔۔ رائٹ؟

آخر میں اس نے تصدیق چاہی

ہاں۔۔۔

تو اب مسئلہ کیا ہے یا ر اور سچ کہوں مجھے ملا نکہ تو خود پسند لڑکی لگتی جو اپنے علاؤہ کسی اور کے بارے میں نہیں سوچتا دلشیر نے اپنی سوچ بتائی اور یہ بات تو دلشیر خود بھی جانتا تھا کیسے ملا نکہ نے اس کے باپ کو اموشنلی بلیک میل کر کے یہ رشتہ کیا تھا

اور اس کے باپ نے اس کے ہر انکار کو دریا میں ڈال کر بس ایک ہی بات کی تھی کہ اگر کوئی پسند ہے تو بتاؤ ورنہ ملا نکہ سے ہی کرنی پڑے گی اور اس ٹائم دلشیر کے دل و دماغ میں کوئی نہیں تھا

کاش تم دو مہینے پہلے آجاتی۔۔۔ وہ بس سوچ ہی سکا  
بتاؤ بھی اب یا ر وہ اس کی خاموشی پر چڑ گیا

اسے نیند آرہی تھی نشے کے باعث لیکن وہ دلشیر کا مسئلہ حل کرنا چاہتا تھا

مسئلہ اس کی فیملی کا ہے یا رکیا وہ مجھے اپنی بیٹی دیں گے جب ان کو پتہ ہے کہ میں  
۔۔۔ ملائکہ کے ساتھ منگنی میں رہ چکا ہوں دلشیر نے اب اپنا اصل مسئلہ بیان کیا

یعنی وہ ملائکہ کو چھوڑنے کا سوچ چکا تھا اسے ڈر صرف عزہ کی فیملی کا تھا

دیکھ بھئی دلشیر منگنی کی ہمارے اسلام میں کوئی اہمیت نہیں اور تم میں کوئی کمی  
نہیں جو کوئی تمہارے رشتے کے لیے انکار کرے تمہارے نکاح میں آنے والی  
لڑکی بہت خوش قسمت ہوگی اتنا یقین ہے مجھے

اور میں وعدہ کرتا ہوں تمہاری محبت اور تمہارے بچ آنے والی ہر رکاوٹ کو دور  
کرنے میں تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤ گے۔۔۔

دلشیر کے دل میں سکون سا اثر تا گیا جیسے اسے عزہ حاصل ہو گئی ہو

تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد روحان اپنے روم میں چلا گیا ناروحان نے  
لڑکی کے بارے میں جاننے کی کوشش کی نادلشیر نے لڑکی کا نام بتایا



بناناں پوچھے وہ اس کے دل سے بہت بڑا بوجھ اتار گیا

تھا۔۔۔

اب عزہ اسی کی تھی اس کو ملنی تھی اس کو یقین ہو گیا تھا۔ ایک دم اس کا دل ہلکا  
ہو گیا تھا۔۔۔

جب وہ واش روم سے باہر آئی تو زریان وہ روم میں کہیں  
نہیں تھا اس نے دل میں شکر ادا کیا اسے زریان سے بہت شرم آرہی تھی  
وہ جلدی جلدی سے ہلکا ہلکا سا تیار ہوئی

پرپل کلر کے کاٹن کی کرتی ٹراؤز اور بے بی پنک شیفون کا دوپٹہ لیے وہ آج  
معمول سے زیادہ حسین لگ رہی تھی

اسے بہت بھوک لگ رہی تھی لیکن باہر جانے کی ہمت نہیں تھی کہ کوئی اسے  
دیکھ کر رات کا حال ناجان لے نا وہ زریان کا سامنا کرنا چاہتی تھی

-- پانچ منٹ ہی گزرے ہونگے ریشماں اس کے لیے ناشتہ لے کر آئی

بی بی جی آپ جلدی سے ناشتہ کر کے آجائیں زریان صاحب آپ کا ویٹ کر  
رہے ہیں آپ کی والدہ کی طرف جانا ہے آپ کو

ریشماں کہہ کر چلی گئی

لیکن وہ تو زریان کا سامنا کرنے کا سوچ کر ہی گھبراہٹ کا شکار تھی لیکن اپنی ماں  
کے پاس جانے کے لیے اسے زریان کا سامنا کرنا ہی تھا کیونکہ اس نے توبہ کی کہ  
کچھ بھی ہو جائے وہ اکیلی کبھی باہر نہیں جائے گی

جلدی سے اس نے ناشتہ کیا اور بڑی سی چادر لے کر باہر آگئی

زریان شاید گارڈ سے کوئی بات کر رہا تھا

موقع کا فائدہ اٹھا کر وہ جلدی سے بیک سیٹ پر بیٹھ گئی

پانچ منٹ بعد وہ بھی آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا

آگے آ جاؤ آنا

وہ جو اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی زریان کی گھمبیر آواز پر گھبرا گئی  
ننن نہیں میں یہاں ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ دھیرے سے منمنائی جو زریان بمشکل  
سن پایا

میری جان آگے آکر بیٹھو ورنہ آگر میں لے کر آیا تو یقیناً میرا طریقہ تمہیں پسند  
نہیں آئے گا

اس کی زو معنی بات پر وہ جی جان سے کانپ گئی اس سے کوئی بعید نہیں تھا وہ سچ  
میں اسے گود میں اٹھا کر لے جاتا اس کی بے باکی کا مظاہرہ تو وہ کل رات دیکھ ہی

چکی تھی اس لیے جلدی سے نکل کر آگے دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی  
لیکن اسکی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی

وہ اس کا شرمنا گھبرا ناسب سمجھ رہا تھا اس کے چہرے پر اپنی قربت کے رنگ  
اسے بہت خوب لگ رہے تھے اور یہ سب اس کی برسوں کی خواہش تھی جواب  
جا کر پوری ہوئی تھی اس لیے وہ دل سے بہت خوش تھا  
وہ خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا

گاہے بگاہے ایک محبت بھری نظر اس پر بھی ڈال لیتا تھا  
اس کی ایک نظر پر ہی وہ خود میں سمٹنے لگتی۔۔۔  
آنا۔۔۔۔۔ بہت محبت سے زریان نے پکارا

-- جی

چاچی کے پاس تمہیں چھوڑ کر میں آفس چلا جاؤں گا

پھر چار بجے تک ریڈی رہنا میں آؤنگالینے پھر گاؤں کے لئے  
نکلیں گے

لیکن میں گاؤں کیوں جاؤنگی؟ اس نے جھٹ سے سوال کیا  
کیونکہ تم میری بیوی ہو اور جہاں میں جاؤں گا تمہیں بھی جانا ہو گا۔۔۔ زریان  
نے بھی سکون سے جواب دیا

اس دوران گھر آگیا تو اس نے گاڑی روک دی آنا گاڑی سے باہر نکلی  
میں آپ کی بیوی ہوں جانتی ہوں جہاں لے کر جانا چاہیں گے آنکھ بند کر کے  
۔۔۔ جاؤں گی ایک بھی سوال نہیں کرونگی لیکن  
۔۔۔۔ گاؤں نہیں جاؤں گی میں

زریان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چبا چبا کر کہا اور بنا کوئی دوسری بات کیے  
آگے بڑھ گئی

زریان اسے تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ گھر کے اندر نہیں چلی گئی جب وہ گھر  
کے اندر چلی گئی

تو وہ بھی سر جھٹکتا گاڑی آگے بڑھالے گیا۔۔۔

اسے کچھ ایسے ہی جواب کی توقع تھی آنا سے اس لیے پہلے ہی سارے انتظام کر  
لئے تھے اس نے۔۔۔



؟؟ میری بیٹی مصروف تو نہیں

دروازے پر دستک ہوئی تو عزم نے آنے کی اجازت دی تو عالم صاحب کا مسکراتا  
چہرہ نظر آیا

نہیں بابا میں تو فارغ ہوں آئے ناپلینز

اس نے کھڑے ہو کر بابا سے ملتے ہوئے کہا

آج مجھے اپنی بیٹی کی یاد آرہی تو سوچا آکر مل لوں بابا نے اس کا ماتھا چوم کر اپنے  
ساتھ بٹھالیا

مسکراتے ہوئے وہ بھی بابا کے بازوؤں سے لگ کر بیٹھ گئی  
کیا خیال ہے کھیتوں میں ایک چکر لگا کر آئے باپ بیٹی انہوں نے عزہ سے پوچھا تو  
وہ بھی خوشی خوشی راضی ہو گئی

----- بابا

اچانک دھڑام سے دروازہ کھول کر ہالے اندر آئی اور منہ بنا کر بابا کو پکارا  
بابا نے مسکراہٹ چھپائی

وہ جانتے تھے ضرور فائزہ بیگم نے عزہ اور ان کے کھیت میں جانے کی خبر اپنی  
لاڈلی تک پہنچا دی ہوگی

تبھی تو آگ بگولہ ہو کر آئی تھی



آپ کیسے مجھے چھوڑ کر اکیلے آپ کو لے کر جاسکتے ہیں  
اس کی چھوٹی سی ناک غصہ سے لال ہو رہی تھی عزہ اور بابا نے بہت مشکل سے  
--- ہنسی کنٹرول کی

ارے میں تو اپنی ہالے کو بھی لینے آرہا تھا انہوں نے ہالے کو پھپکارا  
نہیں میں ناراض ہوں اب نہیں جانا مجھے وہ منہ بنا کر چہرہ پھیر گئی  
پکا نہیں جانا آپ کو ہمارے ساتھ؟ عالم صاحب نے دوبارہ پوچھا  
نہیں جانا نہیں جانا نہیں جانا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے عزہ بیٹا چلو ہالے تو ناراض ہے ہم اس کو بعد میں منالیں گے ابھی تو  
میں اور آپ چلتے ہیں

انہوں نے ہالے کی طرف دیکھتے ہوئے عزہ سے کہا اور چلنے لگے۔۔

بابا یار میں تو مزاق کر رہی تھی میں چلوں گی نا آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ جلدی سے  
ہالے نے بابا کا ہاتھ پکڑ کیا

اس کی جلد بازی پر دونوں کا قہقہہ گونجا کمرے میں  
اس نے بھی بدلے میں دونوں کو گھور کر دیکھا

۔۔۔۔۔ اور جلدی سے آگے بڑھ گئی  
دو گھنٹے تک وہ سب گھومتے رہیں پھر بابا اور عذہ ایک بھینچ پر بیٹھ گئے تو ہالے  
سامنے پودوں میں سے وہ اپنے لیے پھول توڑنے لگی  
عذہ

جی بابا

بیٹا آپ کی پھوپھو نے عاشر کے لیے آپ کا ہاتھ مانگا ہے  
بابا نے اسے آگاہ کیا اور سامنے ہالے کو دیکھنے اور عذہ بابا کو

سب اس رشتے کے لیے راضی ہیں

لیکن میں اپنی بیٹی کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرونگا کوئی زور زبردستی نہیں آپ  
جیسا کہو گی وہی ہو گا

عالم صاحب نے بہت پیار اسے اس کے سر پر ہاتھ رکھا  
بابا جو آپ کو بہتر لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں اس نے مسکرا کر عالم صاحب کی  
طرف دیکھا۔۔۔

ویسے بھی اس کی زندگی میں کوئی نہیں تھا اور پہلے بھی وہ بابا کا دل دکھا چکی ہے  
دوبارہ ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی  
ایک بار اور اچھے سے سوچ کے جواب دینا آپ مجھے کوئی جلدی نہیں بچے  
۔۔۔ عالم صاحب نے بہت محبت سے کہا۔۔۔

تب تک ہالے بھی پھول جمع کر کے آگئی تو اس نے آگے کوئی بات نہیں کی پھر  
۔۔۔ تینوں ہی گھر کی طرف لوٹ گئے

شام چار بجے تک زریان اسے لینے آچکا تھا

آنانے اس سے کوئی بات نہیں کی لیکن رائٹہ بیگم نے اسے زبردستی کھانے پر  
روک لیا کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا زریان نے کھانے کی بہت تعریف کی  
جاؤ آنا چادر لے کر آؤ رائٹہ بیگم نے اسے گھور کر کہا جو کب سے اپنے شوہر کو  
انگور کر رہی تھی اور رائٹہ بیگم ہر چیز نوٹ کر رہی تھی  
وہ پیر پھٹکتی اندر چادر لینے چلی گئی تھی  
تھینک یو چاچی بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے آپ نے میرا  
۔۔۔ ورنہ اس کو منانا میرے بس میں نہ تھا

اس نے رائمہ بیگم کا شکریہ ادا کیا تو انہوں نے بھی مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا

اسی وقت فزا (رشیدہ کی بیٹی) بھی بیگ پہنے ٹیوشن سے گھر آئی تھی اور فوراً جا کر زریان کو سلام کیا

زریان نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا اور اس سے پڑھائی کے بارے میں پوچھنے لگا وہ بھی خوشی خوشی اپنے اسکول ٹیچرز اور دوستوں کے بارے میں اسے سب بتانے لگی

تھوڑی دیر بعد ہی آنا سر پر اچھے سے چادر لئے باہر آگئی تھی منہ اس کا ابھی تک پھولا ہوا تھا

پھر وہ رائمہ بیگم سے ملتا کچھ پیسے فزا کے ہاتھ میں پکڑا کر آنا کا ہاتھ پکڑے گھر سے --- نکل آیا



سائیں خرم بلوچ کی گاڑی سے بہت زیادہ مقدار میں ڈرکس برآمد ہوئی ہے سنا  
ہے دودن سے وہ جیل میں بند ہے

کیونکہ ابھی جو ایس ایچ او آیا ہے وہ بہت ایماندار ہے اس لیے اسے خرید نہیں سکا  
اور ساری کوشش بیکار ہو رہی ہے

ان کی

عالم صاحب کا منشی انہیں خرم کے بارے میں بتانے لگا

عالم صاحب کے دل میں ڈھیروں سکون اتر گیا

نیہا فائزہ بیگم کے ساتھ کچن میں زبردستی گھسی انکی ہیلپ کر رہی تھی انہوں نے  
منع بھی کیا تھا کہ اپنا کرسکے ساتھ بیٹھو لیکن اس کا کہنا تھا اپنے گھر میں کام کرنے  
میں شرم کیسی۔۔۔ اور اسے اچھا لگتا ہے بڑوں کی ہیلپ کرنا

فاترہ بیگم کو نیہا بہت اچھی لگی تھی۔۔۔۔۔

۔۔ زریان کی شادی کا ابھی تک سارہ بیگم اور ان کے بچوں کو خبر نہیں تھی  
تھوڑی دیر بعد باہر سے گاڑیوں کی آواز آنے لگی اس کا مطلب زریان حویلی آچکا  
تھا

لیکن بی جان ماما ہالے اور عزہ کے علاوہ کوئی بھی انہیں ریسو کرنے نہیں گیا تھا  
باقی سب اپنے کمرے میں تھے  
یکے بعد دیگرے تین گاڑیاں آکر رکی تھیں پورچ میں

پورے راستے وہ سوتی آئی تھی کراچی سے نواب شاہ کا سفر خاموشی سے کٹا تھا  
جب حویلی میں گاڑی اینٹر ہوئی اس نے آنا کو دھیرے سے پکارا  
ہم پہنچ گئے ہیں آنا آٹھ جاؤ اس نے دھیرے سے اسے ہلایا



تو ہڑبڑا کر اٹھ گئی

اور آس پاس دیکھنے لگی

سوئی جاگی آنکھوں سے وہ اسے اتنی حسین لگی کہ

بے ساختہ جھک کر زریان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

وہ سانس تک روک گئی تھی

زریان نے اس کی چادر درست کی اور آنا کے سائیڈ سے آکر دروازہ کھولا اور اس

کا ہاتھ تھام کر نکالا

سامنے ہی بی بی جان فائزہ بیگم ہالے اور عذہ کھڑی تھیں

عذہ نے ایک نظر ان سب کو دیکھا اور سختی سے زریان کا بازو پکڑ لیا عذہ کے علاوہ

وہ کسی کو نہیں جانتی تھی

زریان نے انگھوٹے سے اس کے ہاتھ کی پشت سہلائی یہ ایک طریقہ تھا اپنے  
ساتھ کا احساس دلانے کا

اور دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے وہ دونوں بی جان کے آگے رکے بی جان نے  
زریان کا ماتھا چوما اور اپنے سینے سے لگا لیا وہ بھی جھک کر ان کے سینے سے لگ گیا  
اس کے بعد بی جان جان نے آنا کا ماتھا چوما اور اسے بھی اپنے سینے سے لگا لیا  
جانے کیوں یہ بچی انہیں بالکل اپنی لگی تھی ہالے سے ملتا نین نقش وہی خوبصورتی  
وہ انہیں اپنے آپ کا حصہ لگی

جب کے آنا اپنے احساسات سمجھنے سے قاصر تھی اسے ان کے گلے لگ کر سکون  
ملا تھا لیکن وہ ان سے نفرت کی دعوے دار بھی تھی وہ دھیرے سے ان سے الگ  
ہوئی

زریان سب سے ملا اور ماما تو اپنے بچوں کے ساتھ اتنی خوش تھی کہ وہ بتا نہیں پا رہی تھی اور ساتھ ساتھ انہیں روحان پر بھی غصہ تھا جو اچانک چلا گیا تھا

آنا بھی سب سے ملی اور ویسے بھی اسے رائمہ بیگم نے سمجھایا تھا

کہ وہ اس گھر کی بہو ہے تو یہ بات یاد رکھے اور زریان کی فیملی کو عزت دینا اس پر فرض ہے وہ مرزا خاندان کو اپنے باپ کا گھر سمجھ کر ناجائز بلکہ اپنا سسرال سمجھ کر جائے

وہ سب اندر بڑھ گئے تھے

یہ ایک نیو طرز کی بنی بہت بڑی حویلی تھی جو بہت خوبصورت تھی۔۔۔ اس کے دل میں ہوک سی اٹھی تھی

مرد حضرات اور سارا بیگم پہلے ہی کھانا کھا کر اپنے روم میں جا چکے تھے

گھر کی خواتین اور نیہا ہی جاگ رہی تھی کیونکہ اس نے بھی زریان کے آنے کا سنا تھا

اس لیے وہ تیار ہونے چلی گئی تھی تیار ہو کر وہ لیٹی تو کب نیند آگئی اسے پتہ نہیں چلا اور ان کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی

آنا بہت زروس تھی وہ سب اسے بہت پیار سے ٹریٹ کر رہے تھے لیکن پہلی بار اتنے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے اسے جھجک ہو رہی تھی

فائزہ بیگم کھانا لگانے جا چکی تھی عذہ بھی ان کی ہیلپ کر رہی تھی ہالے اور زریان بی جان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے وہ صوفے کے ایک کونے پر نظریں جھکائے بیٹھی تھی

بھیا۔۔۔ اس نے اپنے طور پر بہت آہستہ آواز میں زریان کو پکارا

وہ الگ بات تھی کہ سنی سب نے تھی اس کی آواز

ہاں۔۔۔ زریان کی اس کی طرف متوجہ ہوا

آپ کو اتنی پیاری بھابھی کہاں سے ملی اس نے بہت رازداری سے پوچھا  
اس کی بات پر دادی مسکرا دی۔۔۔

آپ کی بھابھی جب سے پیدا ہوئی ہیں اسی دل میں تھی مجھے ڈھونڈنے کی  
ضرورت ہی نہیں پڑی زریان نے آنا کو نظروں کے حصار میں رکھ کر جواب دیا  
جبکہ سب کے سامنے ایسے اظہار پر آنا کے گال سرخ پڑ گئے  
بی جان بہت خوش تھی جو بھی تھا ان کا پوتا خوش تھا بہت  
فائزہ بیگم نے کھانے کے لیے آواز دی تو سب اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل پر پہنچ گئے  
سب نے مل کر کھانا کھایا ہر کوئی کوئی نا کوئی چیز اٹھا کر بار بار اس کی پلیٹ میں دیتا  
رہا

وہ کچھ بھی سوچ نہیں پارہی تھی

عزہ۔۔۔ بی جان نے عزہ کو پکارا

جی بی جان

بیٹا بھابھی کو اپنے کمرے میں لے جانا جب تک شادی کا فنکشن نہیں ہو جاتا وہ  
آپ کے کمرے میں رہیں گی

لیکن بی جا۔۔۔ زریان نے اعتراض کرنے کی کوشش کی لیکن بی جان کی ایک  
نظر سے ہی چپ ہو گیا

جب کہ آنا اندر سے پرسکون ہو گئی تھی  
کل رات کے بعد اس کے ساتھ ایک ہی کمرے میں سوچتے ہوئے اس کے  
کانوں سے دھواں نکلتا شروع ہو جاتا تھا

جاؤ بیٹا عزہ کے ساتھ جاؤ بی جان نے آنا کو اشارہ کیا تو ہالے بھی جلدی سے ان کے  
پیچھے بھاگ گئی

زریان نے شکایتی نظروں سے بی جان کی طرف دیکھا لیکن وہ اگنور کرتی اپنے  
کمرے کی طرف بڑھ گئی

ابھی ابھی تو اسکی بیوی راضی ہوئی تھی لیکن اسکی دادی ہی دشمن کارول پلے  
کر رہی تھی

صبح سب معمول کے مطابق اٹھ گئے تھے لیکن رات دیر سے سونے کی وجہ سے  
لڑکیوں کی نیند ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی اس لیے وہ تینوں ایک ہی بیڈ پر  
گھوڑے گدھے  
سب بیچ جبر سوری تھی

دادا جان بی جان اور عالم صاحب سب لاؤنج بیٹھے باتیں کر رہے تھے سارہ بیگم  
اور عاشق بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھے تھے



زریان نک سک ساتیار کالے شلوار قمیض پہنے کندھوں پر کلی ہی شال لیے شاہانہ  
انداز میں سیڑھیاں اترتے لاؤنج میں سب کے پاس چلا آیا تھا

اور بلند آواز میں سب کو سلام کیا اور داداجان کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا  
جب کے اس کے بیٹھتے ہی عالم صاحب وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔۔ جو سب  
نے محسوس کیا تھا لیکن کسی نے کچھ کہا نہیں

زریان عاشر اور سارہ بیگم سے بہت خوش دلی سے ملا تھا  
وہ تو اپنے بھتیجے کے صدقے واری جارہی تھی  
ہاں تو بر خور دار کیا سوچا ہے پھر آپ نے۔۔۔ داداجان نے اسپاٹ انداز میں  
پوچھا

کس بارے میں داداجان۔۔۔ وہ جیسے انجان بنا  
شادی کے بارے میں انہوں نے شادی پر زور دیا۔۔۔۔

جیسا آپ چاہیں۔۔۔ اس نے فرمانبرداری کا ثبوت دیا

دادا جان تو اس کے ڈرامے پر اسے گھور کر رہ گئے لیکن مجبور تھے انہیں اپنی

۔۔۔ اولاد سے زیادہ اولاد کی اولادوں سے محبت تھی

بابا جان اگر زریان کے لیے رشتہ ڈھونڈ ہی رہے تو میں۔۔۔۔ اس سے پہلے کے

سارہ بیگم بات مکمل کرتی دادا جان بول اٹھے

آپکا بھتیجا اپنے لیے لڑکی خود پسند کر چکا ہے اور اس سے نکاح بھی کر چکا ہے! دادا  
جان نے چبا چبا کر کہا۔

ان کی بات پر سارہ بیگم کے ساتھ ساتھ تیار ہو کر سیڑھیاں اترتی نیہا کے قدم

رک گئے غصہ اس کی آنکھوں میں نظر آنے لگا

جس سے شادی کے لیے وہ اتنے دن سے ڈرامے کر رہی تھی وہ کسی اور سے ہی  
نکاح کر چکا تھا اسے اپنی ماں پر بے انتہا غصہ آیا جس نے یہاں آنے میں اتنا وقت  
لگایا تھا کہ وہ دونوں ہی بھائی کسی اور سے نکاح کر چکے تھے

وہ اٹے قدموں اپنے کمرے کی طرف مڑ گئی جو عاشر نے بخوبی نوٹ کیا تھا اسے  
زریان پہ غصہ تو بہت آیا لیکن یہ غصہ دکھانے کا ٹائم نہیں تھا تو خاموشی سے بیٹھا  
--- رہا سارہ بیگم وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

اب جب تم نکاح کر ہی چکے ہو تو شادی تمہیں طریقے سے کرنی پڑے گی میں  
تمہاری شادی میں پورے گاؤں کو بلانا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں ہالے کی  
رخصتی بھی تمہاری شادی کے ساتھ کر دی جائے اس لئے روحان کو بولو اپنا کام  
--- وام سب چھوڑ کر شرافت سے واپس آ جائے

انہوں نے اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔ جو زریان کو بھی پسند آیا

عاشر کا فون بجا تو وہ معزرت کرتا اٹھ کر چلا گیا

عاشر عزہ کے لیے تمہیں کیسا لگتا ہے... داداجان نے زریان سے پوچھا تو اس نے  
حیران کن نظروں سے ان کی طرف دیکھا

.. کیا مطلب ہے داداجان اس بات کا۔۔ اس نے سنجیدگی سے سوال کیا

مطلب عاشر کے لیے تمہاری پھپھو نے عزہ کا ہاتھ مانگا ہے ہمیں تو کوئی اعتراض  
نہیں باقی تم دیکھ لو۔۔ داداجان نے  
اس کی طرف دیکھا۔۔

وہ پوری طرح داداجان کی طرف متوجہ ہوا

دیکھیں داداجان میرے یا آپ کے دیکھنے سے کچھ نہیں ہو گا زندگی عزہ کی ہے  
اگر وہ راضی ہوتی ہے دل سے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اور اسے کوئی بھی فورس  
نہیں کرے گا۔۔۔

میں خود بات کروں گا اس سے مجھے میری بہن کی خوشی سے بڑھ کر کچھ  
نہیں۔۔۔۔

اس نے سارا فیصلہ عزم پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔  
دادا جان کو بھی اس کی بات ٹھیک لگی



فائزہ بیگم نے ان تینوں کو گیارہ بجے کے ٹائم اٹھایا تھا پھر ایک ایک کر کے تینوں  
فریش ہو گئی تھی ماما نے آنا کابیگ بھی وہاں بھجوا دیا تھا جو کل آتے ہوئے ساتھ  
لایا تھا

ہالے بھی اپنے روم سے تیار ہو کر آچکی تھی وہ بہت جلد ہالے سے گل مل گئی تھی  
وہ تھی اسے وہ چھوٹی سی لڑکی بہت پسند آئی تھی

فائزہ بیگم نے ان کا ناشتہ روم میں بھجوا دیا تھا پھر نوک جھوک میں وہ ناشتہ  
--- انجوائے کرنے لگیں

تھوڑی دیر بعد آنا کو دادا جان کا بلاوا آیا

-- ناچاہتے ہوئے بھی وہ۔ فائزہ بیگم کے ساتھ ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

دستک دے کر وہ کمرے میں داخل ہوئی اور سلام کیا

تو سامنے سفید داڑھی اور سفید ہی شلوار قمیض پہنے لگ

بگ ستر سال کے قریب عمر کے ایک ضعیف مگر خوبصورت شخص بیٹھے ہوئے  
تھے ان کی آنکھیں زریان کی طرح تھی

یقیناً یہی اس کے دادا تھے وہ بچپن سے ہی ان رشتوں کے لیے ترسی تھی اور آج  
ان رشتوں سے سامنا ہوا بھی تو کسی اور کے توسط۔۔۔ بے ساختہ اس کی آنکھیں  
جھلملانے لگی۔۔۔

بی جان نے اسے اپنے پاس بٹھایا

دادا جان کو بھی آنا بہت پسند آئی تھی انہوں نے اسے بہت پیار سے ٹریٹ کیا تھا  
وہ شرمندہ بھی تھے زریان کی زبردستی والی حرکت پر لیکن گزرا وقت واپس  
نہیں لاسکتے تھے۔۔

یہ سب دیکھ کر آنا کی آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھی وہ ان سے صرف نفرت کرنا  
چاہتی تھی لیکن بیک وقت نفرت اور محبت دونوں محسوس کر رہی تھی  
ہم اگلے جمعے کو آپ کی شادی کی دعوت رکھنا چاہتے ہیں بیٹا آپ کو کوئی اعتراض  
تو نہیں دادا جان نے اس سے پوچھنا ضروری سمجھا  
اسنے چونک کر ان کی طرف دیکھا جو اسی کو غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ اس نے  
دھیرے سے نفی میں سر ہلایا



تو دادا جان نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا خوش رہو انہوں نے دعا  
دی۔۔۔

جاؤ بیٹا جو جو سامان چاہیے لسٹ بنا لو کل تک سب کچھ آجائے گا عزم اور ہالے سے  
بھی کہہ دیجئے گا ایک ہی بار میں سب لسٹ بنالیں بار بار کوئی نہیں جائے گا  
بی جان نے آنا سے کہا۔۔۔۔۔۔۔

تو وہ بھی خاموشی سے اٹھ کر عزم کے کمرے میں چلی گئی

زریان نے آنا سے عاشر کے رشتے کا پوچھا تو اس نے مسکراتے ہوئے رضامندی  
دے دی تھی زریان نے بہت پیار سے سمجھایا تھا کوئی زبردستی نہیں عزم بیٹا آپ  
کا بھائی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں آپ کو کوئی فورس نہیں کرے گا جس پر اس نے  
۔۔۔ کہا تھا بھیا میں دل سے راضی ہوں آپ پریشان ناہو میں خوش رہونگی

اس نے بھی اپنی بہن کو ڈھیروں دعائیں دی تھی

عزہ کی طرف سے رضامندی ملنے پر حویلی میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی سارہ بیگم  
کے شوہر بھی آگئے تھے نہیابھی سب سے نارمل تھی لیکن آنا سے اس نے کسی  
قسم کی بات نہیں کی

عاشر چاہتا تھا کہ جمعہ کو سب کے ساتھ اس کی بھی شادی ہو جائے کیونکہ عاشر کی  
جوب تھی اس نے چلے جانا تھا زریان اتنی جلدی کے لیے راضی تو نا تھا پھر سب کو  
خوش دیکھ کر وہ بھی راضی ہو گیا

وہ صبح سے روحان کو کال کر رہا تھا لیکن اس کا نمبر بند تھا اس نے دلشیر سے پوچھا تو  
پتہ کہ وہ ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے گیا ہے تو اس نے بعد میں کال کرنے کا کہہ کر  
کال بند کر دی تھی دو دن ہو گئے تھے اسے یہاں آئے ہوئے اس کی بیوی سے

اس کا سامنا ہونے کے برابر تھا کیونکہ وہ ہر وقت ہی عزہ اور ہالے کے ساتھ  
کمرے میں بند رہتی

شاید جان بوجھ کر اس سے چپ رہی تھی

بابا جان کی ناراضگی جوں کی توں تھی لیکن اس نے سوچا بیوی تو ہاتھ آ نہیں رہی  
پہلے باپ کو ہی منایا جائے اس لئے وہ مردان خانے کی طرف بڑھ گیا جہاں عالم  
صاحب کچھ لوگوں کے مسئلے سن رہے تھے وہ بھی سلام کرتا بابا کے پاس رکھے  
صوفے پر بیٹھ گیا لیکن عالم صاحب نے ایک غلط نگاہ بھی اس پر نہیں ڈالی اور اٹھ  
کر ان کے ساتھ حویلی سے ہی نکل گئے



جب سے ہالے کو پتہ چلا تھا سب کے ساتھ اس کی بھی رخصتی ہے تو وہ شرمائے جا  
رہی تھی لیکن اس کے چہرے سے خوشی بھی ظاہر ہو رہی تھی

ویسے عزہ ہالے کا دلہا کون ہے۔۔۔ آنانے ہالے کے شرمائے شرمائے روپ کو  
۔۔۔ دیکھ کر عزہ سے پوچھا

یہ چھوٹی سی لڑکی اسے بہت پیاری لگی تھی جو ہر وقت ہنستی مسکراتی رہتی تھی بے  
ساختہ اس نے دل میں نظر اتاری ان دونوں کے ساتھ وہ بہت خوش تھی

ویسے بھی اسے مسئلہ ان سے نہیں اپنے باپ اور دادا سے تھا  
آپ کو نہیں پتہ بھابھی ہماری عزہ کس کی دلہن بننے والی ہے۔۔۔۔۔ عزہ نے  
حیرانگی سے دیکھا

نہیں ناب بتاؤ بھی یار کیوں سسپینس ڈال رہی ہو  
آنانے اسے گھور کر دیکھا

بھابھی میں بھیا سے شکایت کر دوں گی نہیں کریں نا



جی وہ میرے بھائی ہیں زریان بھیا سے دو سال چھوٹے ہیں ابھی وہ دبئی میں کسی  
- کام سے گئے ہیں

تو کیا ہالے تمہاری بہن نہیں ہے اس نے جلدی سے پوچھا  
وہ تو اسے زریان کی بہن سمجھ رہی تھی اور سب لوگ اس چھوٹی سی لڑکی سے کتنا  
پیار بھی کرتے تھے تو اسے محسوس ہی نہیں ہوا کہ یہ ان کی بیٹی نہیں ہے  
----- نہیں ہالے ہمارے سکندر چاچو کی بیٹی ہے

ہالے کی پیدائش پر چاچی کی ڈیتھ ہو گئی تھی پھر چاچو ہالے کو دیکھے بنا ملک سے  
باہر چلے گئے تب سے اسے ماما نے پالا ہے۔۔۔۔

وہ ایک بار ہی آئے تھے جب میں دس سال کی تھی تب بھی صرف اپنا حصہ مانگنے  
دادا جان نے انکا حصہ ان کے حوالے کر کے انہیں گھر سے نکال دیا تھا لیکن  
انہوں نے تب بھی ایک بار بھی ہالے کی طرف نہیں دیکھا تھا

ایک دم ساتوں آسمان اس کے سر پر آکر گرے تھے۔۔۔ اس نے کچھ نہیں سنا  
بس یہی سنائی دے رہا تھا

نہیں ہالے ہمارے سکندر چاچو کی بیٹی ہے۔۔۔ اس جملے کی بازگشت اس کے  
کانوں میں گونج رہی تھی اس کے لیے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل تھا لیکن وہ  
اٹھی اور بھاگ کر واش روم میں بند ہو گئی

عزہ نے کچھ پریشانی سے واش روم کے دروازے کو دیکھا  
اور کمرے سے نکل گئی اس کا ارادہ زریان کو بتانے کا تھا لیکن راستے میں ہی اسے  
--- عاشر مل گیا

تو بے ساختہ اس کے قدم تھم گئے اور نظریں جھکا لیں اپنی  
عاشر قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا اور اس کے کان کے پاس  
جھکا ایسے کہ عاشر کے ہونٹ اسے اپنے کان سے ٹچتے محسوس ہوئے



تمہارے لیے شادی کا جوڑا میں لاؤں گا اس میں اپنے آپ کو پور پور میرے لیے  
سجانا تاکہ شادی کی رات میں تمہاری دل کھول کر تعریف کر سکوں اس نے بہت  
بے باکی سے اس کے کان کی لو کر چھوتے اپنا مکمل کیا تھا

لیکن عذہ کے لیے اس کا لمس اور اس کی اس قدر بے باکی وہ بھی نکاح سے پہلے  
نا قابل برداشت تھا

--- عذہ نے اسے دھکا دیا اور بھاگ کر کمرے میں بند ہو گئی  
پیچھے اس نے ناگواری سے اس بند دروازے کو دیکھا تھا

وہ واشروم میں بند ہو کر خوب روئی تھی اس کی طرح اس کے باپ نے ہالے کو  
بھی قبول نہیں کیا تھا کوئی شخص اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے  
اس کے دل میں اپنے باپ کے لیے نفرت مزید بڑھ گئی تھی

تھوڑی دیر بعد منہ ہاتھ دھو کر وہ واش روم سے باہر آئی تو عزمہ سینے پر ہاتھ رکھے  
آنکھیں میچے دروازے سے لگی ہوئی تھی  
وہ پریشانی سے اس کی طرف بڑھی۔۔۔

کیا ہوا عزمہ ٹھیک ہو تم آنا کی آواز سن کر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں  
۔۔۔ اور خود کو کمپوز کیا

جی بھا بھی میں ٹھیک ہوں آپ ٹھیک ہیں نا۔  
ہاں مجھے کیا ہونا ہے میں ٹھیک ہوں کچھ دیر سو نا چاہتی ہوں

Novelistan

زریان نے روحان سے بات کی تھی روحان ابھی رخصتی کے لیے راضی نہیں تھا  
اس نے صاف منع کر دیا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ ابھی وہ بچی ہے اس پر زمرہ داری  
نہیں ڈالنا چاہتا

اس لیے اس کی شادی کی پلیننگ ابھی نا کریں

جس پر بابا جان بھی مان گئے تھے وہ خود بھی ہالے پر کوئی زمہ داری نہیں ڈالنا  
چاہتے تھے

اور وہ بچہ تو نہیں تھا کہ اس کے ساتھ زبردستی کرتے ویسے بھی اس نے صرف  
ٹائم مانگا تھا اس رشتے سے انکاری نہیں تھا تو اسے ٹائم دینے میں کوئی قباحت نہیں  
تھی

اس لیے صرف عزہ اور آنا کی تیاری ہونے لگی  
صرف ایک ہی فنکشن کرنا تھا شادی کا کیونکہ ولیمہ روحان کے آنے کے بعد ہونا  
تھا

جب سے ہالے کو روحان کے انکار کا پتہ چلا تھا اس کا دل کی ٹکڑوں میں تقسیم ہوا  
تھا وہ پہلی بار روحان کی وجہ سے روئی بھی تھی اس کا ننھا سادل کب اس کی محبت  
میں گرفتار ہوا اسے پتہ ہی نہیں چلا

ہمیشہ چمکنے والی لڑکی ایک دم چپ ہو گئی تھی شاید وہ سمجھنے لگی تھی ہر بات کو  
مہندی والی آکر عزہ اور آنا کو مہندی لگا رہی تھی

ہالے چپ چاپ اپنی شاپنگ دیکھ رہی تھی جو زریان لے کر آیا تھا  
بلیک اور گرے کنٹر اس میں بہت اسٹائلش سا شرارہ تھا اس کے ساتھ میچنگ  
جیولری اور سینڈل تھی اور ایک چاکلیٹ کا بوکس تھا اسے وہ بہت پسند آیا تھا  
آنا بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی

شاپنگ دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی صبح سے جو ادا سی اس کے چہرے پر تھی وہ  
اب غائب تھی

آنا کی مہندی ہو گئی تو اس نے ہالے کو بھی زبردستی بھر بھر کر مہندی لگوائی تھی

-----



آج صبح سے ہی معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی

ہر کوئی گن چکر بنا ہوا تھا پار لروالی آکر دونوں کو تیار کر رہی تھی ہالے تو سب سے

پہلے تیار ہو کر کسی تتلی کی طرح ادھر سے ادھر اڑتی پھر رہی تھی

بلیک اور گرے شرارے میں میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ

رہی تھی۔۔۔

بی جان اور فائزہ بیگم نے تو اس کی بہت بار نظر اتاری تھی

جس پر وہ بار بار شرماتی اور سب کو مسکراتے پر مجبور کر دیتی۔۔

سارا انتظام حویلی کے لان میں ہی کیا گیا تھا سب لوگ تیار تھے مہمان آنا شروع ہو گئے تھے

گولڈن شیر وانی میں عاشر بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا  
سب سے پہلے عاشر اور عرہ کا نکاح ہوا تھا

عرہ بابا کے گلے لگ کر بہت روئی تھی آج اس کا حق دار بدل گیا  
زریان نے بلیک شلوار قمیض کے ساتھ بلیک کھیڑی پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ  
کیا تھا کندھوں پر اجرک ڈالے وہ کسی کا بھی دل ڈھڑکا سکتا تھا  
اور نیہا کی نظریں اس پر سے ہٹنے سے انکاری تھی  
دونوں دلہنوں کو لا کر ان کے ساتھ بٹھا دیا گیا تھا

گولڈن شرارے میں لال نیٹ کا گھونگھٹ ڈالے میک اپ نے اس کے نین  
نقش کو مزید نکھار دیا تھا عاشر کے ساتھ بیٹھی وہ بہت حسین لگ رہی تھی

لال شرارے میں ریڈ ہی نیٹ کا گھونگھٹ ڈالے وہ کسی شہزادے کی شہزادی  
لگ رہی تھی ریڈ بلڈ لپ اسٹک سے سچے ہونٹ زریان کو اپنے گلے میں کانٹے سے  
اگتے محسوس ہوئے تو اس نے آناپر سے نظریں ہٹالی

آنا تو شرمائے جارہی تھی تھوڑی دیر بعد دونوں کیپلز کا فوٹو شوٹ ہوا

-- دور سے اسے روحان اور دلشیر آتے دکھائی دیئے

روحان اور دلشیر سامنے آتے نظر آئے روحان نے گرے کاٹن کے شلوار قمیض  
پہنی ہوئی تھی جبکہ دلشیر وائٹ کاٹن کے سوٹ میں تھا دونوں ہی ایک سے بڑھ  
کرا ایک لگ رہے تھے

وہاں موجود ہر بندہ انہیں اشتیاق سے دیکھ رہا تھا اونچے لمبے قد ایک ہلکی ہلکی سی  
بیر ڈ ایک کے گال پہ ڈمپل اسے خوبصورت بنا رہا تھا تو دوسرے کی پرکشش  
آنکھیں اور انگریزوں کی طرح رنگ اسے سب سے نمایا کر رہا تھا



روحان کو اسٹیج کی طرف آتے دیکھتے ہی ہالے گدھے کے سر سے سینک کی طرح  
غائب ہوئی تھی اس میں ہمت نہیں تھی اس کا سامنا کرنے کی اس لئے پردے  
کے پیچھے چپ گئی تھی

اسٹیج کے پاس پہنچتے ہی دلشیر کی آنکھوں میں حیرانی اتری کیونکہ اسے لگا تھا صرف  
زریان کی شادی ہے لیکن دوسرا جوڑا کون تھا دونوں دلہنیں گھونگھٹ میں تھی  
لیکن اگر وہ غور سے دیکھتا تو ضرور پہچان جاتا لیکن اس نے دلہنوں کی طرف  
دیکھنے کی زحمت نہیں کی

اور اگنور کرتا زریان کی طرف بڑھا اور اس سے بغلگیر ہوا اور اسے مبارک باد  
دی ابھی وہ دوسرے دلہے کی طرف دیکھتا

کہ اسے وہی آواز اپنے بہت پاس سے سنائی دی جس نے کئی دنوں سے اس کی  
راتوں کی نیند اڑا دی تھی

جو ہر پل اس کے دل و دماغ پر حاوی رہنے لگی تھی

بھیا۔۔۔۔۔ وہ روحان کے سینے سے لگی رو رہی تھی

دلشیر نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی تھم گیا گولڈن شرارے میں سچی سنوری بھاری

زیورات سے لدی وہ اسی کی عزہ تو تھی جسے اس نے ان دنوں خود سے بھی زیادہ

یاد کیا تھا لیکن وہ دلہن کیوں بن کے بیٹھی تھی

جب نظر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے عاشق پر پڑی تو اسے لگا وہ سانس نہیں


لے پائے گا تو کیا وہ اسے پانے سے پہلے ہی کھو چکا تھا جسم سے روح نکلتا کیا ہوتا

ہے کاش کوئی

اس سے پوچھتا

اس کے جسم نے ہلنے سے انکار کر دیا تھا آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھی

لیکن اسے کیا پتہ تھا یہاں اس کے جنازے کی تیاری مکمل تھی  
دلشیر ایوری تھنگ اس اوکے۔۔۔۔۔ زیریان نے اسے ایک جگہ رکے دیکھ اس  
کے کندھے پر ہاتھ رکھا



اس نے مڑ کر خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا  
 زریان تو پریشان ہو گیا

کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو اس نے پھر پوچھا

تو جیسے وہ ہوش میں آیا

اس نے آس پاس سب حویلی والوں کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے

اس نے پھر دوبارہ روحان کے سینے سے لگی عذہ کی طرف دیکھا

!! میں تمہیں اتنا دیکھنا چاہتا ہوں

کہ تمہارے چہرے کے تمام نقش میری آنکھوں میں حفظ ہو جائیں  
کیونکہ میں جانتا ہوں پھر مجھے تمہیں دیکھے بغیر ایک عمر گزارنی ہے۔۔۔۔  
اس نے گہری سانس لی

عاشق اسے ہی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا  
لیکن اس ظالم نے ایک عام نظر بھی اس پر نہیں ڈالی۔۔۔  
وہ مر کر بھی اس کی عزت پر آنچ نہیں آنے دے سکتا تھا اس نے تو کبھی خواب  
میں بھی اس کا برا نہیں چاہا تھا  
اس کا وہاں کھڑے رہنا مشکل ہو گیا

اگر مزید رکتا تو ضبط کھودیتا

بنا کسی کی طرف دیکھے وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا نکلتا چلا گیا

دلشیر کو کیا ہوا ہے زریان نے روحان سے استفسار کیا جو خود بھی پریشان تھا  
اس نے لاعلمی کا اظہار کیا اور بھاگتا ہوا وہ بھی نکل گیا تاکہ دیکھ سکے کیونکہ دلشیر  
پہلی بار گاؤں آیا تھا

اس کے نکلنے ہی ہالے بھی اسٹیج پہ آگئی تھی  
ایک نظر پیچھے سے اس کے گرے سوٹ اور اپنے گرے شرارے کو دیکھ کر خود  
ہی شرما گئی

تھوڑی دیر بعد ہی رخصتی کی رسم ہوئی تو بی جان نے بہت ساری نصیحتیں اور  
دعائیں دی تھی عزم اور آنا کو  
عاشق عزم کو آج اپنے ساتھ فارم ہاؤس لے کر جانا چاہتا تھا تو وہ عزم کو لے کر فارم  
ہاؤس روانہ ہو گیا تھا

رخصتی کے وقت وہ بہت روئی تھی سب کی آنکھیں نم ہو گئی تھی

آنا کو بھی فائزہ بیگم زریان کے روم میں چھوڑ کر آئی تھی  
ایک نظر اس نے کمرے کی چاروں طرف دوڑائی کمرہ بہت کشادہ تھا پورا بیڈ  
پھولوں سے ڈھکا ہوا تھا کمرے کا رومانی ماحول اسے گھبراہٹ کا شکار کر رہا تھا  
اس کا دل چاہا یہاں سے بھاگ جائے اور رائتمہ بیگم کے بازوؤں میں چپ جائے  
بی جان نے خود رائتمہ بیگم کو شادی میں شرکت کی دعوت دی تھی لیکن انہوں  
نے بہت خوبصورتی سے معذرت کر لی تھی یہ کہہ کر کہ ڈاکٹر نے سفر سے منع کیا  
ہے  
جس پر بی جان مزید کچھ نہیں کہہ سکی  
لیکن وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ انہوں نے کیوں منع کیا تھا  
روحان ابھی دلشیر کو ڈھونڈ کے کسی کام سے حویلی آیا تھا وہ اسے کہیں نہیں ملا اس  
نے اپنے بندے بھیجے تھے

اور کچھ سامان لے کر خود بھی واپس جانے والا تھا

کہہ سامنے فائزہ بیگم نظر آئی تو ان کے کے پاس جانے لگا

ارے فائزہ ماشاء اللہ تمہاری دوسری بیٹی ہالے بھی بہت خوب صورت ہے مجھے  
بھی ایک ایسی ہی بہو کی تلاش تھی آج فہد نے اسے دیکھا تو فہد کو بھی وہ پسند آئی

تم زرا عالم صاحب سے مشورہ کر کے مجھے بتاؤ تاکہ میں باقاعدہ رشتہ لے کر  
آسکوں میرے بیٹے کو تو تم جانتی ہو کتنا۔۔۔

آئی بہت شکریہ آپ کا لیکن ہالے میری بیوی ہے آپ اپنے لیے بہو کہیں اور  
ڈھونڈے اور اپنے بیٹے کو سمجھا دیجئے گا کہ دوبارہ میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا  
۔۔۔ کر بھی نادیکھے ورنہ اچھا نہیں ہوگا

اس نے بہت سرد لہجے میں اپنی مٹھیاں بھینچ کر انہیں کہا تھا کہ وہ منہ بنا کر وہاں  
۔۔ سے چلی گئی تو وہ بھی اپنی ماں کو کندھوں سے تھام کر آگے بڑھ گیا





گاڑی میں مکمل خاموشی تھی اتنی ٹھنڈ میں بھی اسے پسینہ آرہا تھا

عاشر خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا

وہ ایک نظر اس کی طرف اٹھا کر دیکھتی لیکن پھر گھبرا کر نظریں جھکا لیتی

اللہ اللہ کر کے وہ فارم ہاؤس پہنچے تھے

چوکیدار نے ان کی گاڑی کو دیکھ کر دروازہ کھول دیا تھا

عاشر نے گاڑی روکی اور اسے ہاتھ سے تھام کر گاڑی سے نکالا اور ایک کمرے

میں آکر بیڈ پر بٹھا دیا اور خود باہر نکل گیا

اکیلے اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی ہر لڑکی کی طرح اس کے خواب بھی شادی کو

لے کر سیم تھے لیکن وہ جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ آگے پڑھنا چاہتی

تھی

لیکن جس طرح کے حالات پیدا ہو گئے تھے یہ شادی ضروری تھی اس نے دل  
سے اس رشتے کو قبول کیا تھا

بیٹھے بیٹھے پتہ نہیں کتنا وقت ہوا تھا کہ اس کی آنکھ لگ گئی تھی

اچانک اپنے سینے میں جلن کے احساس سے اس کی چیخ نکلی اور جھٹ سے آنکھیں  
کھول کے دیکھا تو وہ اس پر جھکا مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ایک ہاتھ  
سے وہ اس کے بال سنوار رہا تھا اور دوسرے سے وہ سگریٹ پکڑے پی رہا تھا  
ایک نظر اپنے سینے کی طرف دیکھا

تو گولڈن تھریٹ پر سوراخ بہت واضح نظر اور دھواں اس کے چہرے پر چھوڑا  
آنسو اس کے آنکھوں سے نکل کر گالوں پر بہہ گئے

وہ بری طرح کھانسنے لگی

وہ ابھی ٹھیک سے سنبھلی بھی نہیں تھی کہہ عاشر نے اسے بہت سختی سے اس کے  
ہونٹوں کو لوک کیا تھا کہ وہ

جھپٹا بھی نہیں پائی

اپنے منہ پر کسی گندی بدبو کو محسوس کر اسے ابکائی آئی تھی اور سختی سے اسے دور  
جھٹکا تھا کہ عاشر ہنس کر دور ہٹا

عزہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی یہ کس بات کی  
سزا تھی آخر

وہ دوبارہ اس کے پاس آیا اور آرام آرام سے اسکی ایک ایک جیولری اتارنے لگا  
اب کی بار بہت نرمی تھی وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی  
وہ اس کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپانے لگا۔۔۔۔۔

عزہ بہت گھبرائی ہوئی تھی اس نے آنکھیں بند کر لی وہ شروع سے ہی بہت  
ڈرپوک تھی بہت جلدی ڈر جانے والی

اچانک اسے اپنی زپ کھلتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے بیڈ شیٹ کو مٹھی میں بھینچ  
لیا۔۔۔

اپنی پیٹھ پر وہی جلن اسے محسوس ہوئی جو کچھ دیر پہلے اسے اپنے سینے پر ہوئی تھی  
وہ چیختے ہوئے خود کو چھڑانے لگی  
لیکن اس نے عزہ کو سختی سے جھکڑا ہوا تھا  
اور جگہ جگہ پیٹھ پر سگریٹ سے جلانے لگا  
پلیز خدا کے لیے چھوڑ دیں پلیز وہ روتے ہوئے چیخی

آہاں۔۔۔ کیوں چھوڑوں ابھی تو تمہارے اس وجود سے خود کو سکون دینا ہے  
۔۔۔ وہ اس کے گردن پر جگہ جگہ دانتوں سے نشان چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

ویسے جتنی تم خوبصورت ہو اتنے عاشق ہونا تو بنتا ہے وہ اس کے چہرے پر انگلی  
ٹریس کرتے ہوئے بولا

وہ جو پہلے ہی ڈر خوف سے رو رہی تھی ایک دم رک گئی  
نہ نہیں عا عا شرمیر ایسا کچھ نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے اس نے یقین دلانے کی  
کوشش کی

جس کے بدلے میں اسے اپنے پیٹ پر اس ظالم انسان کے دانتوں کا لمس محسوس  
ہوا تو وہ تڑپ اٹھی

پلیز چھ چھوڑ دیں مجھے وہ ہاتھ جوڑے منتیں کرنے لگی  
--- ویسے وہ خرم ملک ایسے نہیں دیوانہ تمہارا اس نے بھی تو یہ مزہ چھکا ہو گا

عاشتر نے شدت سے اسے بیڈ پر لٹا دیا اور شدت بھرالمس چھوڑنے لگایہ سب  
عزہ کے برداشت کے قابل نہیں تھا وہ چیختی رہی چلاتی رہی لیکن اس نے عزہ پر  
رحم نہیں کیا

وہ اس کی نسوانیت کو اڈھیڑتا چلا گیا

جب اپنا دل بھر گیا تو اسے چھوڑا اور کروٹ بدل۔ کر سو گیا  
دن بھر کی تھکن زہنی و جسمانی ازیت برداشت نا کرتے ہوئے وہ ہوش و خرد سے  
بیگانہ ہو کر ایک طرف گر گئی

*Novelistan*

----- ماضی

سکندر نے رائمہ بیگم کو چھوڑنے کے بعد دوسری شادی پاس کے گاؤں کے  
زمیندار حسن ملک کی بیٹی صالحہ سے کی تھی جو کہ اس کی پسند تھی اور وہ لڑکی اپنا  
گھر بار سب چھوڑ کر اس کے پاس آگئی تھی۔۔۔

جلال صاحب کے پاس ان کو اپنانے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا وہ ایک بار پھر  
اپنے بیٹے کو کھونا نہیں چاہتے تھے

کیونکہ سکندر نے بتایا تھا کہ اس کی پہلی بیوی سے اس کی نہیں بنی اس لیے وہ اسے  
چھوڑ چکا ہے

حسن ملک اور اس کے چہرے بختیار ملک کو یہ بات پسند نہیں آئی وہ ہر حال میں  
اس رشتے کو ختم کرنا چاہتے تھے آئے دن ان پر حملے ہونے لگے۔۔۔

۔۔ اس دوران صالحہ پریگنٹ ہو گئی سب بہت خوش تھے

جلال مرزا اور عالم صاحب نے ہر ممکن ان کو پروٹیکٹ کیا



اس بار بھی سکندر کو بیٹے کی چاہ تھی وہ بات بات پر صالحہ کو یہ جتانے لگے مجھے بیٹا  
چاہیے ورنہ تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤنگا

۔۔۔ اگر بیٹا دیا تو ہمیشہ راج کرو گی

اپنے خاندان والوں کا ڈر سکندر کے بیٹے کی چاہ سب نے مل کر اسے اتنا ڈپر لیس  
۔۔ کر دیا تھا کہ ہالے کو جہنم دیتے ہی وہ ہمیشہ کے لیے آنکھیں موندے گئی

سکندر کو بیوی کے مرنے سے زیادہ دکھ اس بات کا تھا کہ اس بار بھی بیٹی ہوئی ہے  
اس لیے وہ تیسرے دن ہی بیٹی کی ایک جھلک دیکھے بغیر ملک چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔  
اور جاتے جاتے یہ بھی کہہ گیا کہ اس لڑکی سے اس کا کوئی تعلق نہیں اسے کسی  
یتیم خانے میں ڈال دیں

بی جان تو اپنے بیٹے کی سفاکیت پر پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی پھر اس معصوم کو  
فاتزہ بیگم نے ہمیشہ کے لیے اپنی آگوش میں لے لیا۔۔۔۔۔

اس دوران حسن ملک سے جلال مرزا نے بہت معافی مانگی تھی اور انہوں نے  
معاف بھی کر دیا تھا

انہی دنوں بختیار ملک نے لوگوں کی باتوں سے تنگ آ کر خودکشی کر لی تھی۔۔۔۔  
حسن ملک بھی اکثر بیمار رہنے لگے تھے وہ اپنی نواسی سے ملنے بھی آتے تھے لیکن  
یہ بات انکی بہو اور پوتے کو پسند نہیں تھی

اس لیے انہوں نے آنا بند کر دیا تھا لیکن دو سال پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا  
دادا جان اور بی جان ہالے کو لے کر گئے تھے اپنے نانا کا آخری دیدار کرنے کے  
لیے عزہ بھی ان کے ساتھ تھی

تب خرم ملک ان سے بہت اچھے سے پیش آیا تھا  
اس کے بعد وہ کبھی کبھی ہالے سے ملنے آنے لگا تھا

وہ عزہ کو اپنی باتوں اور آنکھوں سے تنگ کرنے لگا لیکن وہ بہت ڈرپوک تھی کسی سے بھی یہ بات اس نے ڈسکس نہیں کی وہ ہالے کو بھی اپنی باتوں میں پھنسانے کی کوشش کرتا تھا لیکن اسے یہ ساری باتیں سمجھ نہیں آتی تھی اس لیے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا

یہ سب کچھ عزہ دیکھتی تھی وہ بہت ڈر گئی تھی

لیکن خرم ملک سب کے سامنے بہت اچھے سے پیش آتا تھا

گھر والے بھی اس سے مطمئن تھے اس لیے وہ جب چاہے حویلی آسکتا تھا کوئی پابندی نہیں تھی

ایک دن اس نے عزہ سے کہا کہ وہ حویلی کے پیچھے اس سے ملنے آئے اسے بس کچھ بات کرنی ہے اگر نہیں آئی تو وہ ہالے کو ہمیشہ کے لیے یہاں سے لے جائے

گا اگر اس نے کسی کو بتانے کی کوشش کی تو اس کے آدمی عالم صاحب کو اس کے  
ایک اشارے پر مار دیں گے

اس دن عالم صاحب شہر گئے ہوئے تھے اس لیے وہ ڈرگئی تھی اور اس کی بات  
ماننے پر مجبور ہو گئی تھی

وہ بہت ڈرگئی تھی اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ وہ کسی کو بتا سکے

اس لیے رات بارہ بجے وہ کمرے سے دبے پاؤں نکلی چادر سے خود کو اچھے ڈھکا  
ہوا تھا اس کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے وہ بس ہالے اور بابا کو کچھ نہیں  
ہونے دینا چاہتی تھی اس لیے ہمت کر کے آگے بڑھی وہ حویلی کے پیچھے باغ میں  
اندھیرے میں کھڑا تھا اس کا دل کیا بھاگ جائے لیکن وہ آگے بڑھی

جب خرم ملک نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا تو عجزہ تو اس کی حالت دیکھ کر ہی  
پریشان ہو گئی تھی اس کے چہرے اور گردن پر جگہ جگہ لپ اسٹک کے نشان تھے

وہ بہت حیرت سے اسے دیکھ رہی وہ جلدی سے اس کے بہت پاس آیا اور اپنی  
انگلی اس کے ہونٹوں پر مسل دی اور چادر چھین کھینچ کر اتار دی  
اس سے پہلے کے وہ سمجھ پاتی پیچھے سے دھاڑ کی آواز آئی۔۔۔۔۔ عذہ وہی تھم گئی  
کیا ہے یہ سب۔۔۔۔۔ عالم صاحب غم و غصے سے چیخے کیونکہ دور سے یہی نظر  
آ رہا تھا کہ دو وجود بہت پاس کھڑے ہیں  
ایک دم خرم ملک عذہ سے دور ہوا  
خرم ملک کو عذہ کے ساتھ اس حالت میں دیکھ کر  
عالم صاحب کو پوری چھت سر پر گرتی ہوئی محسوس ہوئی  
وہ غصے سے عذہ کی طرف بڑھے اور ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے گال پر رسید کر  
دیا اور اسے کھینچتے ہوئے حویلی کے اندر لے گئے  
خرم ملک کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ بکھر گئی

وہ بھی انکے پیچھے اندر چلا گیا

ان کی چیخ پر سب اپنے کمروں سے نکل آئے زریان اور روحان شہر میں ہی تھے  
کوئی بھی ان دونوں کی حالت دیکھ کر کہہ سکتا تھا کہ ان کے بیچ کیا ہوا ہو گا  
خرم ملک کے گال اور گردن پر لپ اسٹک کا نشان اس بات کی طرف صاف  
اشارہ کر رہی تھی

کہ عذہ اپنی مرضی سے اس کے ساتھ تھی  
بی جان کے تودل پر ہاتھ پڑا تھا وہی بیٹھتی چلی گئی  
دادا جان کا دل ماننے کو تیار ہی نہیں تھا ان کی معصوم اور ڈرپوک پوتی ایسی  
حرکت کر سکتی ہے

میں اس نافرمان اور بے شرم اولاد کو اس گھر میں ہرگز نہیں رکھ سکتا ابھی مولوی  
بلاؤ اور اسے نکاح پڑھا کر یہاں سے دونوں دفع ہو جاؤ اور کبھی تم دونوں اپنی  
شکل مت دکھانا

عالم صاحب پھنکارے

دیکھیں عالم صاحب ہم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں آپ سے رشتہ  
مانگنے والے تھے لیکن عذہ ڈر رہی تھی آج بھی اس نے مجھے بلایا تھا ورنہ مجھے اس  
طرح ملنا بالکل پسند نہیں اب جب آپ نکاح پڑھانا ہی چاہتے ہیں تو آدھی رات  
کے بجائے صبح دن کے اجالے میں عذہ کو اپنے نکاح میں لینا چاہتا ہوں تاکہ کسی کو  
کچھ بھی کہنے کا موقع نہ ملے میں صبح دس بجے آؤنگا اپنی امانت لینے آپ سے  
خرم کہہ کر چلا گیا۔۔۔ کسی نے بھی اسے نہیں روکا



عالم کو بھی اس کی بات صحیح لگی آخر جیسی بھی تھی اولاد تھی پورے گاؤں کے  
سامنے اسے شرمندہ ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔۔

اس نے ایک بار پھر پورے خاندان کے سامنے سارا قصور اس کی جھولی میں ڈال  
دیا لیکن وہ

ایک طرف زمیں پر گرمی بس کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی جیسے وہ یہاں  
موجود ہی ناہو

عالم صاحب اور دادا جان اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے  
بی جان اور فائزہ بیگم اس کی طرف بڑھی اور اسے تھام کر اٹھایا جو کسی روبروٹ کی  
طرح چل کر اپنے کمرے میں آگئی

یہ سب کیا ہے عزہ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو ہم نے تو کبھی ایسی پرورش نہیں کی مجھے  
بتاؤ سچ کیا ہے بولو بیٹا بی جان اس سے پوچھ رہی تھی

فائزہ بیگم اس کے ساتھ بیٹھ کر روئے جارہی تھی

اچانک وہ لہرا کر انکی گود میں گر گئی

ہالے نے جلدی سے ٹیبل پر رکھا فائزہ بیگم کا فون اٹھایا اور زریان کو روتے ہوئے  
سب بتاتی چلی گئی

زریان اور روحان اسی وقت شہر سے نکلے تھے وہ کبھی مان ہی نہیں سکتے تھے ان  
کی بہن اس طرح کی گھٹیا حرکت کر سکتی ہے  
وہ رات سب نے آنکھوں پر کاٹی تھی

صبح دس بجے خرم ملک اپنی ماں اور کچھ رشتے داروں کے ساتھ آیا تھا

فائزہ بیگم نے عالم صاحب کو منانے کی پوری کوشش کی لیکن وہ اپنی بات پر ڈٹے  
رہے اور جس طرح کا انہوں نے حال دیکھا تھا داد ا جان کو بھی یہی فیصلہ بہتر لگا

----

وہ بہت روئی چیخی اپنی بے گناہی کا یقین دلانے کی کوشش کی لیکن عالم صاحب  
نے ایک لفظ نہیں سنا

اسے لا کر صوفے پر بٹھا دیا گیا وہ ڈر سے کانپ رہی تھی  
سب کی آنکھیں سو جھمی ہوئی تھی جیسے سب روئے ہوں  
خرم ملک اور اس کی ماں کے دل میں ٹھنڈک پڑی تھی  
نکاح شروع کریں عالم صاحب نے اشارہ کیا۔۔۔

عزہ عالم ولد عالم مرزا آپ کا نکاح سکھ رائج الوقت حق مہر پانچ لاکھ میں خرم ملک  
؟؟ ولد بختیار ملک سے طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

مولوی نے عزہ سے پوچھا اس نے رحم طلب نظروں سے عالم صاحب کو  
دیکھا۔۔۔۔

-- انہوں نے سختی سے منہ پھیر لیا

یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔ زریان کی دھاڑ پورے لاؤنج میں گونجی تھی۔۔۔  
سب نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا تھا عذرا اٹھی اور بھاگتے ہوئے اپنے بھائی  
کے سینے سے لگ گئی  
بھیا مجھے بچا لیجئے میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی وہ اس کے سینے سے لگی التجاء کرنے  
لگی

زریان تم کچھ نہیں کہو گے اسے بٹھاؤ یہاں اور نکاح ہونے دو  
لیکن بابا آپ ایک بار اس کی سن لیجئے روحان نے باپ سے کہا  
مجھے کچھ نہیں سننا کوئی بات ہوگی ابھی اور اس وقت بس نکاح ہو گا انہوں نے  
حتمی بات کی

یہ نکاح کسی صورت نہیں ہو گا اور اس آدمی کو میں بہت جلد دیکھ لوں گا  
زریان نے بھی سب کے سامنے بنا کسی لحاظ کے اپنا فیصلہ سنا دیا

خرم ملک تو منزل کے اتنے قریب پہنچ کر یہ سب دیکھ کر پاگل ہو گیا تھا  
تمہاری بہن رات کو میرے ساتھ تھی۔۔۔ اس کا جملہ ابھی مکمل ہی ہوا تھا کہ  
گال پر پڑنے والے تھپڑ نے اس کی بولتی بند کردی۔۔۔ روحان نے کھینچ کر تھپڑ  
اس کے منہ پر مارا تھا

۔۔ وہ غصے سے روحان کو دیکھنے لگا  
اگر یہ نکاح نہیں ہو گا تو میرے گھر سے نکلو تم اور اس کو بھی لے کر جاؤ تم دونوں  
۔۔۔ میرے لیے مر گئے

۔۔۔۔۔ عالم صاحب نے زریان سے کہا  
ٹھیک ہے اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو یہی ہو گا میں عذہ کو اپنے ساتھ لے کر نارہا  
ہوں اور جب تک آپ کو اپنی غلطی کا احساس نہیں ہو جاتا ہم اس گھر میں نہیں  
آئیں گے۔۔۔

وہ عذہ کو لیے اس گھر سے نکل گیا اور روحان کو وہاں رکنے کا اشارہ کیا۔۔۔

۔۔ اس کے بعد خرم ملک بھی سب کو لے کر غصے میں وہاں سے نکل گیا

عذہ نے زریان کو ہر بات بتادی تھی اور روحان نے سارے ثبوت دئے تھے عالم

صاحب کو کہ کیسے اس نے عذہ کو مجبور کیا اور ایک گارڈ سے کہلو ا کے آپ کو

حویلی کے بیک سائیڈ پر بھیجا تھا۔۔۔

اصل میں اس کا مقصد ان کو بدنام کرنے کے ساتھ انکو عذہ کے ذریعے تکلیف

دینا بھی تھا جو عین موقع پر زریان نے ناکام بنادی

پھر ایک دن وہ ہالے کو اسکول سے لے کر آرہے تھے کہ عالم صاحب کی گاڑی

پر کچھ لوگوں نے حملہ کیا اور ہالے کو اغوا کرنے کی کوشش کی اس کو بچاتے

ہوئے عالم صاحب کو گولی بھی لگی تھی لیکن روحان نے ان کو بچا لیا تھا پھر

مصلحت کے طور پر انہوں نے ہسپتال میں ہی ان دونوں کا نکاح کروادیا تھا

-----



وہ وہاں سے گاڑی میں بیٹھتا بہت دور چلا آیا تھا آنکھیں بار بار دھندلا رہی تھی  
سب کچھ گڈمڈ ہو رہا تھا ایک سنان سڑک پر اس نے گاڑی روک دی اور گاڑی  
سے نکل آیا

اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا  
اللہ کیوں کیوں کیوں۔۔۔۔۔ دلشیر کی چنچیں سڑک پر گونجی  
تھی

ابھی تو اسے چاہنا شروع کیا تھا اللہ تو نے اسے مجھ سے چھین کر کسی اور کو دے دیا  
کیوں



اگر وہ میرے نصیب میں نہیں تھی تو میرے دل میں اس کی محبت ڈالی کیوں

۔۔۔ مجھے لگ رہا میں اس کے بغیر سانس نہیں لے پا رہا

مجھے نہیں پتہ تھا وہ مجھے اس قدر عزیز ہو جائے گی

میں نے اس سے جان کر محبت نہیں کی تھی میں لیکن تو نے اس کی محبت میرے

۔۔۔۔۔ دل میں ڈال دی اب میرا ہر سانس اسے پکار رہا ہے میں مرجاؤں گا

وہ جوان جہاں مرد روڈ کے بچوں بیچ گھٹنوں کے بل بیٹھے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا  
تھا

بہت دیر تک رونے کے بعد وہ اٹھا اور کرکھڑاتے قدموں سے گاڑی میں جا کر  
بیٹھ گیا

اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور تیز ڈرائیو کرنے لگا

وہ یہاں سے بہت دور جانا چاہتا تھا

اچانک سامنے سے ایک بوڑھا آدمی سائیکل میں آتا ہوا نظر آیا تو ان کو بچانے  
کے چکر میں اس نے گاڑی کو سائیڈ کرنے کی کوشش کی تو گاڑی فٹ پاتھ پر چڑھ  
کے الٹ گئی

اور اس کے بعد اسے کچھ یاد نہیں رہا آخری بار بھی بند ہوتی آنکھوں سے اس نے  
اسی پری پیکر کا چہرہ دیکھا تھا  
اور پھر آنکھیں موندے لیں۔۔۔

وہ کافی دیر تک اس کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا تھوڑی دیر بعد ہالے نے  
آکر اسے آرام کرنے کو کہا کیونکہ زریان کا دوست دلشیر لاپتہ تھا اور وہ یہاں نیا  
تھا اس لیے روحان اور زریان بھیا انہیں ڈھونڈنے گئے ہیں  
پھر وہ اٹھی اور ایک آرام دہ سوٹ نکال کر چینج کیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی



روحان اور زریان الگ الگ اسے ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کا نمبر بھی بند تھا چانک زریان کے نمبر پر ایک کال آئی

کیا لیکن کہاں ہم آرہے ہیں۔۔۔ بس اتنا کہہ کر کال بند کی اور روحان کو کال

ملائی۔۔۔ جو دوسری ہی بیل پر اٹھالی گئی تھی اسے ایڈریس سمجھا کر جلدی پہنچنے کا

کہا اور گاڑی کی اسپید بڑھادی

دونوں گاڑیاں ایک ساتھ ہی ہسپتال کے حدود میں داخل ہوئی تھی

جلدی سے وہ اندر داخل ہوئے تو سامنے ہی ایک بوڑھا آدمی اور ان کا گارڈ کھڑا

تھا۔۔۔ کیا ہوا ہے دلشیر کو ٹھیک ہے نازریان بے تابی سے پوچھنے لگا سراسر ابھی ان

کا آپریٹ ہو رہا ہے دلشیر سر کی حالت بہت خراب ہے

جب ہم ان کو ڈھونڈ رہے تھے تو شہر جانے والے راستے میں یہ شخص دلشیر سر کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ گارڈ نے بوڑھے شخص کی طرف اشارہ کیا

-- بوڑھا بچا را خود ہی ہاتھ جوڑ کے کھڑا ہو گیا اور سب بتاتا چلا گیا

تھوڑی دیر بعد ہی ڈاکٹر اوٹی سے باہر آیا

ڈاکٹر دلشیر کیسا ہے وہ ٹھیک ہے ناروحان نے بے چینی سے پوچھا

دیکھیں پیشینٹ کا کافی خون بہہ گیا اور ایک ٹانگ اور بازو میں بھی بہت گہری چوٹیں آئی ہیں

یہ سب تو پھر بھی ریکور ہو جائے گا لیکن پیشینٹ بالکل ریسپونس نہیں کر رہا جیسے وہ جینا ہی نہیں چاہتے ہو

ہم نے انکا آپریٹ کر دیا ہے لیکن اگلے چوبیس گھنٹوں میں ان کا ہوش میں آنا ضروری ہے ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

ڈاکٹر کہہ کر چلا گیا تو وہ دونوں بھائی ہی پریشان ہو گئے  
ایسا کیا ہوا ہے کہ وہ جینا نہیں چاہتا وہ تو اتنا ہنس مکھ ہے کیا دبئی میں ایسا کچھ ہوا تھا  
جس سے وہ پریشان ہو

زریان نے پریشانی سے پوچھا

نہیں بھائی جب ہم گاؤں پہنچے تھے تب تک بھی وہ ٹھیک تھا بلکہ خوش تھا اسے  
گاؤں دیکھنے کا بہت شوق تھا

لیکن اچانک پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔۔ ہاں لیکن وہ ملائکہ سے رشتہ ختم کرنا چاہتا تھا  
کیونکہ اسے کسی سے محبت ہو گئی تھی اور اس بات کو لے کر بھی وہ بہت خوش تھا  
اس کا کہنا تھا کہ واپس جانے سے پہلے وہ اپنے فادر سے بات کرے گا اور اس لڑکی  
۔۔ کے گھر رشتہ لے کر جائے گا

اس نے ساری تفصیل زریان کے گوش گزار دی۔۔۔

زریان اس کا عذہ کی طرف دیکھنا ٹھٹھکنا اور ازیت اور ضبط سے لال ہونا سب

۔۔۔ دیکھ چکا تھا لیکن وہ اپنی غلط فہمی سمجھ رہا تھا

لیکن اب اسے ایک سیکنڈ لگا تھا سب سمجھنے میں

تو کیا وہ اس کی بہن کو چاہنے لگا تھا

وہ تو کھلی کتاب کی طرح صاف تھا ان کے سامنے اگر ایک باریہ رشتہ آتا تو وہ

سوچنے میں بھی ٹائم ضائع نہیں کرتے اتنا یقین تھا ان کو زریان میں

کاش دلشیر تم نے ایک بار تو مجھے بتایا ہو تا تم سے بڑھ کر نہیں تھا عاشق مجھے یار۔۔۔

۔۔ تکلیف سے اس نے آنکھیں میچ لیں

روحان کال کر کے اس کی فیملی کو انفارم کرنے لگا۔۔۔۔۔

صبح جب آنا کی آنکھ کھلی کمرہ تب بھی خالی تھا تو کیا وہ پوری رات نہیں آیا تھا

یہ سوچتے ہی اسے بہت غصہ آیا تھا وہ اٹھی بالوں کا سادہ جوڑا بنایا اور الماری سے ایک پنک کالر کا ہلکا سا کام والا سوٹ نکالا اور واشروم چلی گئی فریش ہونے کے لیے

تھوڑی دیر بعد وہ نکھری نکھری سی باہر آئی اور ہلکا سا میک اپ کیا اور کمرے میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگی

تھوڑی ہی دیر بعد ہالے اس کے کمرے میں آگئی تھی اس نے بتایا کہ رات سے روحان اور زریان دونوں ہی گھر نہیں آئے تھے ان کے دوست کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور ان کی حالت بہت خراب ہے اس وجہ سے وہ دونوں ہی بہت پریشان تھے

تھوڑی دیر پہلے جو اسے غصہ آ رہا تھا اپنی سوچ پر بہت شرمندگی ہوئی --- پھر وہ ہالے کے ساتھ نیچے ناشتہ کرنے چلی گئی



روحان اور زریان کی حالت بھی ان سے مختلف نہیں تھی  
دس گھنٹے ہو گئے تھے لیکن ابھی تک کوئی تسلی بخش خبر نہیں ملی تھی

بھیا آپ جا کر چیلنج کر کے آئے گھر میں بھا بھی بھی انتظار کر رہی ہونگی  
روحان نے اس کی حالت کے پیش نظر اسے تھوڑی دیر کیلئے گھر بھیجنا چاہا۔

نہیں یا جب تک ڈاکٹر کوئی اچھی خبر نہیں دیتا مجھے سکون نہیں ملے گا تم جا کر زرا  
ڈاکٹر سے پوچھو کیا کنڈیشن ہے۔ اب دلشیر کی۔۔۔۔۔



صبح جب عاشر کی آنکھ کھلی تو بیڈکے پس نیچے پڑی عزہ کی حالت دیکھ وہ گھبرا گیا۔۔۔

وہ جلدی سے عزہ کے پاس آیا اور اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا اور اسے اٹھانے لگا جب بلانے پر بھی نہیں اٹھی تو اس کی سانسیں چیک کرنے لگا

جو بہت دھیمی چل رہی تھی۔۔۔۔۔ رات اس نے بہت زیادہ پی لی تھی اس لیے اسے کچھ پتہ نہیں چلا کہ یہ سب کیسے ہو گیا وہ یہاں تو یہ سب ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے اس کے کپڑے درست کیے اور خود اٹھ کے فریش ہو کر چیلنج کیا۔۔۔

ڈاکٹر کو کال کرنے کے لیے اس نے فون اٹھایا تو حویلی سے بہت ساری کالز تھی  
ان کو بعد میں فون کرنے کا سوچتے اس نے اپنے ایک دھدیالی کزن کو ڈاکٹر لانے  
کا بول کر فون کاٹ دیا

وہ پریشانی سے ادھر ادھر چکر لگانے لگا۔۔۔۔۔ پریشانی اس کے ہر انگ انگ سے  
۔۔۔ ظاہر ہونے لگی

اگر عزم نے سب کو بتا دیا تو سب برباد ہو جائے گا۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی ڈاکٹر آگئی تھی اور اسے چیک کیا

دیکھیں مسٹر عاشق

اس لڑکی کے ساتھ ریپ ہوا ہے اور جگہ جگہ اسے سگریٹ سے جلایا گیا ہے  
۔۔۔۔۔ بہت زیادہ ڈر کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئی ہیں میں نے ڈرپ لگادی

ہے کچھ دیر تک ہوش آجائے گا۔۔۔۔ اور یہ پولیس کیس ہے آپ کو پولیس کو  
انفارم کرنا چاہیے

ڈاکٹر نے اسے عجیب نظروں سے دیکھ کر بتایا اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس لڑکی  
کا شوہر ہے اور اسی نے اس لڑکی پر اپنی درندگی دکھائی تھی۔۔۔۔

بہت شکریہ آپ کا امید کرتا ہوں جو کچھ یہاں دیکھا آپ نے وہ بات باہر نہیں  
نکلے گی۔۔۔۔۔ نوٹو کی ایک گڈی ڈاکٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے اس نے کہا  
جس پر ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے اسے بے فکر رہنے کو کہا اور چلی گئی۔۔۔۔

تو وہ بھی کمرے میں آکر اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا تا کہ اسے منا  
سکے۔۔۔۔



آخر کار کئی گھنٹوں کے انتظار کے بعد دلشیر کو ہوش آگیا تھا سب کے چہروں پر  
سکون کی لہر دوڑ گئی

سب سے پہلے عائزہ بیگم گئی۔۔۔

کچھ ہی گھنٹوں میں اس کی کیا حالت ہو گئی تھی کل ہی تو ان سے بات کی تھی اپنے  
دل کی بات ان کو بتائی تھی

اور آج ان کا لخت جگر پیٹوں سے جھکڑا آنکھیں موندے دنیا سے بے خبر پڑا تھا  
ان کا کلیجہ منہ کو آیا تھا

وہ پاس رکھی اسٹول پر بیٹھ گئی۔۔

دلشیر میرا بچہ انہوں نے انہوں نے تڑپ کر ان کا ہاتھ تھام لیا

وہ جو آنکھیں موندے لیٹا تھا دھیرے سے آنکھیں کھولیں تو سامنے اپنی ماں کو  
روتے ہوئے پایا۔۔۔

وہ ازیت سے انہیں دیکھنے لگا آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر کنپٹی پر بہنے لگا۔۔۔  
کیا ہوا ہے میرے بچے کیوں اپنا خیال نہیں رکھتے تمہیں کچھ ہو جاتا تو تمہاری ماں  
جیتے جی مر جاتی

موم میں نے اسے کھو دیا۔۔۔ جب بولا تو اسے اپنی آواز کسی کھائی سے  
آتی۔۔۔

مجھے لگا تھا میں اسے حاصل کر لوں گا۔۔۔  
لیکن میں نے اسے کھو دیا آپ جانتی ہیں جب میں نے اسے کسی اور کے ساتھ  
دلہن کے روپ میں دیکھا تو میں تو اسی وقت مر گیا تھا  
وہ کسی اور کی دلہن بنی کسی اور کے لئے سچی بیٹھی تھی آپ آپ کا دلشیر تو اسی  
وقت ختم ہو گیا تھا موم

وہ چھت کو گھورتے ہوئے اپنی بے بسی اپنی ماں کے سامنے عیاں کر رہا تھا

اور عازہ بیگم کا دل کیا وہ اپنے بیٹے کے ہر غم کو اپنے اندر چپالے ان کی آنکھوں  
--- سے آنسوؤں رواں تھے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پار ہی تھی



عزہ کو کسمساتے دیکھا تو عاشر فوراً اس کے پاؤں کے پاس پاس سر جھکائے بیٹھ گیا  
جب اس نے آنکھیں کھولی تو اپنے پیروں کے پاس عاشر کو بیٹھے دیکھ اس کی چیخ  
نکل گئی

پلیز جانے جانے دیں میں نے کچھ نہیں کیا مجھے معاف کر دیں وہ ڈرتے ہوئے  
رونے لگی اس میں اتنی ہمت ہی نہیں تھی کہ اٹھ کر بھاگ سکے  
--- عاشر نے اس کے پاؤں پکڑ لئے



پلیز تم مجھے معاف کر دو میں نے بہت غلط کیا مجھے معاف کر دو میں تمہارے بغیر  
مر جاؤ گا پتہ نہیں میرے دوستوں نے کولڈ ڈرنک میں کچھ ملا کر پلا دیا تھا مجھے میں  
اپنے ہوش میں نہیں رہا عذہ میری جان

تم مجھے معاف کر دو میں تمہارا مجرم ہوں

اگر تم منے مجھے معاف نہیں کیا تو میں خود کو سزا دوں گا

اس نے کہتے ہوئے پاس رکھے فروٹ باسکٹ سے چھری اٹھالی اور اپنی کلائی پر  
رکھ لی

عذہ تو اس کے معافی مانگنے اور چھری رکھنے پر ہی گھبرا گئی تھی وہ نرم دل لڑکی کہا  
سمجھتی تھی چالاکیاں

اس نے نظر اٹھا کر عاشر کی آنکھوں کی طرف دیکھا جو بہت شرمندگی سے اس کی  
طرف دیکھ رہا تھا

اس نے نظریں جھکا لیں

اس کے ساتھ جو رات جانوروں جیسا سلوک عاشق نے کیا

وہ تو اس کے دل و دماغ پر نقش ہو گیا تھا

شاید ہیوی کبھی سنبھل پاتی لیکن اس نے ناراض رہنا سیکھا کب تھا

وہ اپنی نئی زندگی میں کوئی ناراضگی نہیں چاہتی تھی اس لیے اپنے دل کے خلاف

جا کر اس نے عاشق معاف کر دیا

تھینک یو تھینک یو سوچ میری جان اس نے جھک کر عذہ کے گال پر بوسہ دیا تو وہ

دوبارہ ڈر گئی۔۔۔

میں نے حویلی کال کر کے بتا دیا ہے کہ ہم کل صبح آئیں گے

۔۔۔ آج کا دن ہم ایک دوسرے کے ساتھ گزاریں گے

عاشق نے محبت سے عذہ کا گال چھو کر کہا تو وہ شرمائی

اور پھر واقع اس نے پورا دن عزہ کا بہت خیال رکھا اپنے ہاتھوں سے بنا کر کھانا  
کھلایا۔۔۔ کبھی اس کے ساتھ چھیڑ خانی کرتا تو کبھی کوئی مزاق کبھی اس کی تعریف  
تو کبھی کبھی کوئی پیار بھری گستاخی  
۔۔۔ وہ بھی اس کے ساتھ بہل گئی

تھوڑی دیر پہلے ہی سب اس سے ملکر گئے تھے اب زریان اس کے پاس بیٹھا اسے  
دیکھ رہا تھا جو آنکھیں بند کئے لیٹا تھا  
لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہا ہے  
لیکن اسے مخاطب کرنے کی ہمت نہیں تھی کیسے وہ اپنے دوست کے دل سے بے  
خبر رہا۔۔۔

تم کیا مجھے گھورنے آئے ہو آخر دلشیر سے اس کی نظریں برداشت نہیں ہوئی تو  
چڑ کر کہا

ہاں ایسا ہی سمجھ لو کیونکہ میں دیکھنا چاہ رہا ہوں کہ آخر تمہیں خود کشی کیوں کر  
سو جھی۔۔۔ زریان نے اس پر نظریں جمائے کہا۔۔۔۔۔ دلشیر نے آنکھیں چرائی  
۔۔۔ کہیں وہ اس کی آنکھوں سے دل کا حال نا جان لے

بکو اس نہیں کر مجھے یہاں سے جانا ہے ڈاکٹر سے بات کر یار دم گھٹ رہا میرا یہاں  
۔۔۔

اب کہ وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔ تو زریان بھی بعد میں بات کرنے کا سوچتے وہاں سے  
نکل گیا۔۔۔

وہ رات کے ایک بجے گھر آیا تھا زریان ابھی بھی ہسپتال میں تھا

لیکن اسے اپنے کپڑوں سے الجھن ہو رہی تھی اس لیے وہ چینج کرنے آیا تھا  
۔۔۔ بھوک بھی بہت لگی تھی جلسے بھوکا تھا

کچن سے کھٹ پٹ کی آواز پر وہ کچن کی طرف مڑ گیا

بے بی پنک ٹراؤز میں بے بی پنک ہی شرٹ پہنے دوپٹے سے بے نیاز وہ نوڈلز بنا  
رہی تھی لمبے براؤن بال کمر پہ بکھرے ہوئے تھے

وہ قدم قدم چلتا اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا  
اور اس کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔

اپنے بہت پاس اس کی خوشبو محسوس کر کے اس کے ہاتھ رک گئے۔۔۔ وہ گھبرا کر  
۔۔۔ پلٹی تو اس کے چوڑے سینے سے ٹکرائی

ہالے کی تو مانو اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی ہو اسے پاس دیکھ  
کر۔۔۔

وہ بمشکل اس کے سینے تک آتی تھی لیکن اس خرگوش نے کئی راتوں سے اسے  
بے چین رکھا تھا

وہ جھکا اور پوری شدت سے اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لیا اور قطرہ قطرہ  
اپنی روح کو سیراب کرنے لگا

ہالے تو اس کے اس قدر نزدیکی پر گھبرا گئی بے ساختہ اس کی قمیض کو سینے سے  
سختی سے بھینچ لی وہ اپنی مرضی سے پیچھے ہٹا

--- وہ اسی کے سینے میں سر ٹکائے لمبی لمبی سانسیں لینے لگی  
روحان جب بھی اس کے پاس ہوتا تھا سب بھول جاتا تھا اپنا وعدہ عہد سب کچھ  
یاد رہتا تو صرف اتنا کہ ہالے اس کی بیوی ہے اس کے نکاح میں ہے بس

ہالے ہوش میں آتے ہی ہڑبڑا کر اس سے دور ہوئی اور بھاگنے لگی

روحان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا کہ وہ اس کے سینے سے آگئی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ بڑی بڑی گہری آنکھیں حیرانی سے اور بڑی ہو گئی

وہ جھکا ان آنکھوں میں باری باری لب رکھے۔۔۔۔

۔۔ وہ جھکا اور باری باری اس کی آنکھوں پر لب رکھے

اس سے پہلے کے وہ دوبارہ ان ہونٹوں پر جھکتا

۔۔۔ پیچھے سے قدموں کی آواز آئی تو اس سے الگ ہو کر ٹیبل پر بیٹھ گیا

ارے روحان تم کب آئے مجھے جگا دیا ہوتا۔۔

فائزہ بیگم نے اسے کچن ٹیبل پر بیٹھے دیکھ کر کہا

ایک نظر ہالے کو بھی دیکھا جو ابھی تک اپنے سینے پر ہاتھ رکھے آنکھیں بند کئے

گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔۔۔۔

وہ بہت کچھ سمجھ گئی تھی مسکراہٹ خود بخود ہونٹوں پر آگئی۔۔۔



ان کے دیکھنے پر ایک نظر روحان نے بھی مڑ کر ہالے کی دیکھا تھا

اور اس کی حالت دیکھ کر وہ خود ہی شرمندہ ہو گیا تھا

ماما مجھے بھوک لگی ہے پلیز کچھ دے دیں کھانے کو اس نے اپنی شرمندگی مٹانے کو  
زرا تیز آواز میں کہا تا کہ ہالے بھی خیالوں سے باہر آ جائے۔۔۔

ہوا بھی یہی اس نے بوکھلا کر آنکھیں کھولیں تو سامنے فائزہ بیگم کو دیکھا کھسیانی ہو  
کر جلدی سے چھولا بند کیا جہاں نوڈلز کے لیے پانی رکھا تھا جو ابل ابل کر سوکھ گیا  
تھا۔۔۔۔

ہالے بیٹھو میں کھانا دیتی ہوں تم دونوں کو فائزہ بیگم نے ہالے کو بیٹھنے کو کہا  
... ماما مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔ کہتے ہی وہ سو کی اسپیڈ سے کچن سے بھاگ گئی  
پیچھے دونوں کو مسکرانے پر مجبور کر گئی



وہ صبح چار بجے گھر پہنچا تھا کچھ گھنٹے آرام کرنے کے بعد اسے دوبارہ واپس جانا تھا وہ کمرے میں داخل ہوا تو

وہ اسی کے بستر پر بڑے استحقاق سے کمبل اوڑھے لیٹی خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی یہ اس کے برسوں کی خواہش تھی

وہ الماری کی طرف بڑھا ایک سادہ سا ٹراؤزر شرٹ نکال کر فریش ہونے چلا گیا آدھے گھنٹے بعد وہ فریش سا ٹاول سے بال رگڑتا باہر آیا

ٹاول اسٹینڈ پر ٹاول لٹکا کر وہ بھی ایک طرف بیڈ پر لیٹ گیا ایک ہاتھ سے آنا کو کھینچ کر اپنے پاس کیا اور اسکی گردن میں ناک سہلانے لگا

اچانک کسی کے کھینچنے اور گردن میں ٹھنڈک محسوس ہونے پر جھٹ سے آنکھیں کھولیں تو زریان کو اپنے اوپر پایا

اس کی آنکھوں کا پیغام سمجھ کر آنا گھبرا کر شرم کے مارے کروٹ بدل گئی

آنا کی دودھیا گردن پر نظر پڑتے ہی زریان کو اپنے گلے میں کانٹے سے اگتے  
محسوس ہوئے

وہ جھکا اور جا بجا اس کی گردن پر ہونٹ ثبت کرنے لگا تشنگی تھی کہ بڑھتی ہی جا  
رہی تھی۔۔۔

وہ خود میں اس کی طلب کو بڑھتا ہوا محسوس کرنے لگا اس نے کھینچ کر اسے سیدھا  
لٹایا اور اس کے اوپر آگیا

اور جھک کر اسکی سانسیں اپنی سانسوں میں اندھیلنے لگا  
اس کی قربت میں اتنی نرمی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اس خود سے دور نہ کر پائی۔۔۔

زریان سب بھلا چکا تھا دن بھر کی تھکاوٹ اور پریشانی کو وہ اس کی قربت میں  
۔۔۔ سب بھلانے لگا اور اپنی محرم کے وجود میں گم ہونے لگا



آنا جب سو کر اٹھی تو زریان نہیں تھا کمرے میں اسے لگا شاید باہر ہو گا وہ تیار ہو  
کر کافی دیر تک انتظار کرتی رہی لیکن جب دس بجے بھی وہ نہیں آیا تو خود ہی  
--- شرمائی شرمائی سی باہر آئی

فائزہ بیگم سارہ بیگم اور بی جان لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی وہ بھی چل کر  
ان کو سلام کر کے ان کے پاس ہی بیٹھ گئی بی جان جہان دیدہ عورت تھی اس کے  
--- رنگ روپ کو دیکھ کر ہی بہت کچھ سمجھ گئی تھی

اللہ تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے اللہ تم دونوں کو جلدی سے نیک  
اولاد سے نوازے۔۔۔  
بی جان نے اسے دل سے دعا دی جس پر اس کے گال سرخ ہو گئے۔۔۔۔۔ ماما نے  
دل میں اس کی نظر اتاری۔۔

آنٹی ہالے کہاں ہے۔۔۔۔۔ اس نے بی جان کی نظروں سے بچنے کے لیے ہالے  
۔۔ کا پوچھا

میں تمہاری آنٹی نہیں زریان کی طرح تم بھی مجھے ماما کہا کرو۔۔۔۔۔

ارے بھابھی رہنے دیں اس کو کیا پتہ خاندانی طور طریقوں کا کسے سمجھا رہی ہیں  
آپ۔۔۔۔۔ سارہ بیگم نے نخوت سے کہا

جس پر آنانے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔

سارہ تم چپ رہو یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے اور اب یہ اسی خاندان کی ہے یہی اس کا  
سب کچھ ہے۔۔۔۔۔ بی جان نے بیٹی کو جھٹکا۔۔۔

اماں پتہ کیا ہے آپ لوگوں نے کہ اس کے آگے پیچھے کون ہے کون نہیں کس  
خاندان سے ہے باپ کون ہے اس کا بھئی ایسی بھی کونسی بیماری جو اس کی ماں

یہاں شادی میں ہی شامل نہیں ہو سکی مجھے تو لگتا ہے کوئی اور ہی بات  
ہوگی۔۔۔ سارہ بیگم بھی اپنے اندر کے شہر کو نکالنے سے روک نہیں پائی  
۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو آگئے

سارہ۔۔۔۔ جلال مرزا کی دھاڑ پورے لاؤنج میں گونجی کہ  
۔۔ سب گھبرا کر اٹھ گئے۔۔۔ وہ چلتے ہوئے آنا کے پاس آئے  
آج کے بعد خبردار آپ نے ہماری بیٹی کے خلاف کچھ بھی الٹا سیدھا کہا ورنہ ہم  
بھول جائیں گے کہ آپ ہمارا ہی خون ہے جو رشتے جو خاندان زیریان کا ہے وہی  
سب آنا کا بھی ہے  
آئندہ ان کے خاندان کے بارے میں آپ کے منہ سے کچھ بھی الٹا سیدھا  
!!!! سنوں میں

انہوں نے ایک ایک لفظ سارہ بیگم کو دیکھتے چبا چبا کر کہا۔۔۔

باباجان میں تو بس۔۔۔ سارہ بیگم نے اپنی صفائی دینے کی کوشش کی لیکن ان کی  
ایک سخت نظر پر ہی چپ ہو گئی۔۔۔

۔۔۔۔ داداجان آنا کو ساتھ لئے وہاں سے سیڑھیاں چڑھ گئے

وہ دونوں ٹیرس پر آگئے جہاں ہالے پہلے ہی اپنے کبوتروں کے ساتھ کھیلنے میں  
۔۔۔۔ مصروف تھی

ان کو آتے دیکھ فوراً داداجان کے سینے سے لگی۔۔۔ اور ہاتھ آگے کیا داداجان  
نے ڈیری ملک نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیا وہ چاکلیٹ کی دیوانی تھی اس سے  
۔۔۔۔ اگر کوئی کام کروانا ہو تو صرف ایک ڈیری ملک ہی کافی تھی  
داداجان نے ایک ڈیری ملک آنا کو بھی دی جو اس نے جھجھکتے ہوئے تھام  
لی۔۔۔۔

داداجان وہی رکھی ایک چیئر پر بیٹھ گئے اور اخبار پڑھنے لگے



جبکہ آنا اور ہالے دنیا بھلائے ٹیرس میں رکھے گملوں کی صفائی کر کے اور جگہ چینیج  
کر کے ان کو نیا لک دینے لگی

ان دونوں نے کھانا بھی اوپر منگوالیا تھا تھوڑی دیر بعد دادا جان نیچے چلے گئے  
تھے۔۔۔

ان دونوں کو عزمہ کی بھی بہت یاد آرہی تھی جو تھوڑی دیر میں ہی آنے والی تھی  
کب شام کے چار بج گئے پتہ ہی نہیں چلا ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم  
گزارنا بہت اچھا لگا

بی جان کا بلاوا آیا تو وہ دونوں بھی جلدی سے فریش ہو کر  
نیچے آگئی تھی۔۔۔

عزمہ آپو کیسی ہیں آپ ہالے اس سے مل کر پوچھنے لگی  
میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو میں بھی ٹھیک ہوں میری جان

ہالے کے بعد وہ آنا سے ملی

اور بھا بھی آپ کیسی ہیں عزہ نے آنا سے پوچھا

لیکن آنا کی نظریں اس کے گردن کے تھوڑے نیچے موجود نشان پر تھا دوپٹے  
ہم ٹھیک ہیں دونوں نے گرمجوشی سے جواب دیا گھر میں سب ہی خوش تھے عزہ  
۔۔۔ کو خوش دیکھ کر

۔۔۔۔۔ نہا اپنے چاچا کے گھر گئی ہوئی تھی جب کہ سارہ بیگم خاموش خوش تھی  
عاشق نے سب کو کل اپنے اور عزہ کے جانے کی خبر دی تو سب اتنی جلدی پر  
پریشان ہو گئے لیکن اس نے سب کو تسلی دی کہ وہ جلدی عزہ کو ملوانے لائے گا  
۔۔۔۔۔ لیکن کل جانا ضروری ہے اس کی چھٹیاں ختم ہو گئی تھی  
ناچاہتے ہوئے بھی سب مان گئے

داداجان نے روحان اور زریان کو بھی کل صبح حویلی پہنچنے کا حکم دیا تھا تا کہ اچھے  
سے عزم کو وداع کر سکے۔۔۔۔



زریان اور روحان دلشیر اور اس کی فیملی کو چھوڑنے کراچی آئے تھے دلشیر بالکل  
خاموش تھا جیسے وہ کوئی روبروٹ ہو سب نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی  
لیکن ہمہاں سے زیادہ اس نے کوئی جواب نہیں دیا  
انکو چھوڑ کر وہ دونوں بھائی واپسی کے لیے نکلے تھے  
تھکاوٹ اتنی تھی کہ بس کوئی حد نہیں لیکن فیملی اور دوستی کے لیے ہر وقت تیار  
تھے۔۔

صبح فجر کے ٹائم وہ گھر پہنچے تھے روحان تو جا کر بنا فریش ہوئے بستر میں گر گیا تھا  
البتہ زریان اچھے سے فریش ہوا نماز پڑھی پھر بستر میں لیٹ کر آنا کو اپنے سینے

میں بھینچا آنانے بھی نیند میں زریان کو پاس پا کر اس کے گرد بازوؤں کا حصار  
باندھا تھا اور سو گئے۔۔۔۔

خود پر کوئی بوجھ محسوس کر کے صبح نوبے کے قریب آنانے کھلی تو زریان کو  
خود پر سارا وزن ڈالے لیٹے دیکھا

زریان اٹھیں اس نے لال ہوتے چہرے سے زریان کو پکارا۔۔۔

۔۔۔۔ زریان نے مزید اس کو خود میں بھینچ لیا

زریان چھوڑیں ورنہ بہت برا ہو گا اس نے دھمکی دی

زریان آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو لال ہو رہی تھی اب یہ سرخی شرم کی تھی یا  
غصے کی کون جانتا تھا

زریان میں آخری بار وارن کر رہی ہوں اس نے بہت ضبط سے اسے وارن کیا

زریان نے ایک آنبر واچکا کے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو سیر نیسلی۔۔۔

آنانے بھی غصے میں کچھ نہیں دیکھا اس کے سینے میں جھک کے کاٹنے ہی والی تھی  
کہ زریان نے راستے میں ہی اس کے ہونٹوں کا بہت بری طرح شکار کر لیا بچاری  
پھڑپھڑا کر رہ گئی۔۔۔

وہ اپنی مرضی سے خود کو پرسکون کر کے پیچھے ہٹا اور مسکرا کر آنا کے ماتھے پر  
بوسہ دیا

شکریہ میری فیملی کو عزت دینے کے لیے۔۔۔ زریان نے اس کے گال پر لب  
رکھے۔۔۔۔

شکریہ مجھے قبول کرنے کے لیے۔۔۔۔ اس کی ناک پر بوسہ دیا۔۔۔۔

۔۔۔۔ شکریہ مجھے سکون دینے کے لیے

اس سے پہلے کے وہ اس کی گردن پر جھکتا دروازے کی آواز پر بد مزہ ہو کر پیچھے  
ہٹا

آنا بچاری شرم سے گردن ہی نہیں اٹھا پارہی تھی دروازہ مسلسل بج رہا تھا زریان  
اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تو مجبوراً آنانے اٹھ کر دروازہ کھولا  
وہ جی بیگم صاحبہ بی جان آپ دونوں کو ناشتے پر بلارہی ہے ملازمہ نے بی جان کا  
پیغام دیا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ جائے ہم آرہے ہیں اس نے دروازہ بند کیا اور جلدی سے ایک  
سوٹ لے کر واش روم میں بند ہو گئی فریش ہو کر نکلی جلدی جلدی تیار ہو  
کر اچھے سے دوپٹہ خود پر پھیلا یا۔۔۔

اتنے میں اسکن کلر کے شلوار قمیض پہنے زریان بھی تیار سا باہر نکلا ایک نظر آنا کو  
دیکھا تو نظریں پلٹنے سے انکاری ہو گئی گرین شیفون کے سوٹ میں وہ بہت  
خوبصورت لگ رہی تھی اس سے پہلے کے وہ کوئی گستاخی کرتا

۔۔۔ آنا اس کی نظریں خود پر محسوس کرتی جلدی سے کمرے سے بھاگ گئی

پیچھے زریان کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔۔ مجبور اسے بھی آنا کے پیچھے نکلنا  
--- پڑا

دونوں ساتھ ڈاننگ ٹیبل پر آئے تو سب کے دل سے ماشاء اللہ نکلا سوائے تین  
لوگوں کے وہ ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

ہالے بھی ان کے پیچھے پیچھے آئی تھی مہرون لان کی کرتی ٹراؤز پہنے وہ بہت  
--- معصوم لگ رہی تھی

آج پوری فیملی موجود تھی بی جان اور دادا جان سربراہی کرسی پر براجمان  
تھے

بی جان کے پاس دائیں طرف سارہ بیگم فاروق صاحبہ عاشرہ عزہ اور عالم  
صاحب بیٹھے تھے۔۔۔

--- بائیں طرف نیہار و حان زریان آنا ہالے اور فاتزہ بیگم بیٹھی تھی



دائیں طرف جگہ ہونے کے باوجود نیہا بائیں جانب روحان کے ساتھ بیٹھی تھی یہ بات کسی نے نوٹ کی یا نہیں لیکن آنانے بہت نوٹ کی اسے بالکل اچھا نہیں لگا اپنی بہن کے شوہر کے ساتھ بیٹھی وہ لڑکی نا جانے کیوں نیہا سے ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی

۔ اور اب تو ہالے اس کے لیے بہت خاص ہو گئی تھی ایک اس کی معصومیت دوسرا وہ بھی اس کی طرح باپ دھتکاری ہوئی تھی۔۔۔

بہت دنوں بعد سب نے ایک ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کیا تھا

سب بہت خوش تھے روحان کی موجودگی کی وجہ سے ہالے بھی خاموش تھی لیکن ایک چور نظر بار بار اس پر بھی ڈال رہی تھی جو روحان بخوبی محسوس کر رہا تھا وہ چھوٹی لڑکی بہت جلدی اپنے مزاجی خدا کو اپنے دل کے سلطنت کا بادشاہ بنا بیٹھی تھی شاید انجان تھی بہت جلد وہی بادشاہ اس کے دل کی دنیا کو اٹنے والا تھا

ناشتے کے بعد سب لاؤنج میں بیٹھے تھے تھوڑی دیر میں فاروق صاحب عاشر اور  
عزہ نے چلے جانا تھا سب اداس تھے لیکن نیہا اور سارہ بیگم نے ابھی کچھ دن اور  
رکنا تھا

جب سے ہالے کو پتہ چلا تھا وہ روئے جارہی تھی  
کہاں سے لاتی ہے یہ لڑکی اتنا پانی کیا ٹینکی فٹ کر رکھی ہے روحان نے کوفت سے  
سوچا۔۔۔

عزہ کو خوش دیکھ کر دونوں بھائی بھی بہت خوش تھے  
عاشر بیٹا یہ آپ کی شادی کا تحفہ ہماری طرف سے داداجان نے ایک اینڈولپ  
۔۔۔ عاشر کی طرف بڑھایا

اس نے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔۔۔ تھینک یونا نا جان  
اس کے بعد باباجان نے عزہ کو اپنے پاس بلایا تو وہ بھی اٹھ کر ان کے پاس بیٹھ گئی

بابا نے کچھ پیپر ز اور ایک اینڈولپ عزمہ کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں بیٹی کی شادی کے وقت اپنے باپ کی جائیداد پر جو اس کا حصہ ہوتا ہے اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے سارہ کی شادی کے وقت بھی بابا جان نے اس کا حصہ اسے دے دیا تھا اب عزمہ کا حصہ بھی میں اس کے حوالے کر رہا۔۔۔ ہوں اب یہ سب عزمہ کا ہے وہ جو چاہے کر سکتی ہے

اس کے بعد بھی میری بیٹی کے لیے اس گھر کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں آپ کو جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوگی آپ بے جھجک اپنے بابا۔ دادا جان اور بھائیوں سے کہنا ہم کبھی اپنی بیٹی کو منع نہیں کریں گے آپ کا حق ہم سب پر ہمیشہ رہے گا

اور اس اینڈولپ میں میری بیٹی داماد کے لیے ایک گفٹ جو آپ کو کینیڈا جا کر ملے گا۔۔۔

بابا مجھے نہیں چاہیے کچھ بھی آپ نے بہت کچھ کیا ہے مجھے کبھی کسی چیز کی کمی  
--- نہیں ہونے دی مجھے یہ سب نہیں چاہیے

عزہ نے بابا کو منع کیا اسے بار بار رونا آ رہا تھا سب سے دور جانے کا سوچ کر ابھی تو  
وہ آئی تھی تو اور ابھی اسے جانا پڑ رہا تھا

ارے عزہ بیٹا یہ ہمارے خاندان کی روایت ہے تم اس کو منع نہیں کر سکتی تمہیں  
یہ رکھنا پڑے گا

سارہ بیگم نے جلدی سے کہا کہیں عالم صاحب واپس نار کھ لے  
ہاں بیٹا یہ تمہارا حق ہے تمہیں ہی رکھنا پڑے گا بی جان نے بھی کہا  
جبکہ زریان خاموشی سے عاشر کو دیکھ رہا تھا اس کی سوچ دور کہیں دلشیر کے پاس  
--- اٹکی ہوئی تھی

اگر عاشق کی جگہ دلشیر ہوتا تو وہ کبھی بھی ایک پائی بھی لینا پسند نہیں کرتا وہ ایک خود دار مرد تھا۔۔۔ خیر جو نصیب وہ بس اپنے دوست کے لیے صبر کی دعا کر سکتا تھا

سب کے کہنے پر عزم نے وہ فائل اور اینڈولپ اپنے پاس رکھ لی۔۔۔  
تھوڑی دیر بعد سب کو الوداع کہتے وہ بھی چلے گئے تھے سب بہت اداس تھے  
۔۔۔۔۔ سب سے زیادہ ہالے اداس تھی وہ بہت اٹیچ تھی اس کے ساتھ  
مجھے معاف کر دیں عاشق میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا غلطی سے جل گیا  
میں دوسرا بنادیتی ہوں وہ کان پر ہاتھ رکھے چیختی تھی  
لیکن عاشق اسے بالوں سے گھسیٹتا ہوا کمرے میں لے گیا اور بیڈ پر دھکا دیا اور اپنی  
شرٹ اتار کر کر دور پھینکی اور اس پر جھک آیا نہیں اب مجھے بھوک نہیں میری

بھوک مٹانا تو تمہارا کام ہے کہہ کر اس نے عزہ کی مزاحمت کو نظر انداز کر کے  
اپنی درندگی اسے وجود پر دکھانے لگا

انہیں کینیڈا آئے ہوئے دو ہفتہ ہو گئے تھے لیکن یہاں آکر دوسرے ہی دن  
عاشر نے اسے اپنی اصلیت دکھانا شروع کر دی تھی

یہ دو کمرے کا بہت خوبصورت فلیٹ تھا جو شادی کے تحفے کے طور پر عالم صاحب  
نے ان کے لیے خریدا تھا

فاروق صاحب اپنے گھر چلے گئے تھے۔۔۔ لیکن وہ عزہ کو لے کر اسی فلیٹ پر  
آگیا تھا جو عالم صاحب نے انہیں دیا تھا  
پر اپرٹی کے کاغذات بھی اس نے اپنے پاس رکھ لیے تھے

گھر کا سارا کام وہ خود کرتی تھی لیکن عاشربات بے بات اسکی غلطی نکال کر اسے  
سزا دینے لگا تھا وہ شام کا نکلتا صبح نشے میں گھر لوٹتا تھا اور سارا دن سوتا تھا

لیکن اس نے ایک لفظ اپنے گھر والوں کو نہیں بتایا وہ دوبارہ اپنی وجہ سے انکو  
پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

لیکن روز روز کی ازیت برداشت کرنا بھی اس کے بس میں نہ تھا



دلشیر کی حالت کی وجہ سے روحان بھی غزہ کے جانے تیسرے دن دبئی آگیا تھا  
ابھی ابھی وہ آفس سے لوٹا تھا کہ اس کے فون پر زائش کی کال آنے لگی۔۔۔ اس  
نے انگور کیا آج کل ویسے بھی اس کا دل صرف ہالے کو سوچنے لگا تھا اور اس نے  
سوچ لیا تھا وہ اپنے رشتے کو ایک موقع دے گا ہالے چھوٹی تھی لیکن وہ جانتا تھا وہ  
اسے پسند کرنے لگی ہے اور کہیں نا کہیں اس کا دل بھی ہالے کی جانب ہمکنے لگا تھا  
آتے ہوئے وہ داداجان سے کہہ کر آیا تھا کہ وہ واپسی پر انکی خواہش پوری کر کے  
جائے گا



اور زائش ایک پڑھی لکھی خوبصورت لڑکی تھی وہ اس کی بات سمجھے گی زائش کو  
اس سے بہتر مل جائے گا

اور ویسے بھی اسے زائش صرف پسند تھی لیکن وہ خود کو۔ جھوٹی تسلی دیتا تھا یہ  
کہہ کر کہ اسے زائش سے محبت ہے لیکن وہ اب سمجھ گیا تھا محبت وہ تھی جو وہ  
ہالے کے لیے محسوس کرنے لگا تھا

فون کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آیا تو دوبارہ زائش کا نام دیکھ کر اس کی پیشانی پر  
بل پڑے وہ ابھی کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اس وقت صرف ہالے کو  
سوچنا چاہتا تھا

وہ موبائل آف کرنے ہی والا تھا کہ زائش کا میسج آیا کچھ سوچ کر اس نے میسج کھولا  
تو وہ پریشانی سے کھڑا ہو گیا

اور اسے کال کرنے لگا جو دوسری ہی بیل پر اٹھالی گئی

روحان پلیز مجھے بچالو میں مر جاؤنگی ڈیڈ میری شادی اپنے کسی بڈھے دوست سے کروانے والے ہیں میں موم کے ساتھ چپ کر دبئی آگئی ہوں پلیز تم آجاؤ ورنہ مجھے کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔ بتاتے ہوئے زائش رونے لگی

ایک دم روحان بھی پریشان ہو گیا اور ایڈریس پوچھ کر گاڑی لے کر نکل گیا۔۔۔ وہ جب ہوٹل پہنچا تو دروازہ زائش کی ماں نے کھولا وہ اندر آ گیا تو سامنے ہی زائش بہت بری حالت میں تھی بکھرے بال آنسو بھری آنکھیں ملگجے کپڑے وہ زائش۔۔۔ تو بالکل نہیں لگ رہی تھی

۔۔۔ روحان کو دیکھ کر وہ بھاگتی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی  
اپنی ماں کے سامنے یوں گلے لگنے پر وہ بھی شرمندہ ہو گیا اس نے آرام سے زائش کو خود سے دور کیا اور صوفے پر بٹھایا اور کچھ فاصلے پر خود بھی بیٹھ گیا اس کی ماں بھی سامنے صوفے پر بیڈ پر گئی

دیکھو روحان بیٹا زائش کے ڈیڈ اپنے بزنس کے چکر میں اس کی شادی اپنی عمر سے بھی بڑے انسان سے کروانا چاہ رہے ہیں لیکن میں اپنی بیٹی کی زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتی وہ تم سے پیار کرتی ہے وہ کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی اس لیے میں اسے یہاں لے کر آگئی اب تم ہی اسے ان سب سے بچا سکتے ہو۔۔۔ پلیز۔۔۔ اس سے نکاح کر لو

زائش کی ماں اسے روتی ہوئی اسے ساری بات بتاتی گئی  
روحان کو کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کرے کیونکہ وہ کچھ اور فیصلہ کر چکا تھا وہ اس معصوم کو اب تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا پہلے کی بات اور تھی اب تو اس نے بھی ہالے کی آنکھوں میں محبت کے دیپ جلتے دیکھے تھے۔۔۔

دیکھیں آنٹی میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں لیکن نکاح اس مسئلے کا حل نہیں ہم  
کوئی اور راستہ نکال لیں گے آپ پریشان ناہوروحان نے ان کو سمجھانے کی  
--- کوشش کی

کیا مطلب ہے روحان تمہاری اس بات کا مطلب میں یہاں اپنے ڈیڈ سے چپ کر  
آئی ہوں میری موم میری وجہ سے میرے ڈیڈ کے خلاف یہاں آئی ہیں اور تم یہ  
کہہ رہے آخر کیا وجہ ہے نکاح نا کرنے کی کبھی نا کبھی تو کرنی ہے نا تم نے وعدہ کیا  
تھا مجھ سے۔۔۔۔۔ زائش بھی ہیریانی ہو کر چلائی

دیکھو زائش سمجھنے کی کوشش کرو یہ وقت جزبات میں آنے کا نہیں ہے ہمیں  
سوچ سمجھ کر کوئی راستہ نکالنا ہو گا۔۔۔

باقی رہی نکاح کی بات وہ بعد کی بات ہے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں اس  
بڈھے سے شادی کرنے سے بچا لوں گا میں

روحان نے تحمل سے اسے سمجھانے کی کوشش کی جبکہ زائش کی موم ان دونوں  
کی طرف دیکھ رہی تھی

اچانک زائش نے فروٹ باسکٹ سے چھری اٹھائی اور اپنی کلائی پر رکھ لی بولوا ب  
بھی نہیں کرو گے نکاح مجھ سے وہ چیختے ہوئے بولی

سائز کی موم بھی گھبرا کر کھڑی ہو گئی اور روتے ہوئے روحان کی منتیں کرنے  
لگی۔۔۔ پلیز میری بیٹی کو بچا لو پلیز روحان رو کو اسے مر جائے گی

اگر تم نے مجھے ابھی نکاح نہیں کیا تو میں ہوٹل کے اسی کمرے میں اپنی جان دے  
دوں گی مجھے تمہاری قسم ہے  
زائش اس وقت کوئی پاگل ہی لگ رہی تھی

زائش یہ کیا پاگل پن ہے ہٹاؤ اسے روحان نے پریشانی سے اسے روکنے کی  
کوشش کی لیکن وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھی پلیز بیٹا رو کو اسے میری اکلوتی  
بیٹی ہے اس کی بات مان لو ورنہ اس کے ساتھ ساتھ میں بھی مر جاؤں گی  
او کے میں تیار ہوں تم سے نکاح کے لیے آخر روحان نے ہار مان لی کیونکہ اسے  
لگ رہا تھا کہ جو بھی کچھ ہو رہا تھا سب کی وجہ وہ خود تھا اس کے پاس کوئی دوسرا  
راستہ نہیں بچا تھا اگر وہ انکار کرتا تو وہ ایک قاتل بن جاتا  
زائش کی ماں نے اپنے کسی جاننے والے کو مولوی کے ساتھ ہو ٹل آنے کا بولا  
جب تک نکاح نہیں ہو گیا زائش نے چھری کلائی سے دور نہیں کی  
تھوڑی ہی دیر میں قبول و ایجاب کا مرحلہ طے پایا  
تو وہ پر سکون ہو کر بیٹھ گئی

لیکن روحان کا چین و سکون سب غارت ہو گیا جس لڑکی پر وہ زرا سی تکلیف  
برداشت نہیں کر سکتا تھا اس پر آج خود ہی سوتن کے آیا تھا

وہ جانے لگا تو زائش کی موم نے اسے روک لیا

بیٹا اپنی امانت اپنے ساتھ لے کر جاؤ مجھے اب واپس جانا ہو گا ورنہ اس کا باپ ہمیں  
۔۔ ڈھونڈتے ہوئے یہاں جائے گا اس لیے میرا جانا ضروری ہے

وہ ابھی نکاح جیسا عمل کر کے نہیں سنبھلا تھا کہ اب ساتھ رکھنے والی بات پر تو  
ظبط کرنا مشکل ہو گیا۔۔

آئی اب آپ کے ہسبینڈ زائش کی شادی کہیں اور نہیں کروا سکتے اس لیے آپ  
بے فکر ہو کر اسے لے جائیں

۔۔ کچھ وقت بعد میں اسے لینے آ جاؤں گا

اس نے ناچاہتے ہوئے بھی سر دلہے میں جواب دیا



روحان ڈیڈ مجھے جان سے مار دیں گے پلیز مجھے نہیں جانا جب تک ان کا غصہ کم  
--- نہیں ہو جاتا پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ

--- زائش اس کے بازو سے لگی رونے لگی

بیٹا زائش ٹھیک کہہ رہی ہے اسکے ڈیڈ غصے میں کسی کا لحاظ نہیں کریں گے پلیز تم  
اسے اپنے ساتھ لے ج۔۔۔

روحان نے مزید کچھ نہیں سنا اور اس کا ہاتھ پکڑے کمرے سے نکل گیا۔۔۔  
پیچھے زائش کی موم کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی کمرے سے اپنی اور  
زائش کی ساری چیزیں سمیٹ کر وہ بھی باہر نکل گئی۔۔۔۔۔



زریان آج شام آنے والا تھا اس لیے وہ فائزہ بیگم کے ساتھ کچن میں کھڑی اس  
کی پسند کے چکن کو فٹے اور چکن جلفریزی بنا رہی تھی اس نے زبردستی ہالے کو

بھی ساتھ کھڑا کیا تھا تا کہ وہ بھی سیکھ لے اور روحان کو بنانا کر کھلا سکے جس پر  
آج وہ شرمانے کے بجائے خاموش تھی

آنا سکندر کی بیٹی ہے اس بات سے فائزہ بیگم زریان اور روحان ہی واقف تھے  
وہ سب ہی بہت خوش تھے ہالے اور آنا کی محبت سے عزہ بھی انہیں فون کر کے  
اپنی طرف سے بے فکر رہنے کو کہتی تھی۔۔۔

روحان کے ساتھ زریان بھی چلا گیا تھا شہر لیکن ان دو ہفتوں میں وہ دودن کے  
لیے گاؤں آیا تھا اس نے آنا کو بھی ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن ہالے کی وجہ سے وہ  
کچھ ٹائم اور یہاں رہنا چاہتی تھی جس پر زریان کا دل تو نہیں مانا لیکن وہ چاہتا تھا کہ  
آنا زیادہ سے زیادہ فیملی کے ساتھ ایڈجسٹ ہو جائے اس لئے وہ مان گیا

وہ کچن سے نکلی تو سیڑھیاں اترتی نہ یاد کھائی دی جو آج ضرورت سے زیادہ تیار  
تھی۔۔۔ آنانے اسے اگنور کیا اور کمرے میں چلی گئی اور ریڈ شیفون کا سوٹ نکالا

اور فریش ہونے چلی گئی فریش ہونے کے بعد اچھے سے تیار ہوئی ریڈ ہی لپ  
اسٹک لگائی اور بھر بھر کر دونوں آنکھوں پر کاجل لگائی اور دوپٹہ اچھے سے  
کندھے پر پھیلا کر باہر آگئی۔۔

اوے ہوئے بھیا کے آنے کی اتنی خوشی۔۔ ہالے نے آکر اس کے ساتھ بیٹھتے  
کندھے پر کندھا مارا تو آنا شرما گئی

بڑی ہوں تم سے شرم کرو مجھے چھیڑو گی تم اس نے آنکھیں دکھانے کی کوشش  
کی۔۔۔

ہائے بھابھی آپ کو نا چھیڑیں تو کس کو چھیڑیں ایک تو عزمہ آپ کو بھی عاشر بھائی ہی  
ملے تھے جن کی وجہ سے وہ اتنی دور چلی گئی اب آپ ہی بتائیں کس کو چھیڑیں

--

اس نے مصنوعی افسوس سے کہا

بیٹا صبر کرو روحان بھائی کو آنے دو گن گن کر بدلے نالئے تو کہنا۔۔۔ اس نے  
بھی حساب برابر کیا

نا جانے کیوں آج وہ ظالم بہت شدت سے یاد آرہا تھا جیسے کچھ تو ہوا ہو شام سے ہی  
اس کا دل گھبرا رہا تھا

کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کہ سب اس کا مزاق بنائے گے  
اس کو کال کرنے کی ہمت بھی نہیں تھی کہ نکاح کے بعد اتنی بے تکلفی کبھی تھی  
نہیں اس کا دل بہت گھبرا نے لگا تھا وہ اٹھی اور بی جان کے پاس چلی گئی  
بی جان میں آ جاؤں اس نے باہر کھڑے ہو کر پوچھا ویسے اسے اجازت لینے کی  
عادت نہیں تھی لیکن دادا جان کی۔ موجودگی میں وہ اجازت کے کر آتی تھی  
آ جاؤ ہالے۔۔۔ اندر سے بی جان کی آواز آئی تو وہ اندر آ گئی  
دادا جان صوفے پر بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے

اور بی جان بیڈ پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی وہ آئی اور انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی

دادا جان نے کتاب سے نظریں ہٹا کر ایک نظر اپنی پوتی کو دیکھا جو آج اداس ادا سی لگی۔۔۔

بی جان نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا کیا بات ہے آج ہالے اداس کیوں ہے۔۔۔ بی جان نے پوچھا

بی جان میرا دل بہت گھبرا رہا ہے جیسے میں مرنے والی ہوں۔۔۔ اس نے اداسی سے کہا

اللہ ناکریں ہالے کیا اول فول بول رہی ہو بی جان نے اسے ڈپٹا

سچی بی جان دل بہت دھک دھک کر رہا جیسے کچھ برا ہو رہا آپ آپ ان کو فون کر کے پوچھیں نا وہ ٹھیک ہے نا۔۔

اس نے جھجھکتے ہوئے اپنے دل کی بات کہہ دی۔۔۔ اور سامنے داداجان کو  
دیکھا جو اسے ہی غور سے دیکھ رہے تھے

فوراً آنکھیں بند کر لی

ان کو کن کو بی جان نے انجان بنتے پوچھا  
بی جان آپ جانتی ہیں میں کن کی بات کر رہی ہوں اسنے بے بسی سے کہا  
داداجان کو بھی اس کی دل کی پریشانی کا احساس ہوا تو  
اس کو دیکھتے ہوئے روحان کو کال ملائی  
۔۔۔۔۔ جو اس نے ریسو نہیں کی شاید بڑی تھا

کال نہیں اٹھائی تو وہ اور پریشان ہو گئی جلدی سے اٹھی میں ماما کا فون لاتی ہوں  
اس سے فون کرنا داداجان وہ کہتے بھاگ گئی داداجان اپنی معصوم پوتی کی بے  
۔۔۔۔۔ قراری خوب سمجھ رہے تھے

لیکن انہیں اطمینان تھا یہ بے قراری اپنے محرم کے لیے ہے اس لیے وہ بے فکر  
--- تھے

تھوڑی دیر بعد وہ فون لے کر بھاگتی ہوئی آئی یہ لیجیے داداجان اس سے کریں فون  
وہ اٹھالیں گے دیکھنا اس نے فون داداجان کی طرف بڑھاتے کہا

ہالے آپ فون لے کر اپنے روم میں جاؤ اور آپ خود فون کر کے خیریت پوچھ  
لینا کیونکہ میں زرا اس سے ناراض ہوں ابھی بات نہیں کر سکتا۔۔۔

داداجان نے اس کو وضاحت کے ساتھ ساتھ مشورہ بھی دے ڈالا  
اسے بھی یہ ٹھیک لگتا کہ اس کے دل کو سکون آجائے۔۔۔ وہ فون لے کر  
کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کمرے میں آکر اس نے بنا سوچے سمجھے کال ملا دی جو اگلے ہی لمحے اٹھالی گئی  
تھی۔۔۔۔



اسلام علیکم ماما فون سے اس کی گھمبیر آواز گونجی  
ہالے کا دل بے ساختہ دھڑکا اسے سمجھ نہیں آیا کیا کہے  
لفظوں نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا  
وہ جو غصے و پریشانی میں زائش کو فلیٹ کے باہر اتار کر خود بے مقصد سڑک پر  
گاڑی چلانے پر مصروف تھا اچانک فون بجنے پر اسکرین پر چمکتا ماما کا نام دیکھا اور  
کال ریسیو کر کے سلام کیا۔۔۔  
لیکن دوسری طرف خاموشی تھی ہلکی ہلکی سانسوں کی آواز آرہی تھی  
اسے سیکنڈ لگا سمجھنے میں کہ فون کرنے والا کون ہے  
ہالے۔۔۔ اس نے محبت سے پکارا۔۔  
اسے بہت ضرورت تھی اس وقت ہالے کی اگر پاس ہوتا تو شاید اپنی ساری  
پریشانی اس کی گود میں سر رکھ کر بہا دیتا

اپنے نام کی پکار پر ہالے کے دل نے ایک سو بیس کی اسپید پکڑی جیسے ابھی باہر  
نکل کر آجائے گا اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا اور لمبی لمبی سانسیں لے کر خود کو  
نارمل کرنے لگی۔۔۔۔

روحان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی وہ فون کے اس پار سے بھی اس کی ایک  
ایک حرکت سے واقف تھا ابھی صرف آواز سن کر یہ حال تھا جب وہ اپنی بے  
چینی اور بے قراری اس کے وجود پر اتارے گا تو کیسے برداشت کرے گی وہ  
نازک جان۔۔۔۔

ہالے۔۔۔۔ اس نے دوبارہ پکارا  
ججی۔۔۔۔۔ اس کی ہلکی سی آواز آئی

آئی مس یو بیڈلی مائی لو۔۔۔۔۔ روحان کی جذبات سے بھرپور گھمبیر آواز  
گو نجی۔۔۔۔

فون ہالے کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا گال خود بخود سرخ پڑ گئے اس نے اپنے  
خشک لبوں پر زبان پھیرا

ہالے۔۔۔۔۔ روحان نے سرگوشی میں پکارا۔۔۔

ہالے۔۔۔۔۔ روحان نے سرگوشی میں پکارا

ایک دم اس نے موبائل سینے سے لگا کر اپنی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی کوشش  
کی۔۔

دوسری طرف اتنی ٹینشن میں بھی اس کی دھڑکنوں کے دھن پر روحان کے  
ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

۔۔۔ ہالے نے خود کو سنبھال کے فون کان سے لگایا

۔۔ آپ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔۔۔ آخر کار اپنی بے چینی کی وجہ پوچھ ہی لی

میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔۔۔ روحان کی پریشان سی آواز آئی ہالے کو گھبراہٹ  
ہوئی

مجھے پتہ تھا آپ ٹھیک نہیں ہو۔۔۔۔۔ ہالے کی سرگوشی سنائی دی  
تمہیں کیسے پتہ چلا میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔۔۔ دونوں ایک دوسرے سے  
سرگوشی میں بات کر رہے تھے

می میرادل بہت گھبرا رہا تھا شام سے۔۔۔۔۔ ہالے دھیرے سے منمننائی  
روحان کو لگا وہ مزید اس لڑکی کو نہیں سن پائے گا جو سکون اس سے بات کر کے  
مل رہا تھا ایک دم اب ہوا ہو گیا  
اسے لگا وہ اس معصوم کے قابل نہیں رہا

یہاں اس نے مجبوری میں اس کا حق کسی اور دے دیا تھا  
اور وہاں اس پری کو سب محسوس ہوا تھا

وہ کیسے اس کا سامنا کر پائے گا اس نے زور سے آنکھیں میچی وہ کبھی خود کو معاف  
نہیں کرے گا

آپ سن رہے نامیری بات۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے خاموشی کا احساس ہوا تو  
اسنے دھیرے سے پوچھا

روحان جیسے ہوش میں آیا ہاں میں سن رہا ہوں اور میں بالکل ٹھیک ہوں پریشان  
مت ہو میں بعد میں بات کرونگا اللہ حافظ۔۔۔ اس نے بنا کچھ سنے فون بند کر دیا  
ہالے نے کتنی ہی دیر فون کو سینے سے لگائے رکھا اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ  
ٹھیک ہے  
----- آئی مس یو بیڈلی مائی لو

یہ جملہ یاد آتے ہی وہ پیروں کے ناخن تک سرخ ہوئی پھر جلدی سے باہر بھاگ  
گئی کیونکہ زریان اس کے لیے چاکلیٹ لانے والا تھا اور اب تک تو آگیا  
ہو گا۔۔۔۔

ب



سب ڈاننگ ٹیبل پر موجود تھے نہا زریان کے بالکل سامنے والی کرسی پر بیٹھی  
تھی تاکہ زریان کی نظر اس پر جائے  
لیکن وہ تو اپنے پہلو میں بیٹھی لڑکی کی خوبصورتی میں مدہوش تھا جو اس پاس کسی کو  
دیکھنے کی زحمت نہیں کی اس بار اس کا ارادہ آنا کو بھی لے کر جانے کا تھا اب آنا  
کے بغیر اس کا دل نہیں لگتا تھا  
نہا کو یہ سب برداشت نہیں ہو رہا تھا

بھیااا

ہالے دھڑام سے اکر اس کے پاس بیٹھی

ہالے بچے آرام سے ابھی لگ جاتی تو

زریان نے مصنوعی افسوس سے بولا

ارے کچھ نہیں ہوتا آپ پہلے یہ بتائیں میری چاکلیٹ اور سامان کی لسٹ آپ کو

دی تھی اب چیزیں لائے ہیں نا

اس نے جلدی سے پوچھا

ارے ہاں ہاں سب لے کر آیا ہوں تم اب چپ کر کے آرام سے کھانا کھاؤ

بی جان اور دادا جان اس کو خوش دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ ان کی پوتی کا جو دل

دھک دھک کر رہا تھا ضرور اسکی دوا مل گئی ہوگی اسے



کھانے کے بعد اسنے ملازمہ سے کہہ کر سارا سامان گاڑی سے نکلوا یا اور ہالے کی ساری چیزیں اس کے حوالے کی ہالے تو خوشی سے پھولے نہیں سمار ہی تھی اس نے ایک شاپنگ بیگ نیہا کے حوالے کیا یہ میں تمہارے لیے کا یا تھا امید ہے تمہیں پسند آئے گی

یہ شاید پہلی بات تھی اب تک جو اس نے براہ راست اس سے کی تھی نیہا کا تو چہرہ ہی کھل گیا

جبکہ آنا انتظار کرتی رہی کہ اسے بھی کچھ دے گا لیکن زریان نے اسے کچھ نہیں دیا تو وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی وہ جب کمرے میں آیا تو وہ سر تک چادر اوڑھے آنکھیں بند کئے لیٹی تھی زریان نے پہلے چہنچ کیا پھر اس کے پاس آکر لیٹ گیا

آنا کو اپنے گلے میں زریان کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تو جھٹ سے آنکھیں  
کھولیں ایک نظر جھک کر گلے میں دیکھا تھا ایک بہت خوبصورت ڈائمنڈ کا  
پینڈنٹ اسکے گلے میں تھا

اس کے ہونٹوں پر بہت خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی لیکن اس نے کوئی  
ریسپونس نہیں دیا

اتنے دنوں بعد شوہر گھر آیا ہے شکریہ تو بنتا ہے زریان نے اس کے کان کی لو کو  
چھوتے گھمبیر سرگوشی کی

آنا کے جسم میں کپکپاہٹ شروع ہو گئی  
کان کو چھوڑ کے گردن پر اپنے ہونٹ رگڑنے لگا  
زریان اس نے تڑپ کر اسکی طرف ہوتے پکارا

زریان تو اس کے ریڈ کلر کے سوٹ میں چمکتی گردن کو دیکھ کر بے قابو ہوا اور  
جھک کر اپنے لمس سے اسے پاگل کرنے لگا

آنا سے برداشت نہیں ہوا تو زریان کے بالوں کو مٹھی میں بھینچ لیا  
وہ اپنی مرضی سے پیچھے ہوا اور خمار آلود نظروں سے اسے دیکھنے لگا  
آنا اسکی نظروں کی تاب نہ لا سکی اور اسی کے سینے میں چپ گئی  
میری طرف دیکھو

--- زریان نے اس کا سر سینے سے نکال کر کہا  
نہیں۔۔۔ وہ دھیرے سے منمنائی

میں نے کہا میری آنکھوں میں دیکھو جاناں آپکی بار بولتے ہوئے اس کے لفظوں  
میں کچھ تھا کہ آنا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو ان گرین آنکھوں میں اسے اپنا  
آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا بے خیالی میں اس نے زریان کے ماتھے پر بوسہ دیا

زریان نے اس کے ہونٹوں کو اپنے قبضے میں لیا اور اپنی سانسوں اس کی سانسوں  
--- میں انڈھیلنے لگا

ایک ہاتھ سے لائٹ آف کی اور اسے خود میں گم کر تا چلا گیا۔۔۔۔۔



اٹھو تیار ہو جاؤ ہمیں ایک پارٹی میں جانا ہے وہ ایک بلوکلر کی ساڑھی اس کی  
طرف بڑھاتے ہوئے بولا جس میں بلاؤز کے نام پر سلیو لیس ایک چھوٹی سی  
شرٹ تھی جو

پہن کر اسکی پوری کمر برہنہ نظر آتی  
عزہ نے وہ ساڑھی اٹھائی اور حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا

یہ یہ میں کیسے پہن سکتی ہوں اس نے ڈر کر پوچھا صبح سے اسے اپنی طبیعت بہت  
خراب لگ رہی تھی لیکن اس نے عاشر کے ڈر سے نہیں بتایا

کیوں اس میں کیا برائی ہے اتنی خوبصورت تو ہے اس میں تو تمہارا حسن اور نکھر  
آئے گا عاشر نے اپنی انگلی اسکے گال پر ٹریس کرتے کہا  
لیکن میں باہر یہ پہن کر نہیں جاسکتی پلیز عاشر عزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ شاید وہ  
اس کی بات سمجھ جائے

کیوں باہر کیوں نہیں جاسکتی اتنی تم پاک دامن تو ہو نہیں آخردودو عاشق تو  
میرے سامنے کے ہیں پتہ نہیں پیچھے کتنے ہونگے اور آدھی رات کو خرم ملک کے  
ساتھ گارڈن میں تم اپنی خوبصورتی کی نمائش کر کے داد ہی وصول رہی تھی پھر یہ  
سب نائک کیوں  
اس نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھ ایک ایک لفظ چبا کر کہا

عزہ نے اپنی آنکھیں بند کر لی وہ اتنے دنوں سے یہی سب تو کر رہا تھا  
کاش اس نے شادی سے انکار کیا ہوتا کاش یہ سب ناہوتا

اب طلاق کا دھبہ لے کر اپنے باپ کی عزت اپنی وجہ سے خراب نہیں کرنا چاہتی  
تھی اس لیے یہ سب برداشت کر رہی تھی وہ انتہائی ڈرپوک لڑکی تھی جو ہمیشہ  
دوسروں سے ڈر کر اپنا نقصان کرواتا تھی اور اب بھی یہی سب ہر رہی  
تھی۔۔۔۔

میں بدکردار نہیں ہوں یہ بات آپ بھی جانتے ہیں پلیز مجھے زہنی ازیت دینا بند  
کریں۔۔۔۔ اس نے ہمت کر کے اپنے لیے بولنا چاہا کہ عاشر کے ہاتھ کا تھپڑ  
اسکی بولتی بند کروا گیا

آئندہ میرے سامنے زبان چلانے کی ضرورت نہیں جاؤ اور تیار ہو کر آؤ وہ اسے  
دھکا دے کر چلا گیا وہ بچاری بیڈ پر گری



فجر کو زریان کی آنکھ کسی آواز سے کھلی جب اس نے دیکھا تو واش روم سے آواز آرہی تھی دروازہ کھلا ہوا تھا وہ بھاگ کر گیا تو آنا واش بیسن میں جھک کر کھڑی تھی الٹی کرنے کی وجہ سے اس کی حالت کھڑے ہونے لائق نہیں تھی اس نے جلدی سے اسے سنبھالا اور باہر لا کر بیڈ پر بٹھایا اور ٹاول سے اس کا چہرہ صاف کیا --- اس کی رنگت بالکل پہلی ہو گئی تھی زریان کو پریشانی ہونے لگی

آنا کیا ہوا ہے طبیعت خراب تھی تو مجھے جگایا کیوں نہیں اس نے فکر سے اسے ساتھ لگا کر پوچھا

پتہ نہیں مجھے بہت چکر آرہے ہیں نڈھال سی وہ بیڈ پر ڈھے گئی ---  
اٹھو آنا چلو ہم ہسپتال چلتے ہیں ہمت کرو اٹھو

زریان نے جلدی سے شرٹ پہن کر اسے گاڑی کی چابی اٹھائی اور اسے اٹھانے کی کوشش کی



زریان میں۔۔۔۔۔ چل نہیں۔۔۔۔۔ پاؤں گی وہ رک رک کر دھیرے سے  
بولی۔۔۔ اچھا رک کو میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں

اسنے آنا کو سیدھا کر کے لٹایا اور اس پر چادر درست کر کے کمرے سے باہر چلا گیا  
وہ پریشان سا فون کان سے لگائے باہر آیا ڈاکٹر کو فون کر کے وہ عالم صاحب کے  
کمرے میں آیا اور دستک دی

دروازہ عالم صاحب نے کھولا  
بابا۔۔۔۔۔

زریان نے ان سے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن وہ منہ پھیر کے واش روم چلے  
گئے

فاتزہ بیگم نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی زریان کو اتنی صبح دیکھ کر پریشان ہو گئی وہ  
جلدی سے اٹھی خیریت ہے زریان کیا ہوا ہے

جی ماما آپ چلیں آنا کی طبیعت بہت خراب ہے میں نے ڈاکٹر کو کال کر دی ہے وہ  
آتی ہوگی آپ ایک بار دیکھ لیں اس نے ایک نظر واشروم کے دروازے کو  
دیکھتے ہوئے فائزہ بیگم سے کہا

پہلے کیوں نہیں بتایا تم نے۔ مجھے چلو دیکھتی ہوں میں اسے

---- وہ پریشان سی چپل پہنتے ہوئے زریان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی

زریان بھی ان کے پیچھے ہو لیا

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ نڈھال سی بیڈ پر لیٹی تھی

وہ آنا کی حالت دیکھ کر کچھ سمجھ گئی تھی لیکن قبل از وقت کچھ بھی کہنا مناسب  
نا تھا

اسی وقت ڈاکٹر آئی تو زریان اور فائزہ بیگم کو باہر بھیج دیا زریان پریشان سا ادھر  
سے ادھر چکر لگانے لگا

تب تک عالم صاحب بھی وہاں آگئے تھے لیکن زریان سے بات کرنا ضروری  
نہیں سمجھا

ڈاکٹر باہر آئی تو ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی

عالم صاحب ان کی طرف بڑھے زریان پیچھے ہی رک گیا

پریشانی کی کوئی بات نہیں مرزا صاحب مٹھائی منگوائیں

آپ کے گھر ننھا مہمان آنے والا ہے۔۔۔۔۔ آپ کی بہو امید سے ہیں انکو تھوڑی  
ویکنیس ہے میں نے ڈرپ لگا دی ہے ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں وہ بہتر محسوس  
کریں گی۔۔۔

فائزہ بیگم اور عالم صاحب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

زریان ابھی تک بے یقینی کے عالم میں تھا وہ اپنی جگہ سے ایک قدم نہیں ہلا

فائزہ بیگم نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور اور مسکرا کر اسے گلے لگایا مبارک  
ہو میری جان اللہ نے تمہیں اس خوشی سے نوازا

فائزہ بیگم نے اسے مبارک باد دی وہ ہوش میں آیا اور ان کو زور سے گلے لگایا  
۔۔۔ میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ

عالم صاحب ان کو خوش دیکھ کر جانے لگے کے زریان نے انکا ہاتھ پکڑ لیا  
بابا یار اب تو معاف کر دیں وہ انکے سینے سے لگ گیا کسی بچے کی طرح بابا نے بہت  
مشکل سے مسکراہٹ روکی

اگر میں شادی نہیں کرتا تو آج آپ کو داد کار تہ کہاں سے ملتا وہ انکے سینے سے  
لگے بولا

بابا نے اس کے گرد بازو باندھے ویسے میرا ارادہ تم سے کبھی بھی ماننے کا نا تھا  
لیکن خیر اپنے پوتے پوتیوں کے لیے اتنا تو کر سکتا ہوں۔۔۔ انہوں نے جیسے اس  
پر احسان کیا

فائزہ بیگم باپ بیٹے کے ملاپ پر بہت خوش ہوئیں آنے والے بچے اور ماں کے  
لیے ڈھیروں دعائیں ان کے دل سے نکلی۔۔۔

وہ گھر آیا تو بالکل خاموشی تھی وہ سیدھا اپنے کمرے میں داخل ہوا اور بنا لائٹ  
جلائے بستر پہ ڈھے گیا  
کانوں میں بس ہالے کی آواز گونج رہی تھی اس کی میٹھی آواز میں سرگوشی اسے  
بہت سکون دے رہی تھی وہ نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا  
اسے اپنے سینے پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا

لیکن وہ مدہوش پڑا رہا کوئی اس کی شرٹ کے بٹن کھولے

اس کے سینے میں پیار کر رہا تھا

روحان نے نیند میں ہی اسے کھینچ کر اپنے پاس کیا اور اس کی گردن میں سر چھپا  
کے سو گیا

زائش ایک ہاتھ اس کے بالوں میں اور دوسرا ہاتھ اس کی پیٹھ پر پھیرنے لگی  
اپنے پاؤں سے روحان کی ٹانگوں کو سہلانے لگی۔۔۔۔۔

روحان کے دل و دماغ پر نیند میں بھی بس ہالے سوار تھی  
زائش نے اس کا سر تھوڑا پیچھے کیا

اور اس کے ہونٹوں پر جھک گئی

ایک دم بھک سے روحان کی نیند اڑی یہ خوشبو ہالے کی نہیں تھی اس نے زائش  
کو خود سے دور جھٹکا اور جلدی سے لائٹ آن کی

پورہ کمراروشنی سے نہا گیا

اس نے سرخ آنکھوں سے زائش کی طرف دیکھا

بلیک سلک کی سلیو لیس نائی جسے ڈوری کی مدد سے کندھوں سے تھام رکھا تھا

جو بمشکل گھٹنوں تک تھی

اس بے ہودہ نائی میں اسکا جسم چھپنے کے بجائے اس کے نشیب و فراز واضح ہو

رہے تھے اس نے نفرت سے سر جھٹکا

یہاں کیا کر رہی ہو تم اس حلیے میں۔۔۔۔ اس نے دانت بھیج کر اپنے غصے کو

کنٹرول کیا تھا

روحان بیوی ہوں تمہاری تو یہی رہوں گی نا تمہارے پاس

اور رہی حلیہ کی بات تو آج ہماری ویڈنگ نائٹ ہے اسے ہم کسی بھی ٹینشن میں

ضائع نہیں کر سکتے



زانش اس کے پاس آکر اسے کندھوں سے تھام کر بے باکی سے بولی۔۔۔

وہ اس سے دو قدم دور ہوا اور جا کر صوفے پر بیٹھ گیا

دیکھو زانش فلحال میں بہت ٹینشن میں ہوں مجھے ابھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا اس لئے

کسی چیز میں جلد بازی مت کرو مجھے لگتا ہے ہمیں ایک دوسرے کو اسپیس دینا

چاہیے فلحال۔۔۔۔۔ اس نے بہت تحمل سے زائد کو کہا

زانش نے سرخ آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا

اور جا کر اس کی گود میں بیٹھ گئی روحان کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا اس کا بس نہیں

چلا کہ وہ زانش کو اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دے لیکن وہ خود پر ضبط کئے بیٹھا

رہا۔۔۔۔۔

میں تمہاری بیوی ہوں میرا حق ہے روحان تم پہ تم مجھے یواگنور نہیں کر سکتے ہم

ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں

۔۔۔ تو آخر یہ گریز کیوں۔۔۔ وہ اس کے سینے سے لگی پوچھنے لگی

روحان اٹھا اور اس بیڈ پر دھکا دیا

فار گاڈ سیک زائش نہیں کرتا میں تم سے پیار سمجھ آئی بات نہیں کرتا

اب میرا دماغ گھمانے کی ضرورت نہیں ہے جب تک میں سب ٹھیک نہیں کر

دیتا تم اسی کمرے میں رہنا میں دوسرے کمرے میں رہ لوں گا

مجھے سب ٹھیک کرنے دو اس سے پہلے مجھے کسی قسم کی ٹینشن مت دو ورنہ سب

برباد ہو جائے گا۔۔۔ وہ غصے میں دھاڑتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

پیچھے زائش نے غصے میں کمرے کی ہر چیز پھینک دی۔۔۔ اتنی بے عزتی اہانت

کے احساس سے اس کا چہرہ لال ہو گیا

۔۔۔ میں اپنی بے عزتی کا بدلہ تم سے لے کر رہو نگی روحان عالم یاد رکھنا تم



وہ جب کمرے میں داخل ہوا تو وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی

وہ اسکے پاس جا کر بیٹھ گیا

شکریہ جاناں مجھے اتنا پیارا تحفہ دینے کے لیے زریان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں زریان کو خود پر جھکے پایا

میں بہت خوش ہوں جاناں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا

زریان نے جھک کر اس کی دونوں آنکھوں پر پیار کیا وہ حیرانگی سے زریان کو دیکھنے لگی۔۔۔

آپ اتنے خوش کیوں ہیں زریان۔۔۔ اس کی آنکھوں میں بے خبری صاف نظر آرہی تھی زریان مسکرایا

اس سے پہلے کے وہ بتاتا ہالے آندھی طوفان کی طرح اس کے کمرے میں داخل ہوئی زریان کو دیکھ کر اس کے قدموں کو بریک لگی

زریان بوکھلا کر دور ہوا

ہالے شرمندگی سے واپس جانے لگی۔۔ سوری بھیا بھا بھی مجھے لگا آپ کمرے میں  
۔۔۔ نہیں ہیں

۔۔۔ ہالے اندر آ جاؤں بچے زریان اسے کہتا جا کر صوفے پر بیٹھ گیا

آنا بے وجہ ہی شرمندہ ہو گئی

ہالے جلدی سے آ کر آنا کے گلے لگی بہت بہت مبارک ہو بھا بھی۔۔ ہالے نے  
مبارک باد دی آنا اب بھی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی یہ سب اس کا حال پوچھنے  
کے بجائے مبارک باد کیوں دے رہے تھے  
۔۔۔ جبکہ زریان اسے دلچسپی سے دیکھنے لگا

میں پھوپھو بننے والی ہوں میں بہت خوش ہوں لیکن اگر بے بی ہوئی تو اس کا نام  
میں رکھوں گی اور اگر بابا ہو تو عذہ آپور کھے گی میں پہلے بتا رہی ہوں آپ لوگ نام  
سوچ کر مت رکھنا

آنا تو بے بی کے نام پر ہی تھم گئی اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی کیا وہ پریگنٹ تھی اس نے  
زریان کی طرف دیکھا جو اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا

اس کی دھڑکنوں نے دھڑکنے سے انکار کر دیا یہ خیال ہی جان لیوا تھا کہ وہ ماں  
بننے والی ہے اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل آئے

م میں سچ سچ میں مام ماما بنو گی اس نے جھلملاتی آنکھوں سے باری باری دونوں کی  
طرف دیکھ کر تصدیق چاہی

زریان نے سر کو خم دیا دل تو کر رہا تھا اسے سینے میں بھیجنے لیں پر ہائے یہ ہالے کی  
اینٹری بیت غلط ٹائم ہر ہوئی تھی

ہالے نے اسے سینے سے لگا لیا جی بھا بھی آپ سچ میں ماما بنے گی اور میں پھوپھو کتنا  
مزا آئے گا

خوشی اس کے چہرے سے واضح تھی

تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے نیہا کے علاو سب کمرے میں آگئے سب نے  
اسے دعائیں دی سارا بیگم کے علاوہ

بی جان نے ڈھیر ساری ہدایت دی

ماما اس کے لیے سوپ بنا کر لائی اور اسے پلانے لگی

زریان بھی فریش ہونے واش روم چلا گیا۔۔۔

ویسے اماں آپ کے پوتے کی بہونے خوشخبری دینے میں بہت جلدی نہیں کر دی

ڈاکٹر سے پوچھ لیجئے گا کون سا مہینہ چل رہا ہے

آنا ان کی بات کا مطلب سمجھ کر اندر تک جل گئی ابھی وہ جواب دیتی کہ

سار اپنی زبان کو لگام دو کیا کیا بول رہی ہو بی جان نے بیٹی کو جھاڑ پلائی فائزہ بیگم  
بھی افسوس سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ ہالے خاموشی سے دیکھنے لگی کیونکہ  
اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

ارے اماں کیا غلط کہہ رہی ہوں خاندان کی اتنی لڑکیاں آپ کو نظر نہیں آئی  
آپ کا پوتا خاندان سے باہر کی لے آیا جس کا نا خاندان کا پتہ ناباپ کا تو۔۔۔  
بس پھپھو۔۔۔۔۔ میں اپنی بیوی کے بارے میں ایک لفظ نہیں سنوں گا میں میرا  
خاندان ہی میری بیوی کا خاندان ہے لیکن آپ کو اتنا ہی شوق ہے اس کے باپ  
کے بارے میں جاننے کا تو میں آپ سب کو بتا دوں سکندر مرزا کی بیٹی ہے جلال  
مرزا کی پوتی۔۔۔۔۔ اتنا کافی ہے یا کچھ اور سننا باقی ہے۔۔۔

وہ فریش ہو کر نکلا تھا کہ ان کی آخری بات سن کر وہ آپ سے باہر ہو گیا اور ان  
کے سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حقیقت کا آئینہ دکھایا



بی جان کا چہرہ ایسا تھا جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں  
ہالے بے یقینی سے آنا کو دیکھنے لگی آنا نظریں جھکائے آنسو بہانے لگی  
سکندر بھائی کی بیٹی ہالے ہے یہ سکندر بھائی کی بیٹی نہیں ہو سکتی سارا بیگم نے اس  
کی بات کی نفی کی۔۔۔

اچھا اکیا آپ بھول گئی ہیں کہ آپ کے نام نہاد بھائی نے صالحہ چچی سی پہلے بھی  
ایک شادی کی تھی کراچی میں اگر بھول گئی ہیں تو میں یاد دلا دوں رائے نام تھا ان  
کا بیٹی ہونے کے جرم میں آپ کے بد قسمت بھائی نے ان کو طلاق دے دی تھی  
اور بیٹی سمیت انہیں گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔۔۔ یہ ہے وہ بیٹی آنا اب یہ میری بیوی  
ہے آنا زریان مرزا۔۔۔

اس نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا سارا بیگم کے پاس  
الفاظ ہی نہیں بچے کہ کچھ کہہ سکے وہ خاموشی سے کمرے سے نکل گئی دروازے  
میں کھڑے دادا جان اور بابا نے زریان کی ایک ایک بات سنی تھی

وہ ابھی آنا کے بارے میں سن کر اسے مبارک باد دینے آئے تھے لیکن یہ کیا  
حقیقت تھی۔۔۔ جس سے وہ واقف نہ تھے

بی جان آنا کو سینے سے لگائے رونے لگی ہائے میرا بد قسمت بیٹھا اپنی پھول سی  
بچیوں کے سر پر ہاتھ نار کھسکا

ارے بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہے وہ کیوں اس بات کو سمجھنا سکا وہ کیسے ان بچیوں کی  
ہائے برداشت کرے گا

بی جان روئے جارہی تھی

داداجان اس کے پاس آئے اور بیڈ پر بیٹھ کر اسے سینے سے لگا لیا وہ بالکل خاموش  
سے بس آنسو بہا رہی تھی

چپ میرا بچہ مت رو مجھے پتہ ہوتا میری ایک اور پوتی بھی ہے تو میں کبھی تمہیں  
یتیمی کی زندگی نہیں گزارنے دیتا رے اس نے تو تمہاری ماں سے شادی کر کے  
ہمیں مڑ کر بھی نادیکھانا ہمیں بتایا مجھے تو باہر سے پتہ چلا میں انتظار کرتا رہا کہ وہ  
آکر اپنی شادی کا بتائے گا اور ہمیں منانے کی کوشش کرے گا لیکن اس نے  
نہیں بتایا نا منایا

اگر مجھے تمہارا پتہ ہوتا تو میں ہالے کی طرح ہمیشہ تمہیں بھی سینے سے لگا کر رکھتا  
ارے سکندر تو نا سمجھ ہے اللہ نے اسے جنت کمانے کا اتنا اچھا موقع دیا تھا لیکن  
اس نے گنوا دیا لیکن یہ تمہارا دادا کبھی تم دونوں کو کسی چیز کی کمی نہیں ہونے  
دے

دادا جان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر کہا

بابا نے بھی اسے پیار دیا۔۔۔

اس کے دل میں جو نفرت مرزا خاندان کے لیے نفرت تھی وہ تو اسی دن ختم ہو گئی تھی جب رائے بیگم نے اسے کہا کہ ان کے ساتھ جو بھی ہو اس میں سکندر کے علاوہ کسی کا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی ایک خلش تھی کہ انہوں نے

رائے بیگم کو قبول کیوں نہیں کیا

۔۔۔ آج وہ خلش بھی ختم ہو گئی

ہالے آنکھوں میں آنسوؤں بھرے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی بس نا کچھ کہانا پوچھا

آنانے جب اسے دیکھا تو اپنے بازو واں کر دیئے وہ روتے ہوئے

آنا کے سینے سے لگ گئی وہ دونوں وہ بیٹیاں تھی جسے ان کے باپ نے دیکھنا بھی  
گوارا نہ کیا

لیکن ہالے کو کبھی باپ کی کمی محسوس ہی نہیں ہوئی

مرزا ہاؤس کے ہر فرد نے اسے اتنا پیار دیا تھا

اس کی آنکھوں میں آنسو تو آنا کے لیے تھے جو باپ کے زندہ ہوتے بھی یتیموں  
جیسی زندگی گزار رہی تھی

چلو بچو چپ ہو جاؤ اب رونا دھونا بند کرو ہالے چلو

فریش ہو جاؤ خوشی کے موقع پر آنسو نہیں بہاتے

آنا تم بھی فریش ہو کر زریان کے ساتھ نیچے آ جانا میں اچھا سا ناشتہ بنواتی ہوں

ماما سب کو اشارہ کر کے ہالے اور بی جان کو لئے کمرے سے نکل گئی۔۔۔

آنا اٹھی اور زریان کے گلے لگ گئی تھینک یو تھینک یو زریان مجھے اتنا پیار اور  
عزت دینے کے لیے

----- زریان نے مسکرا کر اسے خود میں بھینچ لیا



اگلے دن جب وہ اٹھا تو اسے کمرہ دیکھ کر سب یاد آ گیا  
وہ رات دلشیر کے کمرے میں ہی سو گیا تھا  
وہ باہر نکلا تو وہ کچن میں شاید چائے بنا رہی تھی سادے سے شلوار قمیض پہنے وہ  
بلکل کل والی زائش سے الگ رہی تھی  
بنامیک اپ کے وہ بہت اداس لگی

روحان کو اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ جلد ہی کوئی صحیح  
وقت دیکھ کے زائش سے بات کرے گا

وہ اس رشتے کو نہیں نبھاسکتا تھا وہ اس کے لیے ایک بہترین حل تلاش کر کے  
اسے اس رشتے سے آزاد ہو جائے گا

زائش کی نظر اس پر پڑی تو اس نے روحان کو سلام کیا جس کا اس نے سر ہلا کر  
جواب دیا اور اپنے کمرے میں گھس گیا تھوڑی دیر بعد اپنے کچھ کپڑے اور  
ضروری سامان لے کر اپنے کمرے سے نکلا اور دلشیر کے کمرے میں گھس گیا

زائش اس کی ایک ایک کاروائی غور سے دیکھ رہی تھی  
تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ کمرے سے نکل سک تیار نکلا

بلیو فارمل پیئٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ اور بلیو ہی کوٹ ہاتھ  
میں لئے وہ بہت ڈیشننگ لگ رہا تھا

زائش کے لیے اس پر سے نظریں ہٹانا مشکل تھا لیکن اس نے خود پر قابو پایا  
روحان ناشتہ لاؤ تمہارے لیے اس نے مشرقی بیویوں کی طرح پوچھا



روحان نے ایک نظر اسے دیکھا وہ سمجھ رہا تھا زائش اس کے لیے خود کو بدل رہی  
تھی

نہیں مجھے بھوک نہیں میں چلتا ہوں وہ اپنا لپ ٹاپ اور گاڑی کی چابی اٹھائے گھر  
سے نکل گیا

زائش نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھیجنے لگی۔۔۔۔۔ آج رات تمہیں ایک ایک چیز کا  
حساب دینا ہو گا اس نے دل میں عہد کیا  
۔۔۔۔۔ اور اپنی ماں کو کال ملائی

رات جب روحان آفس سے آیا تو زائش ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی اس کا انتظار کر  
رہی تھی

وہ اسے نظر انداز کر کے جانے لگا۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے کھڑی ہوئی اور اس کے  
سامنے آئی۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری روحان کل کے لیے اس نے جھکی نظروں سے روحان سے معافی  
مانگی۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں ندامت تھی

روحان کو اپنا آپ مجرم سا لگنے لگا۔۔۔۔۔ سوری مت کرو تم یار بس بھول جاؤ  
کل کی رات کو ہم دوست بھی تو ہے نا

۔۔۔۔۔ میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ مجھے سمجھو

۔۔۔۔۔ روحان نے اس کی شرمندگی دور کرنے کی کوشش کی  
تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں کوشش کروں گی میری طرف سے تمہیں کوئی تکلیف نا  
ہو۔۔۔۔۔ زائش نے مسکرا کر کہا  
روحان نے محض سر ہلایا

تم فریش ہو جاؤ ساتھ کھانا کھاتے ہیں زائش نے اسے جاتے ہوئے کہا۔۔۔  
روحان سر ہلا کر کا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے

یہ بریانی تم نے بنائی ہے ڈش سے بریانی نکالتے وقت اس نے سرسری سا پوچھا

ہاں میں نے تمہارے لئے سیکھی تھی تمہیں بہت پسند ہے نا کھا کر بتاؤ۔۔

تھینکس یا اس نے بریانی کھاتے ہوئے کہا تم بھی لونازائش

نہیں روحان مجھے چاول نہیں پسند تم کھاؤ میں یہ پاستہ کھا لوں گی۔۔۔۔۔ اس نے

منع کیا

ابھی وہ بریانی ختم کر کے اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسے چکر آگئے وہ وہی چیئر پر بیٹھ گیا

روحان تم ٹھیک ہو شاید جلدی سے اس کے پاس آئی اور پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

روحان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے کی کوشش کی اسے ہالے خود پر جھکی

ہوئی نظر آئی۔۔۔

وہ روحان کو سہارا دے کر کمرے میں لے گئی وہ نیم بے ہوشی میں تھا اس نے  
روحان کو بیڈ پر لٹایا اور اس کی شرٹ کے بٹن کھول کر اتار دی اب وہ صرف  
بلیک بنیان اور پینٹ میں تھا

اس نے نفرت سے روحان کی طرف دیکھا

تمہیں کیا لگا تھا تم مجھے دھوکا دے کر اپنی کزن سے نکاح کر لو گے اور میں  
خاموش رہوں گی کبھی نہیں

تمہیں حساب دینا ہو گا تم پر بہت وقت ضائع کیا ہے میں نے تم یوں مکر نہیں سکتے  
تمہیں کیا لگا میں انتظار کرتی کہ کب تم آؤ گے اور مجھے چھوڑ دو گے کبھی نہیں  
تمہاری نیت تو میں اس وقت سمجھ گئی تھی جب تم مجھے اگنور کرنے لگے تھے  
اس لیے موم کے ساتھ مل کر یہ ساری پلاننگ کی میں نے

اب دیکھو میں تمہارے ساتھ تمہاری بیوی کی حیثیت سے تمہارے کمرے میں  
ہوں

وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی لیکن روحان ہوش میں ہوتا تو سنتا۔۔

وہ آگے بڑھی اور اس کی بیلٹ اور بنیان بھی اتار دی

اپنی شرٹ پھاڑ کے اتار دی اور بیڈ سے نیچے پھینک دی اپنی گردن ناخن سے  
نشان ڈالے اور لپسٹک بری طرح پھیلا دی روحان کے سینے پر ناخن گاڑھے اور  
جھک کر اس کے گال اور ہونٹوں پر لپ اسٹک پھیلا دی اپنے بال بکھیرے اور  
اپنے کام سے مطمئن ہو کر وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور روحان کو کھینچ کر خود پر گرایا اتنے  
میں ہی اس کا سانس پھولنے لگا تھا اس نے غصے میں اس کے بازو پر دانت گاڑھے

اب اسے صبح کا انتظار تھا ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رقصاں تھی  
اچھی طرح سے اپنی آنکھوں کو رگر کر کالا کر ڈالتا کہ دیکھنے والے کو لگے کہ  
پوری رات روتی رہی ہے اور آنکھیں موندے لی



کیسی ہو میری جان ہمیں تمہاری بہت یاد آتی ہے بیٹا  
فائزہ بیگم عزہ سے باتیں کرتے ہوئے اداس ہو رہی تھی  
لیکن وہ مسکرا کر اپنی ماں کو مطمئن کر رہی تھی فائزہ بیگم نے آنا کے بارے میں  
اسے سب بتا دیا تھا وہ بھی بہت خوش ہوئی  
ماما میں بالکل تھیک ہوں پریشان مت ہوں اور عاشر بھی میرا بہت خیال رکھتے ہیں  
--- اللہ خوش رکھے میری بچی کو ہمیشہ

کل تمہاری پھوپھو بھی آجائیں گی تو اچھے سے رہنا مجھے میری بیٹی پر پورا بھروسہ ہے وہ کسی کو شکایت کا موقع نہیں دے گی فائزہ بیگم نے پیار سے کہا

لیکن ماما ہم تو بابا نے جو فلیٹ ہمیں لے کر دیا ہے اس میں رہتے ہیں عاشر یہی رہنا --- چاہتے ہیں کیونکہ ان کا آفس یہاں سے پاس ہے

--- اچھا اچھا چلو کوئی بات نہیں پھر بھی تم سب کا خیال رکھنا

جی ماما عاشر آگئے ہیں میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں

اس نے فون بند کر دیا عاشر مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا کچھ دنوں سے اس کا رویہ بہت اچھا ہو گیا تھا عذہ کے ساتھ اور عذہ اتنے میں ہی خوش تھی وہ پچھلی باتوں کو پکڑ کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی

وہ مسکرا کر آگے بڑھی تو عاشر نے اسے سینے سے لگایا وہ شرمائی ---

آج ہم باہر چلتے ہیں کھانے ریڈی ہو جاؤ وہ عذہ کو بولتا فریش ہونے چلا گیا



وہ جب سے آئی تھی ایک بار بھی باہر نہیں نکلی تھی اس لیے خوشی خوشی تیار  
ہونے چلی گئی

پورا دن انہوں نے بہت اچھے سے گزارا شادی کے بعد یہ عزم کے لیے پہلا  
خوشگوار دن تھا کچھ دنوں سے اسے کمزوری محسوس ہو رہی تھی لیکن کھلی ہوا میں  
گھومنے کی وجہ سے اس کی طبیعت پر اچھا اثر پڑا تھا ہاتھ میں ہاتھ ڈالے وہ قریبی  
پارک میں واک کر رہے تھے

عزم۔۔۔۔۔ عاشق نے اسے پکارا

جی۔۔۔۔۔ وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئی  
مجھے معاف کر دو میرا رویہ جو بھی رہا تمہارے ساتھ اس کے لیے۔۔۔۔۔ اس نے  
عزم کے سامنے کھڑے ہو کر اس کے ہاتھ تھامے

عزہ کو وہ سب یاد آتا گیا جو عاشق نے اس کے ساتھ کیا اس کے کردار پر کیچڑ  
اچھالنے سے لے کر اسکی نسوانیت کو روندنے تک کیا کچھ نہیں کیا تھا اس نے اس  
کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو بھر گئے۔۔۔ عاشق کی آنکھوں میں حقارت  
صاف تھی لیکن وہ اسے نظر اٹھا کر دیکھتی تو پتہ چلتا

اس کی ماں کہتی تھی کہ مردوں سے ضد نہیں لگانی چاہیے  
۔۔۔ اگر نرمی سے پیش آؤ گی تو ہمیشہ اپنے گھر کو جنت بنا کر رکھو گی  
میں آپ سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ ایک بار پھر اس نے سب بھلا کر اسے  
معاف کر دیا  
عاشق نے مسکرا کر اسے گلے لگا لیا

میں نیا کام شروع کر رہا ہوں تمہاری ہیلپ چاہیے کرو گی؟؟  
اس نے عزہ کا ہاتھ پکڑے چلتے ہوئے پوچھا

جی جی آپ بولیں مجھ سے جو ہو سکا میں ضرور کروں گی۔۔۔۔

مجھے اپنے بزنس کے لیے کچھ اماؤنٹ کی ضرورت ہے میرے پاس جو بھی تھا میں نے لگا دیا ہے لیکن اب اینڈ میں جا کر کچھ مشینری منگوانی ہے اگر وہ نہیں منگوا سکا تو میرا سارا پیسا ڈوب جائے گا۔۔۔

۔۔ لیکن عاشر اس کے لیے میں کیا کر سکتی ہوں

تم زریان سے مانگ لو تمہارا حق بنتا ہے اپنے بھائیوں پر ابھی نہیں کریں گے تو کب کریں گے۔۔۔۔ عاشر نے بے شرمی کی حد کر دی۔۔

لیکن میں کیسے۔۔۔۔ اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی

کیا کیسے لیکن ویکن کچھ نہیں تم بیوی ہو میری اور میرا جو بھی ہو گا تمہارا ہو گا ڈونٹ وری ادھار مانگنا تم میرا کام چلتے ہی دے دوں گا۔۔۔۔

اس لیے اب گھر جا کر تم سب سے پہلے زریان کو کال کرو گی

کیونکہ مجھے کل تک پیسے چاہیے۔۔۔۔۔ عاثر نے بات ہی ختم کی اور گھر کی طرف  
چل دیا۔۔۔۔۔

عزہ پریشانی سے اس کے ساتھ چلتی گئی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنے  
بھائی سے کیا کہے گی



دلشیر جب ایئر پورٹ پر نکلا اسے وہ دن یاد آیا جب آج سے دو مہینے پہلے وہ  
روحان کے ساتھ اسی ایئر پورٹ سے بہت خوشی خوشی پاکستان گیا تھا اس وقت  
خوشی سے اس کی آنکھیں چمک رہی تھی اس نے ارادہ کیا تھا کہ جب واپس آئے  
۔۔۔۔۔ گا عزہ کو اپنے نام پگوا کر آئے گا کتنا خوش تھا وہ

لیکن آج جب وہ آیا تو ان آنکھوں میں جلتے دیے بجھ چکے تھے بکھرے بال بکھرا  
حلیہ وہ کہیں سے بھی ایک بزنس مین نہیں لگ رہا تھا

لیکن اس حالت میں بھی وہ ہزاروں لڑکیوں کے دل دھڑکنے کا باعث بن رہا تھا  
بہت لوگ اس اداس شہزادے کو مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے لیکن وہ اپنا بیگ گھسیٹتا  
ہوا ٹیکسی تک آیا اور بیٹھ کر فلیٹ کے لیے نکل گیا  
اس نے کسی کو بھی اپنے آنے کا نہیں بتایا

ہمیشہ ہنسنے ہنسانے والا شخص کچھ ہی دنوں میں دنیا سے بیزار ہو گیا تھا۔۔۔

فلیٹ کے باہر گاڑی رکی تو وہ کرایہ ادا کرتا اور چڑھ گیا  
چابی اس کے پاس پہلے سے موجود تھی روحان کی نیند خراب ناہو اس لیے اس نے  
اپنی چابی سے لاک کھولا اور اندر بڑھ گیا اندر کی حالت اسے غیر معمولی لگی کھانا  
ٹیبیل پہ پڑا تھا ایسا لگ رہا تھا دو لوگوں نے کھایا ہو اور صفائی نہیں کی  
لاؤنج کی لائٹ بھی جل رہی تھی جبکہ روحان کو اندھیرا کر کے سونے کی عادت  
تھی

روحان کے روم کا دروازہ اندر سے لاک تھا شاید

اس کے سر میں بھی شدید درد تھا

اس نے لاؤنج میں صوفے پر ہی بیٹھ کر آنکھیں موندے لی

اور اپنی محبت کی ناکامی یاد کرنے لگا اس نے ملائکہ سے منگنی ختم کر لی تھی اور اپنے  
بیٹے کو موت کے منہ سے واپس آتا دیکھ اس کے باپ نے بھی اپنی ضد چھوڑ دی  
تھی

ملائکہ نے بھی اس سے کوئی شکایت نہیں کی شاید وہ دیکھ چکی تھی کہ دلشیر پہلے  
والاد دلشیر نہیں رہا بلکہ وہ ایک زندہ لاش کی طرح بن گیا تھا  
ابھی صبح کے سات بج رہے تھے اسے اچانک روحان کے کمرے سے اس کے  
چیخنے کی آواز آنے لگی۔۔۔۔

روحان کی جب آنکھ کھلی درد سے اس کا سر پھٹ رہا تھا اس نے مندی مندی  
آنکھیں کھول کے آس پاس دیکھنے کی کوشش کی تو وہ خود کسی لڑکی کے وجود پر  
پوری طرح جھکا ہوا تھا

وہ کرنٹ کھا کر جھٹکے سے بستر سے اٹھا آس پاس کمرے میں نظر دوڑائی تو اسکے  
کپڑے نیچے فرش پر گرے تھے دوسری طرف زائش کے کپڑے پڑے تھے  
اس نے ایک نظر خود کو دیکھا تو اسے چار سو والٹ کا جھٹکا لگا اس کے بستر پر زائش  
جس حالت میں پڑی تھی کوئی اندھا بھی دیکھ کر کہہ سکتا تھا یہاں کیا ہوا ہوگا  
اس نے جلدی سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنی اور جھٹکے سے زائش کو اٹھایا اور چہرہ  
موڑ کر کھڑا ہو گیا

جلدی سے کپڑے پہنو اور نکلو میرے کمرے سے  
وہ بولا نہیں دھاڑا تھا اور اس کی دھاڑ باہر بیٹھے دلشیر نے بہت اچھے سے سنی تھی



کیوں نکلوں میں رات تم نے میرے ساتھ کیا دیکھو اپنی درندگی اپنی آنکھوں  
سے وہ بنا ڈرے اس کے سامنے آکر اس اپنے گلے اور چہرے پر نشان دکھانے لگی  
زائش میرا ہاتھ اٹھ جائے گا مجھے مجبور مت کرو پہلے کپڑے پہنوا ب کے اس نے  
سختی سے آنکھیں میچے بہت ضبط سے کہا تھا

اب کے زائش نے شرافت سے جا کر اپنی قمیض اٹھا کر پہن لی روحان نے اس کا  
ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر نکالا روحان کو دیکھ اس کے بڑھتے قدموں کو بریک  
لگی

روحان کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی روحان کے کمرے سے اس کے  
--- ساتھ زائش جس حالت میں نکلی تھی روحان کے لیے بہت بڑا شکوہ تھا

وہ روحان کی عادت سے بہت اچھے سے واقف تھا وہ حرام رشتہ بنانے والوں میں سے نا تھا لیکن جیسی حالت زائش کی تھی اور روحان کے چہرے پر لپ اسٹک کے نشان اسے بہت کچھ سمجھا گئے تھے۔۔۔۔

دلشیر نے اپنا رخ ان کی طرف سے موڑ لیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے لیکن اس سچویشن میں اسے وہاں کھڑے رہنا اچھا نہیں لگا۔۔

۔۔۔۔ دلشیر کو اچانک اس طرح دیکھ کر روحان کو بہت شرمندگی ہوئی لیکن یہ شرمندگی اس دکھ کے آگے کچھ نہیں تھا جو اس وقت وہ محسوس کر رہا تھا اس نے زائش کو کھینچتے ہوئے لاونج میں چھوڑا

وہ گرتے گرتے بچی اس وقت اس کا چہرہ اہانت سے لال ہو رہا تھا وہ بپھر کے اس کی طرف بڑھی اور روحان کا گریبان پکڑ لیا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ ایسا سلوک کرنے کی پوری رات میرے  
اس جسم کو نوچتے رہے اور اجالا ہوتے ہی کسی اچھوت کی طرح پھینک  
دیا۔۔۔ وہ تیز آواز میں پھنکاری تھی تاکہ اس کی آواز اندر دلشیر بھی اچھے سے  
سن لے۔۔۔

روحان نے اس کا وہی ہاتھ پکڑ کر موڑ دیا زائش کی چیخ نکلی۔۔۔  
آئندہ میرے سامنے اپنے ہاتھ اور زبان کو کنٹرول میں رکھنا روحان کی سرسراتی  
ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ  
ہوئی۔۔۔۔  
--- اس نے زائش کے بال مٹھی میں دبوچ لئے

میرے کھانے میں کیا ملا یا تھا تم نے روحان نے نفرت سے اس کی آنکھوں میں  
آنکھیں گاڑھے

زانش کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔ کچھ کچھ نہیں اس کی زبان لڑکھڑا  
گئی۔۔۔۔۔

اسے پتہ نہیں تھا وہ اتنی جلدی پکڑی جائے گی

مجھے پتہ نہیں تھا ایک عورت ہو کر تمہارے اندر اتنی آگ لگی ہے اور اتنی بڑی  
پلاننگ کرو گی

میں اب سمجھا تم نے اپنی ماں کے ساتھ مل کر مجھے ٹریپ کیا مجھے کل رات ہی  
سمجھ جانا چاہیے تھا جب میں نے تمہارے ہاتھ میں وہی رنگ دیکھی جو اس رات  
تمہاری ماں کے ہاتھ میں تھی مجھے تو گارڈ نے بھی بتایا تھا کہ ایک عورت یہاں  
میرے فلیٹ میں آئی تھی لیکن میں نے اگنور کیا۔۔۔ وہ اس قدر جارحانہ انداز  
میں بولا تھا کہ زانش کو لگا

وہ آج اسے جان سے مار دے گا

اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی پکڑی جائے گی اسے لگا تھا وہ صبح اٹھ کر اپنی حرکت پر شرمندہ ہو گا اور اس سے معافی مانگے گا اور اسی شرمندگی میں وہ ہمیشہ اس کی بات مانے گا۔۔۔۔

دیکھو روحان تم جیسا سمجھ رہے ویسا نہیں ہے تم غلط سمجھ رہے ہو اس نے روحان کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی لیکن اس نے زائد کا ہاتھ جھٹکا

اپنی ماں کو فون ملاؤ ابھی وہ چیختے ہوئے بولا

روحان موم یہاں یہاں نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اس نے بات سنہالنے کی کوشش کی لیکن روحان روم میں چلا گیا اچھی وہ سنہالتی کہ وہ اچانک پستول لے کر روم سے نکلا اور اسکی کنپٹی پر رکھ دی۔۔۔۔۔ زائش کی آنکھیں ابل کر باہر آنے والی تھی اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی

میں نے کہاں اپنی ماں کو بلاؤ یہاں ورنہ تمہاری جان کی ذمہ داری میری نہیں  
۔۔۔ اس وقت وہ ایک زخمی شیر بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔ کر کرتی ہوں کرتی ہوں وہ  
جلدی سے فون لے کر آئی اور اپنی ماں کو کال ملائی

دلشیر جو کب سے اندر بیٹھا سب سن رہا تھا مزید برداشت نہیں ہوا تو کمرے سے  
نکل آیا اس کو ڈرتھا کہیں وہ کچھ الٹا سیدھا کر کے اپنے لیے مشکل ناپیدا کر  
لے۔۔۔

دوسری طرف سے کال اٹھاتے ہی زائش بولی موم آپ کہاں ہیں؟؟؟ اس کی  
آواز بھی ٹھیک سے نہیں نکل رہی تھی۔۔۔  
زائش میں ابھی تمہارے انکل کے گھر ہوں تم کیسی ہو کام ہوا یا نہیں رات کو  
روحان کو کوئی شک تو نہیں ہوا۔۔۔

اس سے پہلے کہ دلشیر روحان سے جا کر گن چھینتا حقیقت سن کے وہی رک گیا  
روحان کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی زائش کا چہرہ لٹھے کے مانند سفید پڑ  
--- گیا

روحان نے ٹریگر پر انگلی رکھی اور زائش کو اشارہ کیا  
موم پلیر جلدی سے یہاں آجائیں مجھے آپ کی بہت ضرورت ہے پلیر جلدی اس  
سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی روحان نے فون چھین کر کال کاٹ دی۔۔۔  
دلشیر حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس کو اپنی عزت کا بھی خیال نہیں تھا  
اسے ملائکہ زائش کی نظر میں سو گنا بہتر لگی جس نے اس کی خوشی کی خاطر اپنا  
راستہ بدل لیا لیکن اس کے سر پر سوار نہیں ہوئی

دلشیر اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑا رہا اور روحان ادھر سے ادھر چکر لگانے  
لگا زائش صوفے پر بیٹھی تھر تھر کانپ رہی تھی



پندرہ منٹ ہی گزرے تھے کہ دروازہ بجنے لگا روحان نے جا کر دروازہ کھولا  
زائش کی مام روحان اور زائش کی حالت دیکھ کر شاکڈ ہو گئی انہوں نے ایسا تو  
نہیں سوچا تھا روحان کے ہاتھ میں گن دیکھ کر ڈر کے مارے ان کی سانس رک  
گئی

وہ آہستہ سے چل کر زائش کے پاس گئی اور اسے سینے سے لگا لیا وہ خود بھی بہت ڈر  
گئی تھی

روحان نے چیئر اٹھائی اور ان کے سامنے رکھ کے اس میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

دلشیر خاموش تماشائی بنا کھڑا رہا

اب آپ سچ بولیں گی یا میں اپنے طریقے سے نکلواؤ کیونکہ میں بہت بد تمیز انسان  
ہوں آپ کی عمر کا بھی لحاظ نہیں کروں گا جس طرح کی گھٹیا حرکت آپ نے اپنی  
بیٹی سے کروائی ہے۔۔۔۔ روحان نے سنجیدگی سے پوچھا

دیکھو روحان بیٹا تم کس بارے میں بات کر رہے ہو اور تم نے زائش کے ساتھ کیا کیا ہے میری بیٹی کی یہ کیا حالت بنا دی۔۔۔۔۔ وہ تو ایسے بیہیو کر رہی تھی جیسے کچھ جانتی ہی نا ہو۔۔۔۔۔

دلشیر صرف ان پر افسوس ہی کر سکتا تھا کیونکہ روحان کے غصے سے وہ اچھی طرح واقف تھا

مجھے سچ سننا ہے ورنہ آپ کی یہ بیٹی یہاں سے زندہ تو نہیں نکل سکتی۔۔۔ روحان نے زہر خند لہجے میں کہہ کر گن زائش کی طرف کردی

۔۔۔ وہ دونوں تو چیخ پڑی

بتاتی ہوں تم گن نیچے کروہاں کل رات زائش نے تمہارے کھا

شروع سے آخر تک روحان نے بات کاٹی

پھر وہ شروع سے لے کر آخر تک اسے سب بتاتی گئی کیسے پیسوں کے لیے اسے شادی پر مجبور کیا اور یہ سب کیسے کیا۔۔۔

اتنا سننا تھا روحان نے کچھ بھی نہیں دیکھا ایک زوردار تھپڑ زائش کے گال پر جھڑ دیا وہ کیسے اسے پھنسا سکتی تھی صرف پیسوں کے لیے وہ ایک بار کہتی تو وہ اس سے جتنے مانگتی دے دیتا وہ اس کی دوست تھی وہ اسے پسند کرنے لگا تھا

میں روحان عالم تمہیں طلاق دیتا ہوں

میں روحان عالم تمہیں طلاق دیتا ہوں

میں روحان عالم تمہیں طلاق دیتا ہوں

وہ اس کے منہ پر تین لفظ مار کر فلیٹ سے ہی نکل گیا

دلشیر کو اس سے اس بے وقوفی کی امید نہیں تھی کہ وہ ہالے کے ہوتے ہوئے زائش سے نکاح کرے گا خیر جو بھی ہو ہالے تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم ہو گیا یہ

اچھا ہو اور نہ اپنی محبت کو کسی اور کے پہلو میں دیکھنے کی تکلیف اس سے بہتر کون  
جانتا تھا وہ تو مرد تھا سارے زخم دل میں لئے بھی زندہ تھا لیکن شاید وہ چھوٹی لڑکی  
زندہ نہیں رہ پاتی۔۔۔۔

زائش کو لگا پورا آسمان اس کے سر پر گرا ہوا اتنی بے عزتی اتنی محنت کے بعد ہاتھ  
آیا بھی تو کیا صرف زلالت۔۔۔۔۔

وہ اسے کچھ خوش رہنے نہیں دے گی وہ خالی ہاتھ رہ گئی تھی تو وہ بھی خالی ہاتھ ہی  
رہے گا انتقام کی ایک نئی سوچ لے کر وہ اٹھی ایک غصے بھری نظر دلشیر ہر ڈالی  
اور اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

زریان بیٹا ہماری کل فلائٹ ہے لیکن ہم آج ہی تمہارے ساتھ ہی نکل جائیں  
گے کیونکہ رات میں وہاں نیہا کی چچی کے گھر دعوت ہے تو ہم آج وہاں رکیں گے  
۔۔۔۔ اور کل کی فلائٹ سے ہم چلے جائیں گے

سب ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے تب سارہ بیگم نے زریان کو مخاطب کر کے کہا۔

ٹھیک ہے پھپھو پھر زرا جلد تیار ہو جائیے گا مجھے بار بجے تک نکلنا ہے۔۔۔۔۔ آنا  
ٹھیک سے کھاؤ۔۔۔۔۔ اس نے سارا بیگم کو جواب دیتے آنا کو جھڑکا جو کب سے  
صرف چیخ ہلانے  
میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

کھاتور ہی ہوں۔۔۔۔۔ سب کے سامنے ڈانٹنے پر وہ ہلکے سے منمنائی۔۔  
۔۔۔۔۔ بی جان نے مسکراہٹ دبائی  
نیہانے ایک نفرت بھری نظر ڈالی آنا پر ڈالی  
وہ بیڈ پر منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

زریان تیار ہوتے ہوئے مر رہے ایک نظر اس کے پھولے منہ پر بھی ڈال  
لیتا۔۔۔۔

وہ تیار ہو کر قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا۔۔۔ اور سینے سے لگالیا

تم ایسے اداس رہو گی تو کیسے جاؤں گا جاناں

اس نے آنا کا چہرہ اوپر کرتے کہا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اس نے طمانیت  
سے آنکھیں موندے لیں۔۔۔۔

یار تم چلو میرے ساتھ میرا تمہارے بغیر بالکل دل نہیں لگتا۔۔۔۔ زریان نے  
محبت سے اس کے گال چھوتے کہا

نہیں نابی جان نے کہا ہے کہ اب میں حویلی میں رہوں تاکہ وہ میرا اچھے سے  
خیال رکھ سکے۔۔۔۔

تم چاہتی ہو تمہارا شوہر تمہارے لیے تڑپتا رہے اس لیے نہیں چل رہی نامیرے  
--- ساتھ

زریان نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا کر پوچھا  
آنا کی کھکھلاہٹ پورے کمرے میں گونجی  
زریان عالم نے اس کی کھکھلاہٹ کو اپنی سانسوں میں مقفل کر لئے۔۔۔  
آنانے خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی پہنچا تھا ملازمہ سے کہہ کر سارہ بیگم اور نیہا کے لیے کمر اتیار  
کروایا اور ان کو آرام کرنے بھیج دیا وہ فریش ہو کر آیا اور میل چیک کرنے لگا  
کہ فون بجنے لگا عذہ کا نام دیکھ کر ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔  
فون اٹھا کر اس نے سلامتی بھیجیں



کیسی بے میری گڑیا۔۔۔ اس نے محبت سے پوچھا  
میں ٹھیک ہوں بھیا آپ کیسے ہیں۔۔۔ عزہ نے جھجھکتے پوچھا آج اسے اپنے بھائی  
سے بات کرتے ہوئے بھی عجیب لگ رہا تھا  
تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد عزہ نے جھجھکتے ہوئے زریان کو  
پکارا۔۔۔۔۔ بھیا

جی میری گڑیا حکم۔۔۔ وہ اپنی بہن سے ایسے ہی پیش آتا تھا  
وہ کچھ چاہیے تھا آپ سے۔۔۔۔۔ زبان لڑکھڑاہی تھی  
لیکن سامنے بیٹھا عاشق اسے گھورنے لگا  
اس کی جھجک تو زریان بھی نوٹ کر رہا تھا لیکن جب تک وہ کہتی نہیں اسے کیسے  
پتہ چلتا

عزہ بچے کیا چاہیے حکم کرو یہاں سب کچھ آپ کا تو ہے

بھیا کچھ پیسے چاہیے عاشر کو اپنے بزنس کے لیے چاہیے سب کچھ ہو گیا ہے بس کہہ رہے کچھ مشینری رہ گئی ہیں جو منگوانی ہیں جیسے ہی بزنس چل پڑے گا آپ کے پیسے واپس کر دیں گے۔۔۔۔ اس نے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ کر گہری سانس لی۔۔۔ اسے بہت شرمندگی ہو رہی تھی اتنا کچھ دیا تھا اس کے باپ۔۔۔۔ بھائیوں نے پھر بھی اسے شادی کے بعد بھی ان سے مانگنا پڑ رہا تھا میری گڑیا اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی بتاؤ کتنے چاہیے میں عاشر کے اکاؤنٹ میں بھیج دیتا ہوں اور واپس کرنے کی ضرورت نہیں سب تمہارا ہے اور آئندہ اتنا سوچنے اور جھجھکنے کی ضرورت نہیں بس بے دھڑک حکم کرنا اوکے۔۔۔

جی بھائی ٹھیک ہے بہت شکریہ آپ کا اس نے زریان کا شکریہ ادا کیا اور کال کاٹ دی اس کی آنکھوں میں ندامت تھی

کچھ دیر بعد عاشر کے اکاؤنٹ میں پیسے آگئے تھے اس نے خوشی سے عزہ کو گلے لگا  
-- لیا



چھ گھنٹے سڑکوں پر رلنے کے بعد وہ گھر آیا تھا  
گھر میں قدم رکھا تو گھر بالکل صاف تھا اور دلشیر کچن میں کھڑا کافی بنا رہا تھا اس نے  
ایک گہری سانس لی اور آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔  
دلشیر نے ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا اور کافی کا کپ اس کے آگے رکھا  
۔۔۔۔ اور اپنا کپ لے کر وہ بھی سامنے بیٹھ گیا  
تم نے آنے کا بتایا کیوں نہیں مجھے وہ دلشیر سے مخاطب تھا جو کافی پیتے ہوئے کسی  
گہری سوچ میں تھا

روحان کی بات پر چونکا اور نظر اٹھا کر سامنے دیکھا

ہاں بس اچانک پروگرام بن گیا انفارم کرنے کا خیال نہیں رہا اس نے سنجیدگی  
سے جواب دیا

تم تو شادی کر کے آنے والے تھے پھر اچانک کیوں آگئے اور اس لڑکی کی فیملی  
--- سے بات کی کب کر رہے ہو شادی

روحان نے اسے دیکھتے پوچھا

--- اس کے سوال پر دلشیر نے کرب سے آنکھیں میچی

نہیں کرنی شادی مجھے کسی سے بھی اور وہ ایک وقتی اٹریکشن تھی جو ختم ہو گئی آج  
کے بعد میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔ وہ چہرے پر گہری  
سنجیدگی لئے بولا۔۔۔۔۔

روحان نے گہری نظروں سے اس کا جائزہ لیا لیکن خاموش رہنا بہتر  
سمجھا۔۔۔۔۔ دونوں نے خاموشی سے کافی پی۔۔۔۔۔

محبت ایمان کی طرح ہوتی ہے

اگر محبوب واحد نا ہو تو کفر ہو جاتا ہے

جب ہم اپنی محبت میں ادھورے رہ جاتے ہیں تو شروع ہوتا ہے آدھے سر کا درد

۔۔۔ اور آدھے سر کا درد آپ کو پوری طرح ختم کر دیا ہے

اس لیے وقت رہتے سب سنبھال لو وہ اس عمر میں یہ سب برداشت نہیں کر

۔۔۔ پائے گی

دلشیر کپ رکھ کر جاتے ہوئے اسے بہت سادے لہجے میں گہرے الفاظ بول کر

اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔

۔ کتنی ہی دیر وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا دلشیر کے الفاظ اس کے کانوں میں

گو نجنے لگے۔۔۔۔۔ وہ ایک فیصلہ کر کے اٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔



وہ رات کو اپنے کمرے میں سویا ہوا تھا اسے عادت تھی شرٹ اتار کر سونے کی  
اسے کمرے میں ہلکی سی ہلچل محسوس ہوئی لیکن وہ گہری نیند میں تھا سفر کی  
تھکاوٹ اور میٹنگ سے فارغ ہوتے ہوئے وہ بہت تھک گیا تھا اس لیے اس نے  
--- اگنور کر دیا

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ جلدی سے تیار ہو کر نیچے آگیا سارہ بیگم اور نیہا ناشتہ کر  
رہی تھی کیونکہ ایک گھنٹے بعد ان کی فلائٹ تھی وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ  
کرنے لگا

ملازمہ سے کہہ کر کچھ شاپنگ بیگز اپنے روم سے منگوائے  
اور سارہ بیگم کے حوالے کیا

پھپھو یہ آپ کے لیے اور نیہا یہ آپ کے لیے اور یہ عزہ کے لیے ہیں آپ ان کو  
دے دیجئے گا

اس نے باری باری ان دونوں کو دینے بعد سارہ بیگم کو عزہ کے بیگز دیئے  
ارے بیٹا اس کی کیا ضرورت تھی۔۔ پھپھو نے مسکرا کر کہا

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ میرے گھر مہمان ہیں تو یہ چھوٹے سے تحائف تو  
آپ کو لینے پڑے گے۔۔۔ زریان نے اپنائیت سے کہا تو انہوں نے تھام لئے  
پھپھو مجھے ایک میٹنگ میں جانا ہے ورنہ میں ایئر پورٹ ضرور چلتا آپ کو  
چھوڑنے

میں نے ڈرائیور کو بول دیا ہے وہ آپ کو چھوڑ دے گا  
میں چلتا ہوں اللہ حافظ۔۔۔۔۔



عزہ کو کچھ دنوں سے اپنی طبیعت خراب لگ رہی تھی



اور اپنے جسم میں ہوئی اس تبدیلی کو بھی وہ محسوس کر رہی تھی لیکن ڈر کی وجہ سے اس نے ڈاکٹر کو نہیں دکھایا آج بھی وہ بلڈنگ سے نیچے کچھ سامان لینے آئی تھی تو چکرا کر گرنے لگی کہ اچانک پاس کھڑی عورت نے اسے تھام لیا۔۔۔۔ بیٹا خیال سے مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی بیٹھ جاؤ

انہوں نے عزم کو پکڑ کے سائیڈ پر بنے بیچ میں بٹھایا

اور جلدی سے شاپ والے سے پانی لے کر پلایا

م میں ٹھیک ہوں بہت شکریہ آئی آپ کا عزم نے مسکرا کر ان کا شکریہ ادا کیا اور اٹھنے لگی لیکن وہ دوبارہ چکرا کر گر پڑی

ارے میں اسی بلڈنگ میں رہتی ہوں آجاؤ میں آپ کو چھوڑ دیتی ہوں یقیناً آپ بھی میرے سامنے والے فلیٹ میں رہتی ہیں۔۔۔۔ اس خاتون نے اسے تھامتے

ہوئے کہا اور سہارا دے کر اسے اوپر لے آئی لیکن عزمہ میں اتنی ہمت بھی نہیں  
----- تھی کہ وہ اسے جواب دے سکے

عاشر کو دو ہفتے ہو گئے تھے وہ گھر نہیں آیا تھا سارا بیگم بھی آئی تھی اس سے مل کر  
گھر والوں کے دیئے ہوئے تحائف دے کر چلی گئی البتہ نہانے تو اس کی زحمت  
بھی نہیں کی ان لوگوں نے ایک بار بھی اسے اپنے ساتھ چل کر رہنے کو نہیں کہا  
وہ ان سب کی عادی ہو گئی تھی وہ اندھیرے سے ڈرنے والی لڑکی اب اکیلے گھر  
میں رہنے لگی تھی عاشر کا اکثر یہی طریقہ ہوتا تھا دو دن ٹھیک تیسرے دن وہی  
----- سب دوبارہ شروع اب تو وہ بھی عادی ہو گئی تھی  
لیکن ان دنوں میں ایک اچھی بات یہ ہوئی کہ وہ اللہ کے بہت قریب ہو گئی تھی  
وہ جو باتیں جو تکلیفیں اپنے گھر والوں کو بتانے کی ہمت نہیں کر پاتی تھی وہ اللہ کو  
بتانے لگی تھی

۔۔۔ وہ اللہ سے عاشر کے لیے ہدایت مانگتی تھی

انہوں نے عزہ سے چابی لے کر دروازہ کھولا اور اسے اندر لا کر صوفے پر بٹھایا  
ایک دم وہ بہت نڈھال ہو گئی تھی

نام کیا ہے آپ کا انہوں نے عزہ سے پوچھا۔۔۔۔۔ عزہ اس نے بہت دھیرے  
سے جواب دیا اور آنکھیں موندے لیں

عزہ بیٹا آپ بیٹھو میری بہو ڈاکٹر ہے میں اسے بلا کر لاتی ہوں۔۔۔ ان کو اس کی  
حالت دیکھ کر کچھ کچھ اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے گئی پانچ منٹ بعد ایک جوان سی خوبصورت لڑکی کے ساتھ واپس  
آئی

ان دونوں نے اسے سہارا دے کر بیڈ پر لٹایا اور وہ لڑکی اس کا چیک اپ کرنے  
۔۔ لگی تب تک وہ خاتون باہر جا کر اس کے لیے جوس نکالنے لگی

امی

۔۔۔ اس لڑکی نے آواز دی اور ساتھ ساتھ عزمہ کو ڈرپ لگادی

ہاں ہمہ نہ کیا ہوا یہ ٹھیک ک تو ہے انہوں نے فکر مندی سے پوچھا کیونکہ وہ خود بھی پاکستانی تھی اور عزمہ کو دیکھ کر انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بھی پاکستانی ہے اور دیار غیر میں تو اپنے ملک کا کوئی انجان بھی مل جائے تو سکے رشتوں جتنے پیارے لگتے ہیں

شی از اسپیکٹڈ امی اور یہ ہے بھی کتنی کمزور شاید اپنا بالکل خیال نہیں رکھتی کیسا شوہر ہے اس کا جو اس حالت میں اپنی بیوی کو ایسے چھوڑ کر باہر گھوم رہا ہے۔۔۔۔

۔ہمہ نہ جوان کی بہو تھی اور ڈاکٹر بھی تھی اس کی حالت کو دیکھتے ناگواری سے کہا

۔۔۔

عزہ جو کمزوری کہ باعث آنکھیں بند کیئے بیٹھی تھی اچانک اٹھ بیٹھی اور پھٹی پھٹی  
آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھنے لگی اور بے ساختہ ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا  
ہمنہ اس کی آنکھوں سے سمجھ تو گئی تھی کہ وہ انجان ہے  
م میں سچ سچ میں۔۔۔ اس نے حیرانی سے پوچھنا چاہا  
ہاں تم ایکسپیٹ کر رہی ہو شام کو اپنے ہسپینڈ کے ساتھ میرے کلینک آ جانا  
الٹرا ساؤنڈ کے بعد میں تمہیں میڈیسن  
دو گنی پھر انہیں پروپر لینا بہتر ہو جاو گی۔۔۔  
وہ کہہ کر چلی گئی پھر آنٹی نے اسے جو س پلایا اور آرام کرنے کا کہتی وہ بھی چلی  
گئی

۔۔۔ پیچھے وہ بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ آنسو آنکھوں سے بہنے لگے  
اسے سمجھ نہیں نہیں آ رہا تھا اسے خوش ہونا چاہیے یا ماتم کرنا چاہیے

کیونکہ اسے اچھے سے یاد تھا جب اس نے آنا کی پریگنسی کا عاشر کو بتایا تھا تو خوش ہونے کے بجائے اس نے عجیب سا منہ بنایا تھا

اور یہ بھی کہا تھا کہ مجھے بچے نہیں پسند اور تم ایسا کوئی خواب دیکھنا بھی مت کیونکہ  
---- میں ابھی بچہ نہیں چاہتا

اور آج جب اسے اپنی پریگنسی کا پتہ چلا تو وہ اس کا دل خوش بھی نہیں ہو پارہا تھا۔۔۔ وہ وہی روتے روتے سو گئی شام میں آنٹی نے اسے اٹھایا اور اپنے ساتھ کلینک لے گئی

الٹر اسائونڈ کے بعد ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ وہ۔ چار ماہ سے پریگنٹ ہے اور اس کا بے بی بہت ویک ہے اسے اپنا بہت خیال رکھنا پڑے گا اور اپنے آپ کو پرسکون رکھنا پڑے گا ورنہ اس کے بے بی کے لیے پرو بلم ہو سکتی ہے۔۔۔ وہ وہاں سے گھر آگئی لیکن اس کے اندر ڈر بیٹھ گیا تھا کہ عاشر کو پتہ چلا تو وہ اس کا بچہ ختم کر

دے گا ان چار مہینوں میں وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ ایک انتہائی خود غرض شخص ہے

لیکن وہ اپنا بچہ کسی صورت کھونے کا تصور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ اس نے کچھ سوچ کر فون اٹھایا اور روحان کو کال ملا دی۔۔ اس کے بھائی ہر وقت اس کے لیے حاضر رہتے تھے اب وہی کچھ کر سکتے تھے۔۔۔۔۔

بیل کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی عاشر کی آمد کا سوچ کر ہی اس کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے اس سے گھبراہٹ کے عالم میں چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔ بہت ہمت کر کے اس نے جا کر دروازہ کھولا

سا منے موجود ہستی کو دیکھ کر اسے ایسا لگا وہ کڑی دھوپ سے چاؤں میں آگئی ہو بھاگتی ہوئی جا کر وہ اس کے سینے سے لگی۔۔۔۔





دلشیر نے آتے ہی آفس کا سارا کام سنبھال لیا تھا سارا دن وہ اور روحان آفس اور میٹنگز میں بزی رہتے رات ہوتے ہی دونوں اپنے اپنے کمروں میں بند ہو جاتے روحان نے اس دن کے بعد سے ہالے سے بات نہیں کی اسے لگتا تھا وہ ہالے سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا لیکن اس نے سوچ لیا تھا بہت جلد وہ ہالے کی رخصتی کروالے گا۔۔۔۔

روحان دلشیر کی حالت بھی دیکھ رہا تھا دن بھر ہنسنے مسکرانے والا شخص اب بہت سنجیدہ ہو گیا تھا ہر وقت ایک سرد مہری چہرے پر چھائی رہتی لیکن اس نے دلشیر کو چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا وہ دونوں بیٹھ کر ڈنر کر رہے تھے کہ روحان کا فون بجا اس نے کال اٹھائی اور اسپیکر پہ ڈال دی کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ خراب ہو رہے تھے

--- کیسا ہے میرا بچہ اس نے بہت محبت سے اسے پکارا

بھیا۔۔۔ اس کی بھرائی ہوئی آواز فون پر ابھری

دلشیر کامنہ کی طرف جاتا نوالہ وہی رک گیا۔۔۔۔۔ دل نے عجیب انداز میں  
دھڑکننا شروع کر دیا سینے میں گھٹن کا احساس بڑھنے لگا۔۔۔ جیسے کانوں کو برسوں  
بعد قرار آیا ہو

کیا ہوا میرا بچہ کیوں رورہی ہو۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے کیا عاشر کہاں ہے اس نے  
ڈانٹا ہے کیا اس کی ہمت کیسے ہوئی میرے گڑیا کو۔ ڈانٹنے کی مجھے بتاؤ جلدی کیا ہوا  
ہے میں ابھی آتا ہوں رونا بند کرو۔۔۔


روحان تو اس کے رونے پر ہی پریشان ہو گیا اور بے تابی سے پوچھنے لگا  
کس کسی نے کچھ نہیں کہا مجھے بہت یاد آرہی ہے آپ سب کی مجھے۔ ماما بابا کے  
پاس جانا ہے

اس میں اتنا رونا والی کیا بات ہے تم عاشر کو فون دو میں اسے کہتا ہوں تمہیں  
گھر لے جائے لیکن عزور و نابند کرو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ اس نے بے  
چارگی سے کہا

مجھے عاشر کے ساتھ نہیں جانا آپ کے ساتھ جانا ہے آپ کچھ دنوں میں ٹائم نکال  
۔۔۔ کر آئے اور مجھے لے کر جائیں  
۔۔۔ اس نے جیسے حکم دیا

ہاں ٹھیک ہے میں آ جاؤں گا تم پریشان مت ہو بس مجھے یہ بتاؤ سب ٹھیک ہے نا  
عاشر تمہارے ساتھ ٹھیک ہے نا اس نے کسی ڈر کے تحت پوچھا  
دلشیر کا ہر حصہ اس کے جواب کا منتظر تھا اس کے لیے اس لڑکی کی مسکراہٹ  
بہت خاص تھی وہ خود کو جلانے کے باوجود اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا

ان کا بزنس ابھی نیا ہے اس لئے وہ مجھے پاکستان نہیں کے کر جاسکتے لیکن مجھے بہت یاد آرہی ہے اس لیے میں جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔ عزہ نے اسے بے فکر کرنے کے لیے جھوٹا سہارا لیا



اس دشمن جان کے منہ سے کسی اور کا نام۔ اسے کسی چابک کی طرح لگا اس کا وہاں بیٹھنا محال ہو گیا گھٹن کا احساس مزید بڑھ گیا وہ اٹھا اور اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر کے بیڈ کے ساتھ لگ کے نیچے بیٹھتا چلا گیا

روحان نے اس کے جانے پر مڑ کے دیکھا اور ایک نظر اس کے کھانے کی پلیٹ پر ڈالی اس کا دل اسے بار بار ایک طرف اشارہ کرتا تھا لیکن وہ اگنور کر دیتا تھا

اس نے عزہ سے مزید ایک دو بات کر کے اسے پر سکون کیا اور فون بند کر دیا

اور دلشیر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا دروازہ ناک کیا کوئی آواز نہیں آئی اس  
نے ہلکا سا پیش کیا تو کھلتا چلا گیا

اندھیرے میں وہ گھٹنوں میں سر دئے بیٹھا تھا

کمرے سے روشنی اندر آئی تو اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا روحان کو  
دروازے پر کھڑا دیکھ وہ جلدی سے اٹھا اسے احساس ہوا کہ اسے ایسے نہیں آنا  
چاہیے تھا وہ اپنی وجہ سے عزہ کی ذات پر ایک سوال تک برداشت نہیں کر سکتا تھا  
روحان اس کو دیکھ بہت کچھ نا۔ چاہتے ہوئے بھی سمجھ گیا لیکن کہنے کو الفاظ نہیں  
تھے وہ اس سے سوال کر کے اپنا اور اس کا بھرم نہیں توڑنا چاہتا تھا نا وہ اپنی بہن  
کی خوشیوں پر کوئی رسک لے سکتا تھا اس لیے خاموش رہا

دلشیر واش روم کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تب بھی وہ اس  
کے بیڈ پر لیٹا تھا

جان چھوڑ دو اب میرے بیڈ کی یار اپنے کمرے میں جا کر کیوں نہیں مرتے تم۔  
اس نے روحان کا۔ دھیان بٹانے کے لیے پہلے کی طرح ہاتھ جوڑ کر چبا چبا کر کہا

روحان کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا

دفع ہو جاؤ ورنہ دانت توڑ دوں گا میں تمہارے سکون سے سو نہیں پاتا میں

تمہارے کھراٹوں کی وجہ سے

دلشیر نے اسے کھینچ کر اسے بیڈ سے اٹھایا

اچھانا یار کیوں مار رہا ہے مجھے کل کینیڈا جا رہا ہوں عزہ کو لینے پھر تمہارے کمرے  
کی جان چھوڑ دوں گا اب تو سونے دو

وہ زبردستی اس کے بیڈ پر لیٹ گیا دلشیر کو بھی ناچار اس کے ساتھ لیٹنا پڑا جب

اتنے دن برداشت کیا تو مزید ایک دن صحیح۔۔۔۔۔

اپنے سامنے روحان کو دیکھ عزہ اس کے سینے سے لگ گئی تھی روحان نے بھی اسے خوشی سے سینے میں بھینچ لیا اور ماتھے پر بوسہ دیا

بھیا آپ تو کچھ دنوں میں آنے والے تھے نا اور آپ نے مجھے آنے سے پہلے بتایا کیوں نہیں اس نے روحان کو اندر لاتے پوچھا

اگر پہلے بتا دیا ہوتا تو میں اپنی گڑیا کے چہرے پر یہ خوشی کیسے دیکھ پاتا روحان نے اسے ساتھ بٹھاتے ہوئے کہا

عزہ مسکرا دی ایک دم ساری پس مردگی کہیں جاسوئی تھی

یار چائے وائے پلا دو عزو تمہارے ہاتھ کی چائے بہت مس کی میں نے اس نے صوفے پر سر گرائے ایک نظر پورے گھر میں دوڑاتے کہا

میں ابھی لائی بھیا وہ جلدی سے کچن میں بھاگ گئی۔۔۔



گھر بہت صاف ستھرا اور نفاست سے سجا ہوا تھا ہر چیز اپنی جگہ پر تھی وہ داد دیئے  
بغیر نہیں رہ سکا

اتنے میں وہ چائے لے کر آگئی۔۔۔۔۔ یہ لیجیے آپ کی گرما گرم چائے و تھ  
۔۔۔۔۔ نگیٹس

واہ بھئی زبردست میری گڑیا تو کافی سگھڑ ہو گئی ہے اچھا

تمہاری میڈ صبح ہی صبح صفائی کر کے چلی جاتی ہے کیا

اس نے چائے کی سب لیتے پوچھا

کونسی میڈ عزہ نے حیرانگی سے پوچھا

[illegible]

نہیں بھیا۔۔۔۔۔ تھوڑا سا تو کام ہوتا ہے اس لیے میں ہی کر لیتی ہوں میرا دن  
بھی گزر جاتا ہے ورنہ سارا دن بور ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے سادگی سے  
جواب دیا

واہ بھئی یہ ہماری عزو ہی ہے نا کبھی گھر میں ایک کپ نا اٹھانے والی شوہر کی  
خد متیں کئے جارہی ہے۔۔۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا  
عزہ بھی مسکرا دی

ارے عزہ بیٹا تم اس حالت میں کام کیوں کر رہی ہو منع کیا تھا نا تمہیں ابھی صرف  
آرام کرنا ہے اور یہ کون ہے تمہارا شوہرا بھی تک نہیں آیا کیا گھر ایسا بھی کیا کام  
جو دو دو ہفتے گھر کی شکل ہی نا دیکھے

ابھی وہ برتن اٹھا کر کچن میں جارہی تھی کہ آنٹی اسے کام کرتے دیکھ ناراضگی  
سے شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

روحان نے پریشانی سے پہلے ان کو پھر عزمہ کو دیکھا جو اس کے سامنے ایسی بات پر  
شرمندہ ہو گئی تھی

کیا ہوا ہے عز و طبیعت ٹھیک ہے تمہاری تم نے بتایا کیوں نہیں تم بیمار ہو اور عاشر  
---- کہاں گیا ہے کب سے نہیں آیا گھر اور تم اکیلے کیسے رہ رہی ہو یہاں  
وہ ایک ہی سانس میں اسے تھامے پریشانی سے سارے سوال ایک ساتھ کر  
گیا۔۔۔

وہ بھیا عاشر بزنس کی وجہ سے باہر گئے ہیں وہ ایک دو دن میں آنے والے ہیں  
--- اس نے نظریں چراتے سب باتوں کو اگنور کر کے صرف ایک ہی بات کا  
جواب دیا

ارے بیٹا آپ شاید عزمہ کے بھائی ہو۔۔۔۔ عزمہ کو شرماتے دیکھ آخر آئی کو ہی  
بولنا پڑا

جی میں عزہ کا بھائی ہوں اور آپ بتائیں مجھے عزہ کو کیا ہوا ہے یہ شروع سے ایسی ہے اپنی تکلیف بیماری کسی کو نہیں بتاتی ابھی بھی یہی کرنے کی کوشش کر رہی ہے

-----

اس نے عزہ کو گھورتے آنٹی سے پوچھا

بیٹا آپ ماموں بننے والے ہیں ماشاء اللہ سے چھو تا مہینہ ہے لیکن یہ اپنا بالکل خیال نہیں رکھتی کل تو بہت طبیعت خراب ہو گئی تھی میری بہو چیک کر کے ڈرپ لگا کر گئی تو اب تھوڑی بہتر ہوئی۔۔۔۔۔

اچانک روحان کے چہرے کے تاثرات بدلے پریشانی کی جگہ حیرانگی نے لے لی عزہ شرم سے زمین میں گڑھنے والی ہو گئی

اچانک حیرانگی خوشی میں بدلی اس نے عزم کو اپنے سینے میں بھینچ لیا بہت بہت  
مبارک ہو میری جان میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ اس نے عزم کو ماتھے پر بوسہ  
دیا

آنٹی بھائی بہن کے اتنے پیار کو دیکھ کر مسکرا دی اور وہاں سے چلی گئی  
تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں اور اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی  
پہلے میرا ایک دو دن رکنے کا ارادہ تھا لیکن اب میں ایک منٹ بھی نہیں رکوں گا  
۔۔۔۔۔ جلدی سے اپنی پیکنگ کر لو میں ٹکٹ کرواتا ہوں  
وہ کہہ کر فون اٹھا کر چلا گیا  
عزم بھی خوشی سے کمرے کی طرف بڑھ گئی وہ عاشر کے آنے سے پہلے یہاں سے  
جانا چاہتی تھی تاکہ اس کا بچہ محفوظ رہے کیونکہ عاشر کبھی بھی سب کے سامنے  
اسے کچھ نہیں کہے گا۔۔۔

جلدی جلدی اس نے پیکنگ کی اور جلدی سے جا کر کچھ کھانے کو بنانے لگی  
روحان بھی اس کی پھرتیاں خوشی سے دیکھ رہا تھا اس نے منع بھی کیا کہ کھانا باہر  
سے منگو الیتے ہیں لیکن اس کا کہنا تھا بھیا ایک بار میرے ہاتھ کی کڑا ہی کھا کر  
----- دیکھے انگلیاں چاٹتے رہ جائیں گے

پھر دونوں بہن بھائی نے ساتھ کھانا کھایا واقع کھانا بہت لذیذ تھا اس نے بہت  
تعریف کی عذہ کے کھانے کی  
میں عاشر کو کال کر کے بتا دیتا ہوں کہ تمہیں لے کر جا رہا ہوں روحان نے فون  
نکالتے کہا  
ن نہیں بھیا اس ٹائم وہ بڑی ہوتے ہیں ان سے میں خود بات کر لوں گی آپ بس  
چلے مجھے سب کی بہت یاد آرہی ہے  
اس نے روحان کو فون کرنے سے روکا

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی چلو۔۔۔۔۔ روحان اس کا ہاتھ تھامے وہاں سے  
ایئرپورٹ کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔



سب لوگ عزم سے مل کر بہت خوش تھے ہالے روحان کو دیکھ شرمائے جا رہی  
تھی وہ اس کے سامنے جانے سے بھی کترار ہی تھی لیکن اب عزم آئی تھی تو اس  
سے ملے بغیر رہ بھی نہیں پار ہی تھی

جب سے سب کو پتہ چلا تھا عزم بھی ماں بننے والی ہے حویلی میں جشن کا سماں تھا آنا  
اور عزم کو بی جان اپنے پاس سے اٹھنے ہی نہیں دے رہی تھی زبردستی کبھی کچھ تو  
کبھی کچھ کھلائے جا رہی تھی دادا جان نے غریبوں میں راشن تقسیم کروایا تھا  
فائزہ بیگم کے تو خوشی سے پیر زمین پر نہیں ٹک رہے تھے



ابھی اسے بی جان نے اپنے کمرے میں بھیجا تھا اپنی تسبیح لینے وہ تسبیح لے کر پلٹی ہی تھی کہ کسی چٹان نما وجود سے ٹکرائی اسے پوری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی

روحان نے اسے کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے پاس کر لیا

اپنے نتھنوں سے ٹکراتی خوشبو سے وہ اچھے سے جان گئی آنے والا کون ہے اس لیے نظر اٹھانے کی ہمت نہیں کی

کیا بات ہے مسز ہالے روحان عالم بہت شرمانے لگی ہیں مجھ سے خیریت تو ہے --- روحان نے اپنی انگلی اسکے ماتھے سے ہونٹوں پر پھیرتے گھمبیر لہجے میں

پوچھا ہالے تو اس کی انگلی کے بے باک لمس سے اپنے آپ میں سمٹ گئی اور سختی سے روحان کے کندھوں سے تھام لیا

ہالے کے چہرے پر پھیلتی سرخی دیکھ اسے خود پر بندھ باندھنا مشکل ہو گیا وہ جھکا  
اور اسکی خوشبو کو اپنی سانسوں میں انڈھیلنے لگا

اس کی گرفت مضبوط تھی جیسے ناجانے کب کا پیا سا ہو

وہ اسے بری طرح جھپٹانے پر مجبور کر گیا۔۔۔ اس کی پر تپش لمس اور دھکتے  
لمس نے اس کی سانسیں روک دی تھی

اس نے روحان کے کندھے پر مکے برسائے لیکن اس کی گرفت ڈھیلی نہیں  
ہوئی۔۔۔

آخر اپنی طلب پوری کر کے وہ دور ہٹا اور اسے گہری  
نظروں سے دیکھنے لگا جو گہرے گہرے سانس لے کر اپنے آپ کو نارمل کرنے  
کی کوشش کر رہی تھی

بہت میٹھی ہو لگتا ہے اب رخصتی کروالینی چاہیے اب مجھ سے مزید تمہاری دوری  
برداشت نہیں ہو رہی

تمہیں اپنی بانہوں میں دیکھنے کی طلب دن بدن شدت اختیار کرتی جا رہی ہے

---

وہ اسے سر سے پاؤں تک دیکھتا انتہائی بے باک لہجے میں بولا  
ہالے سے اس کی یہ بے باکی مزید برداشت نہیں ہوئی تو اسے دھکا دیتی کمرے  
سے بھاگ گئی۔۔۔

--- روحان کے ہونٹوں پر ایک محفوظ کن مسکراہٹ تھی



داداجان مجھے اسی ہفتے رخصتی چاہیے مجھے کچھ نہیں سننایا جب نکاح آپ کی مرضی سے ہوا تھا تب وہ بچی نہیں تھی کیا اور جب آپ لوگ اسے رخصت کرنا چاہ رہے تھے تب چچی نہیں تھی کیا

آج جب میں رخصتی چاہ رہا ہوں تو وہ بچی ہو گئی ہے کیا۔۔۔۔۔ اس نے چڑ کر کہا

وہ کب سے داداجان اور بابا کے سامنے بیٹھا اپنی رخصتی کی بات کر رہا تھا لیکن ان کا کہنا تھا ایک سال اور صبر کرو

ابھی ہالے بچی ہے

دیکھو روحان ابھی آنا اور عذہ کو بھی دیکھو تم ان کے بچے اس دنیا میں آجائیں تو آرام سے تمہاری رخصتی کا سوچتے ہیں مزید ایک سال صبر کر لو عالم صاحب نے جیسے بات ہی ختم کی

اچھاواہ بابا زبردست آپ کیا چاہتے ہیں کہ ان دونوں کے بچے اس دنیا میں  
آجائیں اور باران اور ریحام انتظار کرتے رہ جائیں۔۔۔۔ اس نے جیسے طنز کے  
تیر بر سائے

عالم صاحب اور داداجان نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا  
کون باران اور ریحام داداجان نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔

آپ کا پر ہوتا اور پر پوتی یعنی کے میرے اور ہالے کے بچے اس نے بھی گہری  
سنجیدگی سے جواب دیا

جب عالم صاحب کو بات سمجھ آئی تو اس بے شرم کو گھور کر دیکھا جو باپ اور دادا  
کا بھی لحاظ نہیں کر رہا تھا

دیکھیں بھئی داداجان یار آپ سے کیا چھپانا بیوی والا ہو کر کنوارے والی زندگی  
نہیں گزاری جارہی مجھ سے اس لیے اسی ہفتے اسے رخصت کر کے میرے

کمرے میں بھیجے ورنہ دبئی میں لڑکیوں کی کمی نہیں ہے وہاں کسی سے شادی کر کے گھر بسالوں گا پھر سجا کر رکھیے گا اپنی بچی کو اپنے پاس اس نے جیسے بے شرمی کی حد کر دی۔۔۔

باباجان یہ بے شرم اولاد میری نہیں ہو سکتی اس کو کسی کچرے سے اٹھا کر لائی تھی اس کی ماں ورنہ میری اولاد اور اتنی بے شرم سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو کرنا ہے کریں آپ اس کے ساتھ

باباجان نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی اور وہاں سے چلے گئے  
یار اس میں شرم والی کیا بات ہے اگر یہ اتنے ہی شرم والے ہوتے تو کیا ہم آسمان سے ٹپکے ہیں اس نے جیسے داداجان کے سامنے اپنے باپ کا مزاق اڑایا

اپنی زبان کو زرا کم چلاؤ یاد رکھو اگر ہم تمہارے دادا ہیں تو ہالے کے بھی دادا ہیں  
ہمارے سامنے تم ہماری پوتی کے بارے میں اتنی بے شرمی سے بات نہیں کر سکتے  
اگر دوبارہ کی تو اس ہفتے تو تمہاری رخصتی ممکن نہیں

دادا جان نے اسے جھڑکنے کے ساتھ ایک گھوری سے نوازا

اس نے دادا جان کو ماننے دیکھ جلدی سے منہ پر انگلی رکھ لی اور آگے کی پلیننگ  
کرنے لگے ان کے ساتھ

ہالے اور روحان کی شادی کی خبر پورے گھر میں پھیل گئی زریان بھی کل آنے  
والا تھا

ہالے کو جب سے پتہ چلا تھا گھبراہٹ سے اس کی جان جا رہی تھی آنا اور عزم بھی  
اس کو بات بات پر چھیڑنے لگی

ہالے تنگ ہو کر بی جان سے ان کی شکایت کر دیتی



تھوڑی دیر وہ خاموش ہوتی لیکن پھر دوبارہ شروع ہو جاتی عزہ بھی یہاں آکر  
سب کے ساتھ بہت خوش رہنے لگی تھی

عاشر کو اس نے فون کر کے بتایا تھا کہ وہ روحان کے ساتھ پاکستان آئی ہے خلاف  
توقع غصہ ہونے کے بجائے اس نے ٹھیک ہے کہہ کر فون بند کر دیا تھا البتہ اپنی  
پر یکنسی کا اس نے عاشر کو نہیں بتایا

تین دن بعد ہالے اور روحان کی شادی تھی لیکن روحان صبح ہی دبئی گیا ہوا تھا  
اسے کل تک واپس آنا تھا زریان بھی اپنے بھائی کی شادی کی تیاری میں کوئی کمی  
نہیں رکھنا چاہتا تھا وہ عزہ کے لیے بھی بہت خوش تھا  
بابا مہمانوں کو میں نے کارڈ پہنچا دیا ہے ایک بار پھر بھی لسٹ دیکھ لیجئے گا کوئی رہ تو  
نہیں گیا اور دادا جان آپ کے دوست فیاض بٹ صاحب کا نمبر میرے پاس  
نہیں ہے دے دیجئے گا مجھے

اس وقت وہ سب ہال میں بیٹھے تیاری کر رہے تھے  
گھر کی خواتین تو صرف کپڑے میک اپ کے پیچھے ہی لگی تھی آنانے چائے لا کر  
سب کو دی اور خود جا کر بی جان والوں کے ساتھ بیٹھ گئی زریان نے اسے مسکرا کر  
دیکھا اب اس کا جسم ہلکا ہلکا بھرنے لگا تھا۔۔۔ اور وہ اس حالت میں زیادہ  
خوبصورت لگ رہی تھی

آنا عزم یہ ختم کر دو دونوں بی جان نے ان کو ملازمہ سے دودھ کا گلاس منگوا کے  
دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ عزم نے منہ بنا کر بی جان کو دیکھا بی جان نے اسے ایک  
گھوری سے نواز تو ناچار اسے بھی پینا پڑا  
ہالے بھی وہاں بیٹھی بی جان کو گھور رہی تھی  
کیا ہوا ہالے۔۔۔۔۔ فائزہ بیگم نے ہالے کو دیکھ کر پوچھا

ماما بی جان اب مجھ سے پیار نہیں کرتی بس آپو اور بھابھی سے کرتی ہیں اس نے  
رونے والی شکل بناتے کہا

بی جان نے حیرت سے اس آفت کی پرکالہ کو دیکھا انہوں نے بھلا کب فرق کیا  
تھا اپنی پوتیوں میں

ادھر آؤزرا میں نے کب تم سے پیار نہیں کیا۔۔۔ بی جان نے حیرانگی سے پوچھا  
آپ جب دیکھو بھابھی اور آپو کو کبھی یہ کھاؤ کبھی یہ پیو کچھ نا کچھ کھلاتی رہتی ہیں  
مجھے تو نہیں کھلاتی اس نے ناراضگی سے منہ پھلا کر کہا۔۔۔ آنا اور عزہ نے  
مسکراہٹ دبائی  
ارے فائزہ اپنی بیٹی کی باتیں سن رہی ہو آج اس کو بوڑھی بی جان سے شکایتیں  
ہونے لگ گئی۔۔۔

اب بھلا اسے بتاؤ کہ ان کے کھانے پینے کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے کیونکہ یہ  
ماں بننے والی ہیں دونوں۔۔۔ بی جان نے افسوس سے کہا

تو بھی مجھے نہیں پتہ میں چاہتی ہوں سب سے زیادہ آپ میرا خیال رکھے میں  
آپ کی ہالے ہوں نا چھوٹی سی تو مجھے بتائیں میں کیا کروں مجھے بھی ماں بننا ہے

اس نے جس قدر معصومیت سے کہا تھا اتنا ہی ایک دم سٹپٹا گئے تھے

ہالے چپ بلکل فائزہ بیگم نے اسے جھڑکا شکر ہے وہاں کوئی مرد نہیں تھا ورنہ کیا  
ہوتا یہ لڑکی سب کے سامنے شرمندہ کروانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی  
دیکھا دیکھا اب بی جان کے ساتھ ماما بھی مجھ سے پیار نہیں کرتی کیسے ڈانٹ دیا مجھے  
نہیں کرنی شادی وادی اب مجھے بس ماں بننا ہے میں جارہی دادا جان کے پاس وہ  
موٹے موٹے آنسو لیے وہاں سے اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

آنانے جلدی سے اس کو اٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا مبادی وہ سچ میں نا چلی جائے

چند ادا داجان سے ایسی باتیں نہیں کرتے چلو کمرے میں میرے ساتھ میں بتاتی  
ہوں تمہیں اس نے ہلکے سے اس کے کان میں سرگوشی کی تاکہ بی جان اور ماما  
سن نالیں

اور عزمہ کو اشارہ کرتی ہوئی وہ ہالے کو وہاں سے لے گئی پیچھے عزمہ بھی ان کے پیچھے  
چلی گئی۔۔۔۔

سب تمہارا کیا دھرا ہے جو میرے پوتے کو بھگتنا پڑے گا اب  
بار بار کہتی تھی کچھ دنیا داری سکھا دو لیکن نہیں اماں ابھی بچی بچی ہے کر کے  
میرے پوتے کی عزت کا کباڑہ کرنا تم ماں بیٹی۔۔۔ بی جان نے فائزہ بیگم کو اچھے  
سے جھڑکا

تو کھسیانی سی ہو کر وہاں سے نکل گئی۔۔۔



مجھے نہیں پتہ بھاڑ میں جائے سارے کام تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے دلشیر  
-----روحان کب سے دلشیر کو اپنے ساتھ شادی پر چلنے کے لیے فورس کر  
رہا تھا لیکن وہ تھا کہ کبھی کوئی بہانہ کبھی کوئی بہانہ مان کے ہی نہیں دے رہا تھا  
یار روحان میں معافی چاہتا ہوں لیکن میں تمہاری شادی میں شامل نہیں ہو سکتا  
یار بہت کام پینڈنگ میں ہیں یار

تمہارے لیے میری شادی سے زیادہ ضروری کام ہے روحان نے بھڑک کر اسے  
---کہا

یار میں گاؤں نہیں جانا چاہتا ایکسیڈنٹ کی وجہ سے میرا موڈ عجیب سا ہو گیا ہے  
ایک ڈر سا لگنے لگا ہے۔۔۔۔۔اس نے بات بنانے کی کوشش کی

اوکے میں اپنی شادی کا ایونٹ کراچی میں رکھ لیتا ہوں اور حکم۔۔۔۔اس نے  
جیسے دلشیر کے اعتراض کو ختم کیا

یار روحان مجھے نہیں جانتا تو نہیں جانتا تم مجھے فورس مت کرو۔۔۔۔۔ وہ سنجیدگی  
سے کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ وہاں نہیں جانا چاہتا تھا کیونکہ وہاں عزم بھی ہوگی اور عاشر بھی اور وہ انہیں  
ساتھ دیکھ کر اپنے زخموں کو ہرا نہیں کرنا چاہتا تھا اس میں مزید ہمت نہیں تھی وہ  
پہلے ہی تکلیف میں تھا لیکن اس میں مزید ہمت نہیں تھی

روحان جانتا تھا اس کے منع کرنے کی وجہ لیکن وہ اسے نارمل کرنا چاہتا تھا وہ چاہتا  
تھا کہ وہ بھی آگے بڑھ جائے عزم کو خوش دیکھ کر وہ بھی اسے بھول کر لائف میں  
آگے بڑھ جائے کیونکہ اس کی جو حالت تھی اس کا اثر ان سب پر پڑ رہا تھا کیونکہ  
اس کی تکلیف سے سب کو تکلیف ہوتی تھی۔۔۔۔۔ سب اس کو خوش دیکھنا چاہتے  
تھے تبھی تو زریان نے اسے بھیجا تھا دلشیر کو لینے لیکن اس کے ماننے کے دور دور  
۔۔۔۔۔ تک آثار نظر نہیں آرہے تھے





ہالے چند کسی کے سامنے ایسی باتیں نہیں کرتے اب آپ بڑی ہو گئی ہو تو آپ کو خیال کرنا چاہیے۔۔۔ آنانے اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن بھابھی (اس کو پتہ چلنے کے بعد بھی کہ آنا اس کی بہن ہے اسے بھابھی ہی کہتی تھی اس کا کہنا تھا کہ زریان اس کا بھائی ہے تو آنا اس کی بھابھی ہے کیونکہ لائف میں ایک بھابھی تو ہونی چاہیے)۔۔۔ مجھے ماما نے منع کیا تھا تو میں اب کسی کے سامنے ان کی اور اپنی بات نہیں کرتی۔۔۔ اس نے جلدی سے سمجھداری۔۔۔ دکھائی کہ کہیں وہ اسے بے وقوف نہ سمجھ لیں عذہ نے تاسف سے سر ہلایا اور بیڈ پر لیٹ گئی آنا اور ہالے بیڈ کے دوسری سائیڈ بیٹھی تھی

اچھا تمہیں سچ میں بے بی چاہیے۔۔۔۔ اب کے آنانے کچھ سوچ کر اس سے پوچھا

ہالے نے زور و شور سے سر ہلادیا

تو بے بی تمہیں صرف روحان بھائی ہی دے سکتے ہیں تم بس ان سے مانگنا لیکن گھر  
میں کسی اور سے مانگنا بری بات ہوگی۔۔۔۔ اس نے بڑی بہن ہونے کے ناطے  
بہت آسان حل نکالا

اچھا آپ کو بھی بے بی زریان بھائی دے رہے ہیں۔۔۔۔ ہالے نے معصومیت  
سے پوچھا تو عذہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔ جبکہ آنا کا چہرہ گلابی ہو  
گیا۔۔۔۔

۔۔۔ ہاں یہ ہمارے پیار کی نشانی ہے اس نے شرماتے ہوئے بتایا  
سب کے بچے پیار کی نشانی نہیں ہوتے کچھ زبردستی کی نشانی بھی ہوتے ہیں  
۔۔۔ عذہ نے کنبل ٹھیک کرتے ہوئے بے دھیانی میں بولا۔۔۔

آنا اور ہالے نے اس کی طرف دیکھا تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا آنا اسے بہت  
حیرت سے دیکھ رہی تھی

اس نے جلدی سے نظریں چرائی

ابھی کیا کہا تم نے عزم کیسی زبردستی آنا نے جلدی سے عزم کا ہاتھ پکڑتے پوچھا  
کیا کیا کہا ہے بھابھی میں نے ڈرامے نہیں دیکھتی کیا آپ یہی یہی تو ہوتا ہے ظالم  
مرد اپنی بیویوں کے ساتھ زبردستی کرتے ہیں مارتے پیٹتے ہیں اور اس کے نتیجے  
میں ایک بچہ دنیا میں آجاتا ہے کچھ کو پیدا ہونے سے پہلے مار دیا جاتا اور کچھ نا  
چاہتے ہوئے بھی دنیا میں رہنے آجاتے ہیں۔۔۔۔۔ عزم کے لہجے میں کچھ تو ایسا  
تھا جسے نظر انداز کرنا مشکل تھا

عزم تم ٹھیک ہونا تم خوش ہو عاشر بھائی کے ساتھ آنا نے بہت محبت سے اس کا  
چہرہ تھام کر پوچھا اسے نا جانے کیوں لگتا تھا کہ عاشر جیسا دکھتا ہے ویسا ہے نہیں

جی بھا بھی میں بلکل ٹھیک اور بہت خوش ہوں آپ پریشان مت ہوں عاشر میرا  
بہت خیال رکھتے ہیں اچھا ہالے ماما سے کہہ کر اسپیکر کھٹی بنواؤنا اسپانسی سا جو وہ  
ہمیں بنا کر کھلاتی تھی بھا بھی کو بھی بہت پسند آئے گا

آنا کے سوالوں سے بچنے کے لیے اس نے آنا کو جواب دے کر جلدی سے ہالے  
کو مخاطب کیا

جی آپو

آج شام ہالے کی مہندی تھی کل شادی تھی لیکن ابھی تک روحان نہیں آیا تھا  
زریان نے سب کو بے فکر کیا کہ شام تک آجائے گا  
تین دن سے آنا بھی عزہ کے ساتھ ہالے کے کمرے میں قبضہ جمائے ہوئی تھی  
----- اور وہ یہاں غصے سے بیچ و تاب کھا رہا تھا

ایک تو وہ اتنے دنوں بعد گھر آیا تھا اور اس کی بیوی ہی غائب تھی

اس سے مزید برداشت نہیں ہو تو وہ ہالے کے کمرے میں چلا آیا اور دروازہ  
ناک کیا

اور خوش قسمتی سے اسی دشمن جان نے دروازہ کھولا تو جیسے روح تک سکون اترتا  
چلا گیا۔۔۔

زریان کو سامنے دیکھ اس کے ہاتھ لرز گئے

۔۔۔۔۔ ج جی کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔۔۔ اس نے اپنا لہجہ نارمل بنا کر پوچھا  
ہاں مجھے میری ایک فائل نہیں مل رہی جو میں نے کمرے میں ہی رکھی تھی بہت  
ضروری فائل تھی کمرے میں آؤ اور ڈھونڈ کے دو مجھے ابھی بھجوانی ہے  
شہر۔۔۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے کہا اور چلا گیا

پیچھے ہالے اور عزہ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے اس لیے چار و ناچار اسے بھی  
--- زریان کے پیچھے جانا پڑا

ابھی وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ زریان نے اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع  
دیئے بغیر کھینچ کر دیوار سے لگایا اور اس کے ارد گرد دیوار پر اپنے ہاتھ رکھے

---- مجھ سے چپ مجھے تڑپا رہی ہو اس کے کان کے پاس جھک کر سرگوشی کی  
آنا کو اس کی گرم سانسوں سے اپنی گردن جھلستی محسوس ہوئی۔۔۔

ن نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ اس نے اٹکتے ہوئے جواب دیا  
تو کیسا ہے تم جانتی ہو مجھے تمہاری ضرورت ہوگی لیکن تم جان بوجھ کر کمرے میں  
نہیں آئی کیونکہ تمہیں اچھا لگتا ہے مجھے تڑپانا اس کی گردن پر ہلکے سے دانت  
گاڑتے

مدہوشی سے کہا

۔۔۔ آنانے سسکی لی پلیر زریان

زریان اس کے چہرے پر جھکا اور اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو بہت بے  
تابی سے چھو کر محسوس کرنے لگا

اس کے ہونٹوں نے چہرے سے گردن تک سفر کیا اور وہاں اپنی محبت نچھاور  
کرنے لگا اس کے ہر لمس سے اس کی بے چینی عیاں تھی اس کے ہاتھوں کا بے  
باک لمس اپنی کمر پر رینگتے محسوس کر آنا کی جان لبوں پر آئی جذبات کا ٹھاٹھے  
مارتا طوفان اب تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔

زریان۔۔۔۔۔ اس نے بہت بے چینی سے زریان کو پکارا۔۔۔۔۔  
زریان نے اپنی خمار آلود نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ان آنکھوں میں  
دیکھنا دنیا کا مشکل ترین کام تھا اس لیے آنانے جلدی سے نظریں جھکالیں زریان  
جھکا اور آنا کی سانسوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں انڈھیلنے لگا۔۔



- اس کی سانسوں کو محسوس کرتا اس کے ہاتھ کی انگلیاں آنا کے پیٹ میں گردش کرنے لگی۔۔۔۔۔ آنا سے کھڑے ہونا مشکل ہو گیا تو اپنا سا راوزن اس پر ڈال دیا اور لمبے لمبے سانس لینے لگی زریان نے اسے بازوؤں میں اٹھایا اور بیڈ پر جا کر لٹا دیا اور دروازہ اچھے سے بند کر کے لائٹ آف کرتا اس کے پاس آتا اسے اپنے پاس کرتا اس کے ہوش اڑانے لگا تشنگی تھی کہ بڑھتی جارہی تھی وہ مدد ہوش سا

----- اسے خود میں سمیٹتا چلا گیا

مطلب تم نے سوچ لیا ہے تم مجھے لئے بغیر نہیں جاؤ گے یار کل تمہاری شادی ہے  
کچھ تو خیال کرو دلشیر اس کے کمرے میں آتا اسے سمجھانے لگا  
میں تمہیں فورس نہیں کر رہا لیکن میں تمہیں لئے بغیر بھی نہیں جاؤں گا روحان  
جیسے ضد کیے بیٹھا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں جانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔۔۔ اس نے کس دل سے یہ کہا تھا  
وہی جانتا تھا۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ اپنی وجہ سے روحان کی شادی خراب نہیں کر سکتا تھا  
اور کل شادی تھی آج اس کا پہنچنا ضروری تھا لیکن جس طرح روحان سکون سے  
لا پرواہی سے بیٹھا تھا یہ تو طے تھا وہ اس کے بغیر نہیں جائے گا اس لیے ناچاہتے  
ہوئے بھی اسے ماننا پڑا

فون کی آواز پر زریان کی آنکھ کھلی تو وہ کہیں نہیں تھی بابا کی کال تھی ان کو آنے  
کا بول کے وہ واش روم میں گھس گیا تھوڑی دیر بعد فریش ہوتا وائٹ شلوار قمیض  
پہنے نیچے آیا اور تیاری دیکھنے لگا مہندی شروع ہونے میں کچھ ہی گھنٹے رہتے تھے  
مہندی کی رسم صرف لڑکیوں کی ہونی تھی لیکن تیاری تو ساری مردوں نے ہی  
کرنی تھی اس لیے وہ سب انتظامات دیکھنے لگا

گرین شرارے کے ساتھ یلو کرتی پہنے بلیو کلر کا دوپٹہ سر پر جمائے خوبصورت  
زیورات پہنے وہ بہت حسین لگ رہی تھی اوپر سے بیوٹیشن نے اپنے ماہر ہاتھوں  
کے جادو سے اس کے حسین نین نقش کو مزید نکھار دیا تھا  
اس کا کمسن حسن وہاں ہر ایک کو مات دے رہا تھا

ماشاء اللہ میری چھوٹی سی بھابھی صاحبہ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں اللہ تمہیں  
نظر بد سے بچائے۔۔۔۔۔ عذہ نے اسے پیچھے سے گلے لگائے کہا تو ہالے اس کے  
بھابھی کہنے پر لال ہو گئی۔۔۔۔۔ عذہ خود بھی فل یلو گراہ اور شرٹ میں تیار  
تھی بالو کا جھوڑا بنائے دوپٹے کو ایک کندھے پر ڈالا تھا ہلکے سے میک اپ اور  
لائٹ جیولری میں وہ بھی بہت حسین لگ رہی تھی

آنا کو بیوٹیشن تیار کر رہی تھی تھوڑی دیر بعد بی جان کے بلاوے پر عذہ اور آنا  
دوسری لڑکیوں کے ساتھ ہالے کو تھام کر باہر لے گئی

اور اسٹیج پر بٹھا دیا

پھر باری باری گھر کی سبھی عورتوں نے رسم کی اس کے بعد رشتے دار اور گاؤں کی  
عورتیں رسم کرنے لگی

مرد سارے مردان خانے میں تھے زریان جب سے اٹھا تھا اسے نہیں دیکھا تھا  
اس لیے کام کے بہانے وہ حویلی کی لان کی طرف آیا جہاں مہندی کا انتظام تھا  
اس نے سامنے دیکھا تو وہ گرین کام دار کرتی شلواریں ہاتھوں میں بھر بھر کے  
گرین چوڑیاں پہنے نفاست سے کئے گئے میک اپ میں ہالے کے ساتھ بیٹھی اس  
کے دل کے آر پار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے جی بھر کر اسے دیکھا خود پر کسی کی  
نظریں محسوس کر کے اس نے نظر اٹھا کر دیکھا زریان اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا  
۔۔۔ تھا آنا کا دل بے ساختہ دھڑکا اس نے جلدی سے نظریں جھکالی

اس کے چہرے پر حیا کے رنگ دیکھ کر وہ اندر تک سرشار ہوا اور واپس مردان  
خانے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



آج پھر حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا وہی رونقیں تھیں اس کے قدم بڑھنے  
سے انکاری تھے وہ اس دشمن جان کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا

اوبھائی کہاں کھو گئے روحان گاڑی سے بیگ لے کر آیا تو وہ

وہی کھڑا حویلی کو دیکھ رہا تھا

ہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں

اچھا چلو اندر پہلے فریش ہو جاتے ہیں پھر مردان خانے چلیں گے سب وہی ہیں  
روحان اسے لئے حویلی کے اندر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ دلشیر

فریش ہونے واشر روم چلا گیا اور روحان کو زریان کی کال آئی تو وہ کال اٹھاتا باہر  
نکل گیا۔۔۔۔۔

عزہ بیٹا جاؤ روحان آیا ہوا ہے تم ملازمہ سے کافی بنوا کر اس کے روم میں دے آؤ  
تا کہ سفر کی تھکاوٹ اتر جائے

فائزہ بیگم نے عزہ سے کہا جو ہالے کے ساتھ بیٹھی تھی

جی ماما میں ابھی جاتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ کہہ کر حویلی کے اندر بڑھ گئی۔۔۔

وہ کافی لے کر روحان کے روم میں داخل ہوئی تو ڈریسنگ کے سامنے خود پر  
۔۔۔۔۔ پرفیوم چھڑکتے دلشیر کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی اور جلدی سے واپس جانے لگی

آہٹ پر دلشیر نے دروازے کی طرف دیکھا تو جیسے نظروں نے ناٹنے کی قسم کھا  
لی پیلے جوڑے میں لگ بھی بہت حسین رہی تھی دل بہت بری طرح دھڑکنے لگا

نظریں بے تاب ہو کر اس کے وجود کا طواف کرنے لگی کہ ایک دم دل بے  
ساختہ رکا

آنکھوں میں تحیر سمیٹ آیا دل نے جیسے سینے میں سر پٹچا اپنا وجود ہوا میں محسوس  
ہونے لگا کمرے میں آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی قدم بری طرح ڈگمگائے تو  
اس نے ڈریسنگ کا سہارا لیا اس کے جسم میں ہوئی اس نئی تبدیلی نے اسے نئے  
سرے سے ازیت میں مبتلا کر دیا۔۔۔۔۔

عزہ جلدی سے کمرے سے نکل کر جانے لگی کے سامنے سے آتے روحان کو دیکھ  
کر رک گئی۔۔۔۔۔

بھائی آپ کہاں تھے میں کافی لے کر آئی تھی آپ کے لیے۔۔۔۔۔ وہ روحان کے  
پاس آتے گھبرائی سی کہنے لگی



عزو میں ایک کال کر رہا تھا اور گھبرا ئی ہوئی کیوں ہو تم اس نے عزہ کے ہاتھ سے  
کافی لیتے اسے ساتھ لگاتے پوچھا

وہ آپ کے دوست کمرے میں تھے مجھے نہیں پتہ تھا اس لیے میں جلدی سے  
آگئی۔۔۔۔۔ عزہ نے جلدی سے بتایا

اچھا اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے دلشیر تھا میرے روم میں اور تم جاؤ انجوائے  
کرو ہم آتے ہیں تھوڑا راستہ صاف کر دینا اپنے بھائی کے لیے۔۔۔ اس نے  
شرارت سے کہا تو عزہ نے سر کو خم دیا اور مسکراتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ جب کمرے میں داخل ہوا تو دلشیر ڈریسنگ کے سامنے ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا بٹھا  
ہوا تھا آنکھیں سرخ ہو رہی تھی شاید بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں کو روکا ہو  
لیکن ان کے بس میں نہیں تھا اگر منگنی بھی ہوتی تو وہ منگنی ختم کر کے عزہ سے  
دلشیر کی شادی کروا دیتے لیکن عاشر اور عزہ کا نکاح تھا اور عزہ اسکے بچے کی ماں

بننے والی تھی اس صورت میں وہ اپنے دوست کے لیے کچھ نہیں کر پارہے تھے  
لیکن وہ اسے یوں تڑپتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔

تم تیار ہو گئے یا دس منٹ میں بھی تیار ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں باہر تب تک تم  
یہ کافی ختم کرو وہ کپ ٹیبل پر رکھتا الماری سے اپنے کپڑے لیتا واشروم کی طرف  
بڑھ گیا۔۔۔۔۔ وہ دلشیر سے نظریں ملائے بغیر واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔۔  
دلشیر جیسے ہوش میں آیا اٹھا اور بیگ سے سگریٹ اور لائٹر نکالتا باکنی میں چلا گیا  
اور سگریٹ پینے لگا

یہاں سے لان کا ہر منظر بہت صاف نظر آ رہا تھا وہ لڑکی اس سے بے خبر وہاں  
اپنوں کے سنگ بیٹھی انجوائے کر رہی تھی اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ  
بہت بھلی لگ رہی تھی اس کے دل نے اس وقت شدت سے دعا کی  
تھی۔۔۔۔۔ اے اللہ اگر عاشر کے ساتھ ان کی خوشیاں جڑی ہیں تو آپ

ہمیشہ انہیں ساتھ رکھنا میرے لیے میری خوشیوں سے بڑھ کر ان کی مسکراہٹ  
عزیز ہے اسے ہمیشہ یوں ہی قائم و دائم رکھنا

ایک آنسوؤں ناچاہتے ہوئے بھی پلکوں کی باڑ توڑ کر گالوں پر بہہ نکلا جسے اس نے  
فوراً اپنی ہتھیلی سے رگڑ کر صاف کر لیا۔۔۔۔۔

کون کہتا ہے مرد نہیں روتا جب آپ کا دل محبت سے عشق تک سفر طے کر لیتا  
۔۔۔۔۔ ہے تو پھر یہ مضبوطی کا دکھاوا نہیں ہوتا

عورت تو ہمیشہ سے محبت سے گندھی ہوتی ہے لیکن عورت میں نرمی بھی ہوتی  
ہے اسے جس طرف موڑا جاتا ہے وہ مڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔ کبھی فیملی کے لیے کبھی  
عزت کے لیے کبھی معاشرے کے لیے وہ خود کو بدل لیتی ہیں

لیکن مرد کو اگر سچی محبت کسی سے ہو جائے تو پھر وہ اس عورت ہو چاہ کر بھی بھلا  
نہیں پاتا نا اس کی جگہ کسی اور کو دے سکتا ہے۔۔۔۔۔ (لیکن شرط یہ ہے کہ  
) محبت سچی ہو



مردان خانے میں وہ سب سے ملا داداجان بابا زریان  
باباجان اور داداجان تو اسے پہلے ہی بہت اچھے سے جانتے تھے ان سے ملنے کے  
بعد روحان اسے بی جان سے ملوانے لایا  
ملوانا تو ایک بہانہ تھا  
اسے تو بس اپنی خرگوش کو سراہنا تھا۔۔۔

وہ جانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن روحان جانتا تھا کہ بنا کسی سالڈ ریزن کے اسے اندر جانے کی پرمیشن نہیں ملے گی اس لیے اسے کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے آیا اس نے زریان کو مدد طلب نظروں سے دیکھا

لیکن اس نے چہرہ موڑ کر اسے ہری جھنڈی دکھا دی دلشیر نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔ لیکن وہاں پرواہ کسے تھی

۔۔۔۔۔ وہ اندر جانے ہی لگے تھے کہ آنا اور عزہ نے ان کا راستہ روک لیا

دلشیر نے ایک نظر اسے دیکھا جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلہ

ہاں لیکن اس بار دوپٹہ اس کے سر پر بہت خوبصورتی سے ٹکا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ کہاں چلے دیورجی اندر دلہے کی اینٹری پر پابندی ہے

آنانے مسکراتے ہوئے جیسے اسے چڑایا

ارے بھا بھی صاحبہ ہم تو صرف آپ کے دوسرے دیور کو بی جان سے ملوانے  
لے کر جا رہے ہیں ورنہ ہمیں کوئی شوق نہیں آپ کی دیورانی کا ہزار بار کا دیکھا  
ہو امنہ دوبارہ دیکھنے کا۔۔۔۔۔ اس نے بھی ہنستے ہوئے فوراً بدلہ لیا

۔۔۔ بھیاااا آپ ہالے کے بارے میں ایک لفظ نہیں بول سکتے

عزہ نے چھوٹی سی ناک چڑاتے غصے میں اپنے بھائی کو گھور کر دیکھا۔۔

دلشیر جو نظریں جھکائے سنجیدگی سے ان کی باتیں سن رہا تھا اس کی غصہ بھری  
۔۔۔۔۔ آواز پر مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھر گئی

آنانے پہلے دلشیر کو پھر گھور کر روحان کو دیکھا بھولیں مت آپ کی بھا بھی کے  
ساتھ ساتھ ہم آپ کی سالی بھی ہیں تو اس لئے سوچ سمجھ کر بولنے گا ورنہ ہم اپنی  
لڑکی آپ کے ساتھ رخصت نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

آنانے اسے دھمکایا

اور اس کا خاطر خواہ اثر بھی ہوا

اچھا نامیری سالی پلس بھا بھی صاحبہ اتنی ظالم تو نابنے کچھ لین دین کر کے بات  
----- رفع دفع کرتے ہیں نا

روحان نے مسکین سی شکل بنا کر بیچ کا راستہ نکالا

بھیا صرف بھا بھی نہیں میں بھی ہوں ہم دونوں کے ساتھ ڈیل کرنی پڑے گی  
آپ کو

عزہ نے جلدی سے یاد دلایا کہ کہیں وہ اکیلے آنا کے ساتھ ڈیل نا کر لے۔۔۔۔۔  
اچھا اچھا کتنا چاہئے بتاؤ تم دونوں

زیادہ نہیں بس تین لاکھ کیونکہ سب کے حصے میں ایک ایک لاکھ تو آنے چاہئیں  
۔۔۔۔۔ انا نے جلدی سے کہا



ایک ایک لاکھ مطلب ٹوٹل دو لاکھ لیکن یہ ایک لاکھ ایکسٹرا کس خوشی میں  
روحان نے جیب سے کیش نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جو اس کے پاس صرف ایک  
لاکھ ہی تھے۔۔۔۔۔

یار مدد کر تھوڑی اس نے دلشیر کے سامنے ہاتھ آگے کئے کہا  
دلشیر نے اپنا پرس نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیا۔۔۔۔۔

ایک لاکھ میرے ایک بھابھی کے ایک ہالے کے۔۔۔۔۔ عزہ نے روحان کی  
انفارمیشن میں اضافہ کیا۔۔۔۔۔ روحان نے گھور کر دونوں کو دیکھا  
یہ سالی اور بہن کا تو سمجھ آتا ہے لیکن دلہن کو کس چیز کا نیگ چاہیے۔۔۔۔۔ بھئی  
نہیں جانا ہمیں اندر واپس چلتے ہیں دلشیر وہ دلشیر کا ہاتھ پکڑے مڑنے لگا

کہ فوراً عزہ نے آگے بڑھ کر اس کا وہی ہاتھ پکڑ لیا جس سے اس نے دلشیر کا ہاتھ  
پکڑا تھا بھیا پلیر کے نا اچھا بس ہمیں دے دیں اپنی بیوی کو آپ سنبھال لیجیہ  
گا۔۔۔۔۔

دلشیر تو اس کے ہلکے سے لمس پر ہی رک گیا تھا دھڑکنوں نے اچانک سے ادھم  
مچا دیا تھا

روحان نے ان سے کیا ڈیل کی کیا نہیں اسے پتہ نہیں چلا بس وہ ان کے ساتھ  
اندر چلتا گیا۔۔۔۔۔

بی جان ان کو راستے میں ہی مل گئی  
ارے میرا بچہ آیا ہے ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو بی جان نے دلشیر کو اپنے ساتھ  
بٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ دلشیر ان کی اتنی محبت پر ہلکے سے مسکرا دیا

روحان ان کو وہاں چھوڑتا آگے اپنی دلہن کی طرف بڑھ گیا جو خوبصورتی سے اس کے نام پر سچی بیٹھی تھی آج آج سنور کر اس پر الگ ہی روپ آیا تھا روحان سے صبر کرنا مشکل ہو گیا اس کا بس نہیں چلا کہ وہ اسے سب کے سامنے سے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جائے بس۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا اور موقع کا فائدہ اٹھا کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا کیونکہ اس وقت گھر میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ نہیں تھا بس کچھ رشتے دار لڑکیاں تھیں۔۔۔۔

روحان کے اپنے اتنے پاس آکر اچانک بیٹھنے پر وہ گھبرا گئی

اور خود میں سمٹ گئی۔۔۔۔۔ وہ بالکل اس کے ساتھ لگ کر بیٹھا تھا

سننے میں آیا ہے کوئی ہم سے ننگ لینے کے لیے بیت بے تاب ہو رہا ہے اس نے  
----- تھوڑا سا ہالے کی طرف جھک کر اس کے کان میں سرگوشی کی

۔ اس کے اتنے پاس آنے پر ہالے کا دل سینے میں اچھلنے لگا اس نے گھبرا کر اپنے  
سینے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

روحان نے بہت گہری نظروں سے اپنی خرگوش کو دیکھا جو اس کے ذرا سے پاس  
آنے پر ہی لال پہلی ہو جاتی تھی

لیکن یہ نیک تو آپ کو تب ملے گا جب آپ پور پور میرے نام پر سچی میرے  
کمرے میں میرے بستر پر بیٹھی میری تمام تر تشنگی کو دور کر کے میرے دل کو  
سکون پہنچائے گی۔۔۔

روحان کے اس طرح کے بے باک جملے پر اس کے اوسان خطا ہو گئے اس کی  
گرم سانسوں سے اسے اپنا کندھا جھکھستا محسوس ہوا اسے لگا اگر وہ وہاں سے نہیں  
ہٹا تو وہ وہی اپنی جان کی بازی ہار جائے گی۔۔۔۔

۔۔۔۔ اس کے بعد جو اس نے کیا اس کی کسی کو بھی اس سے امید نہیں تھی

ماما یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ہالے نے اچانک اسٹیج ہر کھڑے ہو کر فاتزہ بیگم کو آواز لگائی تو سب مہمانوں سمیت حویلی والے بھی اس کی طرف دیکھنے لگے

روحان تو اپنی جگہ سے ہی اچھل پڑا اسے ہالے سے ایسی کسی حرکت کی امید نہیں تھی

بی جان اور فاتزہ بیگم روحان کو گھور کر دیکھنے لگی آنا اور عذہ جلدی سے بھاگ کر ہالے کے پاس آئی۔۔۔۔۔ کہ کہیں وہ مزید کوئی گوہر افشانی نہ کر دے سب کے ساتھ دلشیر بھی حیران نظروں سے کبھی ہالے تو کبھی روحان کو دیکھنے لگا جو اپنی جگہ شرمندہ شرمندہ کان کھجا رہا تھا

بی جان نے اچھے سے جھڑک کر روحان کو باہر نکالا تو دلشیر بھی اس کے ساتھ باہر زریان کے پاس آگیا۔۔۔۔۔

دلشیر ابھی بھی حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگا  
ویسے کیا تنگ کیا تھا تم نے بھا بھی کو دلشیر نے اس سے پوچھا تو زریان نے نا سمجھی  
-- سے دونوں کی طرف دیکھا

تو دلشیر نے اسے اندر ہالے کی حرکت اور روحان کی حالت کے بارے میں بتا دیا  
آج کافی مہینوں بعد اس کی آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔۔۔

بے ساختہ زریان کا قہقہہ گونجا اس کے قہقہے میں دلشیر کا قہقہہ بھی شامل تھا اور  
اس کو ہنستے دیکھ لاکھ غصے کے بعد بھی روحان کو ہنسی آئی

ان تینوں کو پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ داد ا جان نے مڑ

کر ان کو دیکھا اور ہمیشہ ایسے ہنستے رہنے کی عادی۔۔۔۔۔

آج ہالے کی رخصتی تھی رخصتی بھی کیا بس ایک کمرے سے دوسرے کمرے  
میں جانا تھا لیکن گھبراہٹ سے اس کی جان نکل رہی تھی

کل رات آنانے اس کی حرکت پر اسے میاں بیوی کے رشتے کی نزاکت کے  
---- بارے میں جتنا سمجھا سکتی تھی سمجھا دیا تھا

اور ہالے کو ابھی سے سوچ کر گھبراہٹ اور شرمندگی ایک ساتھ ہو رہی تھی  
----

ابھی اس کی عمر ہی کیا تھی صرف سترہ سال اور وہ اپنی عمر کی لڑکیوں کی طرح تیز  
نہیں تھی فائزہ بیگم نے ہمیشہ اسے اپنے بازوؤں میں چھپا کر رکھا تھا اس لیے وہ  
دوسروں سے بہت معصوم اور سادہ تھی۔۔۔

آپو مجھے ڈر لگ رہا ہے بہت وہ عزہ کی گود میں لیٹی پریشانی سے بولی۔۔۔  
میری جان پریشان ہونے کی کیا بات ہے بھیا تمہارا بہت خیال رکھیں گے  
۔۔۔ اس نے ہالے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اس نے کبھی بھی



ہالے کو کزن نہیں بلکہ سگی بہن سمجھا تھا اس لیے اس سے محبت بھی بہت  
تھی۔۔۔

لیکن وہ مجھے کل کی وجہ سے ڈانٹیں گے دیکھا نہیں تھا کیسے گھور رہے تھے مجھے کل  
۔۔۔ اس نے اپنی پریشانی بتائی

اس کا بھی ایک حل ہے۔۔۔۔۔ عذہ کی آنکھیں شرارت سے چمکی۔۔۔۔۔

کیا وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور سوالیہ نظروں سے عذہ کی طرف دیکھا  
تم جیسے بھائی تمہارے پاس بیٹھیں گے تو بس ان سے کہنا تمہیں بے بی چاہیے  
تمہیں بھی ماما بننا ہے دیکھنا وہ تمہیں  
فوراً معاف کر دیں گے۔۔۔۔۔۔۔

سچ کہہ رہی ہیں آپ وہ مجھے ڈانٹنے تو نہیں لگ جائے گے  
اس نے پوچھا

نہیں پکا دیکھنا وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔۔ عذہ نے اسے یقین دلایا۔۔۔۔۔  
اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی آنا اور فائزہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی

-----

اٹھو لڑکیوں جلدی سے اپنا سامان اٹھاؤ باہر زریان انتظار کر رہا ہے وہ تم تینوں کو  
پارلر چھوڑ کر آئے گا

پھر زریان ہی تم تینوں کو ہال میں لے کر آئے گا۔۔۔ جلدی کرو پانچ منٹ میں نیچے  
پہنچو۔۔۔۔۔ وہ تینوں کو جلدی سے کہہ کر نیچے چلی گئی پیچھے وہ جلدی سے تیار ہو  
کر زریان کے ساتھ پارلر چلی گئیں۔۔۔۔۔



حویلی مہمانوں سے بھرا پڑا تھا دلشیر بھی حویلی میں رکا ہوا تھا وہاں رہنا تو نہیں  
۔۔۔ چاہتا تھا لیکن بی جان کی ڈانٹ پر آگے سے منع نہیں کر سکا

سارہ بیگم نے نیہا کے پیپرز کا کہہ کر شادی میں آنے سے معذرت کر لی تھی باقی  
..۔ عاشر کا فون دو دن سے نہیں لگ رہا تھا اس لیے اس کا کچھ پتہ نہیں تھا  
ہر طرف افراتفری مچی ہوئی تھی... سب ہی کوئی نا کوئی کام کرنے میں مصروف  
تھا

رخصتی کا فنکشن وہاں کے سب سے خوبصورت بینکوائٹ میں منعقد کیا گیا تھا۔  
دادا جان بی جان عزم دلشیر اور عالم صاحب کو روحان کے ساتھ بارات لے کر  
جانا تھا

زریان اور فائزہ بیگم وہاں بارات کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھے

-----

ڈیپ ریڈ لہنگے کے ساتھ بھاری زیورات پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی اوپر سے اس کا کم سن حسن کسی کو بھی اپنا گرویدہ کر سکتا تھا وہ آئینے میں آپنا روپ دیکھ خود سے ہی شرمائے جا رہی تھی  
عزہ آنانے بے ساختہ اسکی نظر اتاری۔

اس وقت وہ بیٹھی عالم صاحب کا انتظار کر رہی تھی آنا اور ہالے کو زریان لے کر جا چکا تھا چونکہ عزہ نے بارات کے ساتھ جانا تھا اس لیے وہ عالم صاحب کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

میم آپ کے گھر سے آپ کو لینے آئے ہیں باہر آپ کا ویٹ کر رہے ہیں  
۔۔۔۔۔ چوکیدار نے آکر اسے پیغام دیا تو وہ جلدی سے اٹھ کر سامان اٹھاتی  
بمشکل چلتی باہر نکل آئی

اسکن کلر کا گرا رہے اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا وہ جلدی سے خود کو سنبھالتی  
باہر نکلی دلشیر پر نظر پڑی تو

اپنی جگہ جم گئی۔۔۔۔

وہ کیوں آیا تھا اسے لینے تو بابا آنے والے تھے اسے دلشیر کی آنکھوں میں عجیب  
سی تکلیف نظر آتی تھی پہلے تو وہ ہمیشہ ہنس مکھ رہتا تھا

نا جانے ایسا کونسا غم ملا تھا جو وہ اپنے بیزار ہو گیا تھا۔

اسے ہمیشہ دلشیر سے گھبراہٹ ہوتی تھی۔۔۔۔

دلشیر نے جب اسے دیکھا تو فوراً اپنی نظریں جھکائی اور گاڑی کا بیک ڈور کھولا اور

خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا

ناچار عزمہ کو بھی اسکی گاڑی میں بیٹھنا وہ بار بار اپنے ہاتھوں کو مسل رہی

تھی۔۔۔۔

اس نے گاڑی روڈ پر ڈال دی۔۔۔۔۔ انکل کو کام زیادہ تھا مہمان آنا شروع ہو گئے تھے اس لیے وہ لینے نہیں آسکے مجھے بھیج دیا۔۔۔۔۔ دلشیر نے ایک نظر اس کے ہاتھوں پر ڈالی اور اسے آگاہ کیا تا کہ وہ ایزی ہو کر بیٹھ جائے

۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ آرام سے بیٹھ گئی تھی

۔۔۔۔۔ اس کے بعد وہ سب بارات لے کر نکلے

وہ اور آنا بینکوائٹ میں برائنڈل روم میں بیٹھے ہوئے تھے جب ہی بارات کی آمد کا شور اٹھا وہ جواتنی دیر بلکل ریلیکس بیٹھی تھی اچانک دل بہت زور سے ڈھڑکا اور

۔۔۔۔۔ اس نے جلدی سے آنا کا ہاتھ تھام لیا

مجھے ڈر لگ رہا ہے بھابھی بہت وہ رونے والی ہو گئی۔۔۔

چندہ کیا ہو گیا ہے ہالے تو بہت بہادر ہے کیوں گھبرا رہی ہو کونسا تم دوسرے گھر  
--- جارہی ہو سب تمہارے اپنے تو ہیں

--- حد ہے مجھے تم سے ہر گز اتنی بزدلی کی امید نہیں تھی

اب یہ پانی پیو اور بالکل ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔۔۔ وہ اسے پانی کا گلاس کا پکڑاتی باہر  
آگئی تھی تاکہ فائزہ بیگم کی مدد کر سکے۔۔۔

فل آف وائٹ شیروانی میں شہزادوں کی سی آن بان لیئے اپنے دراز قد کے  
ساتھ وہ بے حد شاندار لگ رہا تھا۔۔۔ اسکی پرسنیلٹی سب پر چھائی ہوئی تھی

Novelistan

دلشیر نے آف وائٹ کاٹن کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور زریان نے

گرے سوٹ کے ساتھ بلیک شال کی ہوئی تھی

--- وہ تینوں ہی بے حد حسین لگ رہے تھے



ماشاء اللہ دیورجی آپ تو آج چھا گئے۔۔۔۔۔ آنانے اسے ہار پہناتے ہوئے کہا  
تو اس نے سر کو خم دے کر اپنی تعریف وصول کی وہ آکر فاترہ بیگم اور زریان کے  
گلے لگا اس کے بعد اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔

آنا اور عذہ ہالے کو۔ تھام کر آہستہ آہستہ اسٹیج تک لائی روحان تو اس پر سے اپنی  
نظریں ہٹانا بھول گیا

اسے پتہ نہیں تھا دلہن کے لباس میں وہ اس قدر حسین لگ سکتی ہے وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

روحان ہاتھ آگے کرو۔۔۔۔۔

زریان کی بھاری آواز پر وہ ہوش۔ میں آیا اور جلدی سے ایک قدم اسٹیج سے نیچے اترا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے اوپر لے آیا۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ وہ واضح محسوس کر سکتا تھا اسے لا کر صوفے پر بٹھایا  
اور اس سے کچھ

----- فاصلے پر بیٹھ گیا

کیونکہ اس کی کل کی حرکت وہ بھولا نہیں تھا وہ کمرے میں جا کر ایک ایک چیز کا  
حساب لینے والا تھا۔۔۔

عزہ کی نظر اچانک داداجان کے ساتھ باتیں کرتے عاشر پر پڑی اس کے قدم  
بری ڈمگائے ابھی وہ گرنے ہی لگی تھی کہ

دلشیر نے اس کی قمیض کی آستین سے اسے پکڑ کر گرنے سے بچایا۔۔۔۔۔ عزہ  
نے ڈر کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا

اور ایک نظر دلشیر کو دیکھا جس نے کسی فرشتے کی طرح اسے گرنے سے بچایا اگر  
وہ اسٹیج سے گر جاتی تو آگے کے بارے میں وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

دلشیر نے آرام سے اس کی آستین چھوڑ دی۔۔۔۔

عزہ نے بھی دلشیر کی یہ چیز نوٹ کی کہ اس نے عزہ کو غلطی سے بھی ہاتھ نہیں لگایا۔۔۔۔۔ وہ بنا کچھ کہے اسٹیج سے اتر گئی۔۔۔۔۔

عاشر کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی اور اس نے ایک مسکراہٹ عزہ پر اچھالی تو عزہ نے گڑبڑا کر نظریں جھکا لیں

روحان اور ہالے کی جوڑی کو سب نے خوب سراہا بی جان نے تو کئی بار دونوں کی نظر اتاری۔۔۔۔۔

کس کا ہے یہ وہ ایک کونے میں عزہ کے بازو کو دبوچے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کا اشارہ اپنے پیٹ کی طرف دیکھ کر عزہ کا دل کیا زمین پھٹے اور۔۔۔۔۔ اس میں سما جائے

وہ کیسا شخص تھا جو اپنی ہی اولاد کو کسی اور کا کہہ رہا تھا کیا اپنی بیوی کی پاکیزگی پر اسے اب تک یقین نہیں ہو سکا تھا کہاں اس کے کردار میں جھول تھا جو وہ اسے اپنے ہاتھوں کے ساتھ لفظوں سے بھی ازیت دیتا تھا

چھوڑیں مجھے آپ اس طرح کی گھٹی بات کر کیسے سکتے ہیں میں آپ کی بیوی ہوں  
----- الفاظ ادا کرتے ہوئے آنسو خود بخود اسکی آنکھوں سے بہہ نکلے

اس کے موبائل میں کال آئی تو اس نے کال اٹھائی عزہ کا بازو ابھی بھی اس کی  
سخت گرفت میں تھا

ہاں اچھا ویٹ دو منٹ بعد کرتا ہوں کال-----

ناجانے وہاں سے کیا کہا گیا اس نے عزہ کی طرف دیکھا۔۔۔

بس چپ کرو اب یہ رونادھو نارات کو بات کرتا ہوں تم سے اب جاؤ یہاں سے  
اس نے ناگواری سے عزہ کو جانے کو کہا

وہ بھاگتے ہوئے وہاں سے نکلی تو سامنے سے دلشیر کو آتا دیکھ اس کے قدم آہستہ  
ہوئے اس نے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا اور اس کے پاس سے گزر گئی  
دلشیر ایک کال ریسیو کرنے اس طرف آیا تھا لیکن عذہ کو روٹا دیکھ اس کا دل  
دکھتا تھا وہ کیوں رو رہی تھی اتنا لیکن اسے حق نہیں تھا کہ وہ اس سے سوال کرے  
اس لیے پریشانی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

Yes my love.....

Darling just be patient for a few days....

دلشیر نے آواز کی سمت دیکھا یہ وہی لڑکا تھا جس سے عذہ کی شادی ہوئی  
تھی۔۔۔۔

Love you too baby

۔۔۔۔۔ دلشیر کو حیرت ہوئی وہ کس سے اتنی محبت کا اظہار کر رہا تھا

اسے عزہ کا روتے ہوئے جانا بھی یاد آیا کیا وہ خوش نہیں تھی عاشر کے ساتھ  
۔۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ وہاں سے نکل گیا  
باہر آیا تو عزہ آنا کے ساتھ مل کر روحان کو گھیرے ہوئے تھی پتہ نہیں کون کون  
رسمیں کر کے اس کو لوٹ رہی تھی  
اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی  
دلشیر کو وہ سب اپنی غلط فہمی لگی۔۔۔۔۔ وہ بھی خاموش ہو گیا۔۔۔

اسے بہت ساری رسموں کے بعد فائزہ بیگم روحان کے کمرے میں بٹھا کر گئی تھی  
۔۔۔ کمرہ بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

اس کی ہتھیلی پسینے سے تھر تھی گھبراہٹ اس کے چہرے سے عیاں تھی  
روحان اچھا خاصا آنا اور عزہ سے لٹ کر کمرے میں آیا تھا

وہ دشمن جان اس کے بستر پر اسی کے لیے آج سب سنور کر بیٹھی تھی

وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا

اس کے ہر قدم پر ہالے کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا وہ کھسک کر پیچھے  
ہوئی۔۔۔۔

روحان نے اس کے پاس بیٹھا اور اس کا ہاتھ تھام لیا

ہالے کو لگا بس وہ اگلی سانس نہیں لے پائے گی

اس کی دھڑکنوں کی آواز دور بیٹھے بھی روحان بخوبی سن سکتا تھا۔۔۔۔ وہ تھوڑا  
اور قریب ہوا

ہالے نے زور سے اپنی آنکھیں میچلی

آنکھیں کھولو ہالے اور میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔۔۔۔ روحان کی بھاری

گھمبیر آواز کمرے میں گونجی۔۔۔



روحان کی آواز پر اس کے جسم پر کپکپی شروع ہو گئی  
اس نے آنکھوں کو اور زور سے میچ کر نفی میں سر ہلایا  
آنکھیں کھولو ہالے کل رات کی سزا بھی تو دینی ہے تمہیں اس کی سرد آواز پر  
ہالے نے ڈر کر جلدی سے آنکھیں کھولیں  
وہ سرخ آنکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔  
وہ واش روم دیکھ رہی ہونا اس نے واش روم کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔ ہالے  
نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا  
آج پوری رات اکیلے وہاں بند رہو گی تم یہ تمہاری سزا ہے  
اس کی سرسراتی ہوئی آواز پر ہالے نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا  
۔۔۔۔۔  
۔۔۔ اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو چمک رہے تھے

بھ۔ روحان مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔ روحان کے گھورنے پر اس نے اپنا جملہ  
درست کیا۔۔۔

معافی نہیں ملے گی تم جانتی ہونا میں کون ہوں تمہارا پھر بھی سب کے سامنے تم  
نے مجھے شرمندہ کیا

اس نے گہری سنجیدگی سے کہا  
دل تو ہالے کے خوفزدہ چہرے پر قہقہہ لگانے کا تھا لیکن اسے ڈرانا بھی ضروری  
تھا تا کہ آئندہ اس کی عزت کا فالودہ ناکرے۔۔۔۔۔  
وہ اٹھا اور ہالے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگا۔۔۔۔۔  
رو روحان مجھے ماما بننا ہے۔۔۔۔۔ وہ جو اسے اٹھانے لگا تھا

اس کی بات پر جھٹکے سے مڑا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی چھوٹی سی بیوی کو  
دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یقیناً یہ اس کے دماغ کی۔ کارستانی نہیں ہو سکتی تھی

اسے چند پل لگے تھے سمجھنے میں۔۔

وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ اور پر شوخ نظروں سے ہالے کو دیکھنے لگا جو  
اپنا منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

اس نے دو انگلیوں سے اس کا منہ بند کیا دل تو کر رہا تھا

اسے اپنے طریقے سے بند کرے لیکن تھوڑا صبر کرنا بھی ضروری تھا۔۔۔

تمہیں سچ میں ماما بننا ہے اس نے خمار آلود نظروں سے اسے دیکھا

ہالے نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

آپو اور بھابھی نے کہا کہ میں آپ سے بے بی مانگوں مجھے بہت پسند ہے روحان  
بے بی اس نے جلدی سے روحان کو بتایا جیسے وہ اسی وقت اسے بے بی کا کر دے  
دے گا

میری جان بہت معصوم ہے۔۔۔۔ اس نے جھک کر اس کے ماتھے پر پیار کیا تو  
ہالے خود میں سمٹ گئی۔۔

بے بی لانے کے لیے میں جو بولوں گا تمہیں کرنا پڑے گا۔۔۔۔  
۔۔۔۔ کرو گی نا جانان

۔۔ اس نے ہالے کے گال کو انگلی سے چھوتے کہا  
میں میں سب کرونگی۔۔۔۔ ہالے نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا جیسے اسے کتنی جلدی  
ہو بے بی کی

ایسے مت دیکھو روح من تمہاری یہ آنکھیں مجھے ہوش ہو اس سے بے گانہ کر  
۔۔۔۔۔۔ دیتی ہیں

تمہارے یہ لب مجھ پر نشہ ساطاری کر دیتی ہیں ایک بار چھونے کے بعد بھی میں  
کئی دنوں تک پیاسا رہتا ہوں۔۔۔۔

وہ مدہوشی سے اسے بیڈ پر لٹائے اس پر جھک آیا۔۔۔

ہالے نے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں بھینچ لیا اور آنکھیں سختی سے میچ لیس دھڑکنوں  
 --- نے آج شور مچانے کی قسم کھائی تھی

میں بہت پیاسا ہوں آج مجھے سیراب کر دو میری جان روحان نے اسکا گلال چہرہ  
 ----- سہلاتے ہوئے محبت بھری سرگوشی کی

ہالے نے اس کا وہی ہاتھ سختی سے تھام لیا اور بند آنکھوں سے ہی نفی میں سر ہلایا  
روحان نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور ایک ایک کر کے اس کی جیولری اتارنے  
لگا اس کی انگلیوں کے لمس سے اسے اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی  
روحان نے اس کا دوپٹہ اتار کے صوفے پر پھینکا

اور اپنی شیر وانی اتار کے دوبارہ اس پر جھک گیا اور اس کی گردن پر لب  
رکھے۔۔۔۔۔ اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اسے ہٹانے کی کوشش کی  
لیکن وہ اور اس کے قریب ہو گیا۔۔۔۔۔

مجھے مت روکو میری جان مجھے خود میں گم کر لو اور مجھے دنیا بے گانہ کر دو تاکہ میں  
تمہارے سوا کچھ نہ دیکھوں ناکچھ سوچوں وہ سرگوشی میں اس کے کان پر بول رہا  
تھا روحان کے ہونٹ گردن پر بہت بے باکی سے سفر کر رہے تھے  
روحان نے اس کا چہرہ توڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے اسکے ہونٹوں کو بے چینی  
سے دیکھا اور اگلے ہی لمحے اس پر جھک گیا اور ان ہونٹوں کا رس پینے لگا ہالے نے  
اس کی پیٹھ پر ناخن گاڑے اسے دور کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے کام میں  
مگن رہا اور اپنے ہاتھوں کو اس کے جسم پر کھلا چھوڑ دیا جو بے باکی سے اسے  
چھونے لگے تھے

روحان نے کچھ پل کے لیے اسے چھوڑا تو وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔ پلیر  
نہیں کریں مجھے ڈر لگ رہا۔۔۔۔۔

اس نے روحان کے سینے پر ہاتھ جمائے کہا۔۔۔ چہرہ شرم سے لال تھا اور آنکھیں  
خوفزدہ

میں تمہارا ہر ڈر سمیٹ لوں گا مجھے مت رو کو وہ اس کے کندھے سے شرٹ نیچے  
کرتے بھاری آواز میں بولا۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اسکے لبوں کو قید کر کے جیسے آزاد کرنا بھول چکا  
تھا۔۔۔۔۔ ہونٹوں کو چھوڑ وہ اس کی گردن پر جھکا اور وہاں جا بجا اپنے لمس  
چھوڑتے نیچھے کا سفر کرنے لگا



اس میں اتنی ہمت بھی نہیں بچی تھی کہ ہاتھ پیر چلا کر اسے خود سے دور کر دیتی  
اسے لگا جیسے اسکا سانس رکنے والا ہو اس نے سہارے کے لیے روحان کے گلے  
میں بازو ڈال دیئے

تم نے میری نیندیں اڑا دی ہیں تم میرے حواسوں میں ایسے چھا گئی ہو کہ مجھ  
جیسے انسان کو کسی کام کا نہیں چھوڑا تمہیں پانے کی جو تشنگی تھی وہ آج مزید بڑھ  
گئی ہے میں یہاں تک آکر پیاسا نہیں جانا چاہتا۔۔۔۔۔  
اس کی سرگوشی پر وہ گھبرائی ہوئی لڑکی مزید گھبرا چکی تھی۔۔۔۔۔  
روحان نے لائٹ آف کی اور اس پر جھک گیا۔۔۔۔۔  
اسکی بڑھتی گستاخیاں ہالے کا حلق تک خشک کر چکی تھیں اس نے گھبرا کر اپنا  
آپ ڈھیلا چھوڑ دیا

روحان بہت نرمی اور محبت سے اسے خود میں سمٹا گیا۔ کھڑکی سے جھانکتا چاند  
۔۔ نے مسکرا کر بادلوں میں چپ گیا

دور کھڑی قسمت ان کے ملن پر دکھ سے مسکرائی۔۔۔۔۔

جب زریان فارغ ہو کر کمرے میں آیا۔۔۔ تو آنا چینج کر کے سوچکی تھی

۔۔۔ وہ بھی وارڈروب سے اپنا سادہ ساٹراؤز رشرٹ لئے فریش ہونے چلا گیا

آدھے گھنٹے بعد فریش سا باہر آیا اور بیڈ پر اس کے ساتھ لیٹ کر اسے اپنی جانب  
کھینچا

آنا نیند میں بھی سرشار سی اس کے سینے میں چپ گئی

۔۔۔۔۔ زریان نے بھی اپنی متاعِ جاں کو سینے سے لگا کر آنکھیں موندے لیں



شادی کے ہنگاموں سے فارغ ہو کر وہ اب کمرے میں آیا تھا یہی تو وہ وقت ہوتا تھا

جب وہ اس سے گھنٹوں اپنی خیالی دنیا میں باتیں کرتا تھا  
اس سے شکایتیں کرتا تھا۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے سوچنے سے خود کو روک نہیں پاتا تھا۔۔۔ اپنی کم  
- مائیگی پر اکثر اس کی آنکھیں نم ہو جاتیں تھیں  
ماما سے بار بار شادی کا کہہ رہی تھی وہ ایک ماں ہو کر اپنے بیٹے کی اجڑی حالت  
برداشت نہ کر پار ہی تھی۔۔۔۔  
لیکن اس کا دل عذہ کے علاوہ کسی اور کا سوچ کر ہی رکنے لگتا تھا۔۔۔۔

آج کی رات بھی اس نے آنکھوں پر گزاری تھی اسے ایک پل بھی سکون نہیں  
تھا پوری رات سگریٹ پھونکتے گزاری اس نے فجر کے وقت وہ حویلی سے باہر  
نکل گیا۔۔۔۔۔

اس وقت سب سو رہے تھے وہ بس کچھ وقت کے لیے وہاں سے دور جانا چاہتا تھا  
۔۔۔۔۔ یہاں آکر اس کی تکلیف مزید بڑھ گئی تھی

اگر بات دوستی کی نہیں ہوتی تو وہ کبھی نہیں آتا لیکن بھائی سے بڑھ کر دوست  
کے لیے اس نے اپنی تکلیف پس پشت ڈال دی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس وقت کھیت میں بیٹھا ایک چھوٹے سے بھینچ پر بیٹھا تھا  
اس نے موبائل نکالا اور ایک سگریٹ فولڈر سے ایک تصویر نکالی  
یہ تصویر اس وقت کی تھی جب وہ اسے زریان کے ساتھ نظر آئی تھی

وہ ایسی غیر اخلاقی حرکت کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن یہ ایک بے خیالی میں سرزد ہوا  
عمل تھا بعد میں اسے اپنی اس حرکت پر بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔  
لیکن آج دردنا قابل برداشت تھا بس دل کے سکون کے لیے وہ تصویر نکال کر  
دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کتنے ہی آنسو نکل کر موبائل کی اسکرین پر گر کے اسے بھگا گئے لیکن۔ اس کی  
حالت میں کوئی فرق نہیں آیا نا جانے وہ کہاں نکل گیا تھا۔۔۔۔۔  
جانے کتنا وقت گزر گیا دور کہیں مسجدوں سے آذان کی آواز آنے لگی لیکن اس  
کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا  
اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس کروہ ہوش میں آیا  
آس پاس دیکھا تو ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی

اس نے ایک نظر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہے  
تھے

سفید شلوار قمیض میں سر پر ٹوپی پہنے سفید داڑھی میں وہ ایک ضعیف شخص تھے  
جن کے چہرے پر الگ ہی نور تھا

لگتا ہے تھک گئے ہو بیٹا۔۔۔۔۔ انہوں نے ہونٹوں پر شفقت بھری مسکراہٹ  
لئے دلشیر کو دیکھا۔۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔۔ اس نے ٹرانس کی کیفیت میں جواب دیا  
کیا بہت زیادہ محبت ہے اس سے۔۔۔۔۔ چہرے ہر اب بھی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔  
شاید محبت سے بہت زیادہ

-- تو کیا اللہ سے اسے نہیں مانگا

مجھے لگا تھا وہ مجھے مل جائے گی میں نے مانگنے میں دیر کر دی اللہ نے اسے کسی اور کے دسترس میں دے دیا۔۔۔

اس کے لفظوں میں برسوں کی تھکاوٹ تھی۔۔۔  
تو کیا تم چاہتے ہو وہ تمہیں مل جائے۔۔۔

نہیں میں بس اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں مجھے اس کے آنسو تکلیف دیتے ہیں  
 ----- جب اس کو پریشان دیکھتا ہوں میرا دل بند ہونے لگتا ہے  
 ----- میں اپنی اس بے چینی کو ختم کرنا چاہتا ہوں میں بس صبر چاہتا ہوں  
 میرے اس تڑپتے دل کا سکون چاہتا ہوں ----- وہ جیسے بے بسی سے گویا  
 ہوا -----

[illegible]



کہاں۔۔۔۔ دلشیر نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔

۔۔۔۔ اس پاک ذات کو گھڑ گھڑا کر چپکے چپکے پکارو

اس سے کلام کرو اس کا ذکر کرو وہ واحد ہستی ہے جو تمہیں خالی ہاتھ نہیں لوٹائے  
گا۔۔۔۔۔

نا تمہارا مزاق اڑانے گا وہ سنے گا تمہاری ہر بات۔۔۔۔ جو تمہیں تکلیف دیتی  
ہے وہ تمہارے دل کو سکون پہنچائے گا

وہ تمہارا دل غموں سے آزاد کر دے گا۔۔۔۔

۔۔۔۔ بے شک اس کے ذکر کے علاوہ کہیں سکون نہیں

اور صبر سے کام لو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔۔۔۔۔

وہ فرماتا ہے یہ سختی بس کچھ وقت کی بات ہے

صبر کر لو میں صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ شخص بہت ٹھہر ٹھہر کر اپنے الفاظ ادا کر رہے تھے ہونٹوں پر وہی پھر شفقت  
مسکراہٹ رقصاں تھی

دلشیر کسی ٹرانس کی کیفیت میں ان کی باتیں سنتا گیا  
انکا ایک ایک لفظ اسے اپنے دل میں اترتا محسوس ہوا وہ اٹھا اور اسی ٹرانس میں  
مسجد کی طرف چلتا گیا

وہ اس وقت مسجد میں اللہ کے حضور سجدے میں تھا  
یہی ایک جگہ تو تھی جہاں اسے سکون ملتا جہاں وہ اپنا ہر غم کھل کر بیان کر سکتا تھا  
اللہ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے وہ اس کے ہر حال سے واقف تھا لیکن  
اس نے دیر نہیں کی تھی وہ لوٹ آیا تھا اپنے پاک ذات کی طرف

اس نے کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔ وہ بس خاموشی سے سجدے میں پڑا رہا آنسو  
آنکھوں سے جاری تھے۔۔۔۔۔

صبح کی روشنی پر وہ مسجد سے نکلا اور حویلی کے راستے

پر نکل گیا آج ایک عرصے بعد اسے اپنے دل و دماغ پر سکون محسوس ہوا۔۔۔

وہ جب حویلی پہنچا تو سب جاگ رہے تھے روحان اور ہالے کے علاوہ ہاں سب  
تھے عزہ اور عاشق بھی وہاں موجود تھے لیکن اس نے ایک غلط نگاہ بھی ان پر نہیں

۔۔۔ ڈالی

بی جان نے اسے ناشتے کا کہا تو اس نے صرف کافی کا کپ اٹھایا اور روم کی طرف

-- بڑھ گیا

۔۔۔ عاشق نے نظروں سے او جھل ہونے تک اسے پر سوچ نظروں سے دیکھا

رات عاشق نے اسے کچھ نہیں کہا تھا بلکہ خاموشی سے کمرے میں آکر سو گیا تھا

اس کے اندر جو ڈر تھا وہ بھی چلا گیا صبح سے بھی وہ نارمل تھا۔۔۔ عزہ کے دل میں  
۔۔۔ ڈھیروں سکون اتر گیا

کیونکہ وہ اپنی فیملی کے سامنے کوئی بھی تماشہ نہیں چاہتی تھی وہ اپنی وجہ سے  
انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

صبح جب روحان کی آنکھ کھلی وہ اپنے بکھرے حلیے میں اسی کے سینے میں سر  
چھپائے سو رہی تھی چہرہ اب بھی گلال تھا  
روحان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا وہ جھکا اور اس کی ناک پر لب رکھے۔۔۔۔۔  
وہ نیند میں کسمپائی اور کروٹ بدل گئی۔۔۔۔۔ روحان نے اسے کھینچ کر اپنے  
پاس کیا اور اس کے کندھے سے شرٹ ہٹا کر وہاں جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا

ہالے جو گہری نیند میں تھی اس کے لمس پر جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اسے  
دیکھنے لگی اسے شرٹ لیس دیکھ جیسے جیسے اسے گزری رات کا لمحہ لمحہ یاد آتا گیا  
اس کا چہرہ خطرناک حد تک لال ہو گیا اس کا دل کیا خود کو وہاں سے غائب کر  
لے۔۔۔

روحان نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس کے کندھے سے بال ہٹا کے  
اپنے لب رکھے

ہالے کے دل کی دھڑکنیں بڑھتی گئی۔۔۔۔

اس نے مضبوطی سے سہارے کے لیے روحان کو کندھے سے تھام لیا  
۔۔۔۔ روحان جھکا اور اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔

وہ شرم کے مارے اسی کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔

اسکی حرکت پر روحان نے اپنی مسکراہٹ چھپائی وہ واقع اس کے سامنے ایک  
چھوٹی بچی تھی جو اس سے بچنے کے لیے اسی کے سینے میں پناہ ڈھونڈ رہی  
تھی۔۔۔۔۔

اس نے ہالے کا چہرہ اپنے سینے سے نکالا اور باری باری اسکے دونوں گالوں پر  
لب رکھے اس کے اندر خمار سا بڑھتا جا رہا تھا  
ہالے نے زور سے آنکھیں میچی وہ اپنی سانسیں تک روک گئی اس میں اتنی بھی  
ہمت نہیں تھی کہ وہ اسے خود سے دور کر پاتی۔۔۔۔۔  
اس کے گالوں کی سرخی نے روحان کو مزید بے خود کیا

وہ اسکے کان کی سرخ ہوتی لو کو اپنے دانتوں میں ہلکا سا دباتا اسکی روح تک کھینچ گیا  
تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ رات کی طرح اس کی جان ہلکان کرتا

دروازے کی آواز پر سخت بد مزہ ہوا

اور مڑ کر وال کلاک پر ٹائم دیکھا تو صبح کے نو بج رہے تھے

وہ اس سے زرا دور ہوا۔۔۔

اس پر کمبل درست کرتا اپنی شرٹ پہنی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا

-----

۔۔۔ دروازہ کھولا تو سامنے آنا مسکراتے ہوئے کھڑی تھی

وہ بالکل دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا تا کہ وہ پیچھے نہ دیکھ سکے۔۔۔۔

جی فرمائیں سالی صاحبہ کیسے آنا ہوا آپ کا آنکھوں میں شرارت رقصاں تھی

-----



دیورجی زرا اپنی نئی نویلی دلہن کو لے کر نیچے آجائیں سب ناشتے میں آپ دونوں  
--- کا انتظار کر رہے ہیں

--- وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر واپس چلی گئی

روحان دروازہ بند کرتا اندر آیا تو وہ خود کو کمبل میں چھپائے سمٹی سی لیٹی  
تھی-----

روحان نے کبرڈ میں سے ایک گلابی شیفون کا ہلکے کام کا سوٹ نکالا اور واش روم  
میں جا کر ہینگ کر دیا اور اپنے لیے ایک براؤن کلر کا شلوار سوٹ نکالا اور واش  
--- روم میں گھس گیا

وہ جب نہا کر واپس آیا تو ہالے ابھی تک ویسی ہی لیٹی تھی--- ہالے آٹھ جاؤ  
جلدی نیچے جانا ہے واش روم میں تمہارا ڈریس پڑا ہے فریش ہو کر آجاؤ میں باہر  
جار ہا ہوں

اس نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ رد کیا اور باہر نکل گیا تاکہ وہ آرام سے تیار ہو جائے اس نے شاید ضرورت سے زیادہ تنگ کر دیا تھا اسے۔۔۔

وہ سب سے پہلے دلشیر کے کمرے میں گیا تو زریان اس کے بیڈ پر بیٹھا تھا اور دلشیر پیکنگ کر رہا تھا۔۔۔

اوہ بھائی کہاں کی تیاری ہے۔۔۔۔۔ وہ دلشیر کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔  
رات تمہارا ولیمہ اٹینڈ کر کے نکلنے کا ارادہ ہے میرا۔۔۔۔۔ دلشیر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

کہیں نہیں جارہے تم اگلے ایک ہفتے تک۔۔۔۔۔ روحان نے اکڑ لہجے میں کہا۔۔۔

روحان اسے جانے دو ویسے بھی گھر میں آنٹی انکل انتظار کر رہے ہیں وہاں ایک دو دن گزار کر وہ واپس دبئی چلا جائے گا۔۔۔۔۔ زریان نے اسے سمجھایا

اس نے ہنکار بھرا اور سر ہلایا دیا۔۔۔۔

اور زبردستی اسے لے کر ناشتے کے ٹیبل پر آگیا۔۔۔۔۔ جہاں سب لوگ

۔۔۔۔۔ موجود تھے وہ بالکل عاشر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا

عزہ بالکل اس کے سامنے والی چئیر پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اب کی بار بھی دلشیر نے اسے نہیں دیکھا وہ کسی اور کی امانت تھی۔۔۔۔۔ اور

۔۔ اس کی غیرت یہ گوارہ نہیں کرتی تھی کہ وہ بے باکی سے اسے گھورتا رہے

زریان اور روحان بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد آنا کے ساتھ گلابی جوڑے میں شرمائی سی ہالے نیچے آئی اس کا چہرہ

پوری طرح جھکا ہوا تھا اور چہرہ لال تھا

بی جان نے اٹھ کر اس کی بلائیں کی اور اس کا ماتھا چوم ڈالا تھا وہ اور شرما

۔۔۔۔۔ گئی۔۔۔۔۔ سب کے دلوں میں ڈھیروں سکون اتر گیا

آنانے اسے روحان کے ساتھ والی چئیر پر بٹھا دیا۔۔۔۔۔

زریان کو آنا پر بے ساختہ پیار آیا وہ ایک بہو ہونے کے سارے فرائض بخوشی نبھا

۔۔۔ رہی تھی۔۔۔ اور فائزہ بیگم کا ہر کام میں ہاتھ بٹا رہی تھی

فائزہ بیگم نے آنا کو اپنے ساتھ بٹھایا اور ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

تمہاری بزنس کیسا چل رہا ہے عاشر نے ناشتے کے دوران زریان نے اس سے

پوچھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر عاشر گڑبڑا گیا۔۔۔ جی جی اچھا چل رہا ہے لیکن ابھی اسٹارٹ ہے تو

۔۔۔ اس میں کافی کام رہتا ہے

اس کی گھڑ بڑا ہٹ سب نے نوٹ کی تھی لیکن انور کر دیا۔۔۔

باقی کا ناشتہ سب نے خاموشی سے کیا

ہالے نے مشکل سے دو تین نوالے لئے شرم سے اس سے نظر اٹھانا بھی مشکل ہو  
---- گیا تھا

ناشتے کے بعد زریان روحان اور دلشیر کے ساتھ زمینوں پر نکل گیا  
بی جان نے ہالے کو آرام کرنے بھیج دیا تاکہ وہ ولیمہ میں فریش نظر آئے

---- سب شام کی تیاری کرنے لگے

بلیک کام دار پلازہ سوٹ میں وہ فاترہ بیگم اور بی جان کے ساتھ مہمانوں کو ویکم کر  
--- رہی تھی

ولیمہ کا انتظام فارم ہاؤس میں کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ ہر طرف تازہ خوبصورت  
پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

کاٹن کے لیمن کلر کے نفیس سوٹ میں فائزہ بیگم بہت گریس فل لگ رہی تھی

-----

سامنے سے زریان کے ساتھ رائمہ بیگم کو آتے دیکھ وہ بھاگتی ہوئی ان کے گلے لگی  
۔۔۔۔۔ ان پانچ مہینوں میں وہ بس بیچ میں ایک بار ان سے ملی تھی اور آج تین  
مہینے بعد وہ ان سے ملی تھی اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

آنا کو خوش دیکھ کر رائمہ بیگم کے دل میں سکون سا اتر گیا آج انہیں اپنے فیصلے پر  
فخر ہوا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے ایک شہزادے کو چنا تھا جو اپنے رشتوں کو  
۔۔۔۔۔ محبت سے لے کر چلنا جانتا تھا

آج پہلی بار وہ بی جان سے ملی انہوں نے بھی رائمہ بیگم کو گلے لگایا پچھلی کوئی بات  
انہوں نے نہیں کی آنا کی ماں کی حیثیت سے وہ سب سے ملی سب نے ان کو بہت

عزت دی۔۔۔۔۔ رائمہ بیگم کے ساتھ رشیدہ اور اس کی بیٹی بھی ساتھی تھی۔۔۔۔۔

ہالے سفید ترکش برائڈل گاؤن پہنے

روحان کے ساتھ سہج سہج کر قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی

بلیک تھری پیس میں وہ اپنی شاندار پر سنیلٹی کے ساتھ ہالے کا ہاتھ تھامے وہ اینٹرس سے آگے بڑھنے لگا ان کو دیکھنے والی ہر آنکھ میں ان کے لیے ستائش تھی۔۔۔۔

۔۔۔ وہ اس کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھ گیا

عزہ نے بھی سیم آنا جیسا ہی سوٹ پہنا تھا بس کلر چینج تھا پنک کلر کے سوٹ میں وہ بھی گلابی لگ رہی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد فوٹو سیشن ہوا پھر کھانے کا دور چلا۔۔۔



بہت خوبصورت لگ رہی ہو جان۔۔۔۔۔۔ عاشر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تعریف کی۔۔۔ عزہ تو اسکی اتنی سی تعریف پر ہی کھل گئی۔۔ شادی کے بعد اس نے کب اس کی تعریف کی تھی

شکریہ عاشر۔۔۔۔۔ اس نے دھیمے سے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

دل کر رہا ہے کھا جاؤں تمہیں۔۔۔۔۔ عاشر کی بات پر عزمہ کے ہاتھ لرزے

عاشق نے مسکراتے ہوئے اس کے گال پر بوسہ دیا۔۔۔

سب کے سامنے اتنی بے باکی پر عزمہ کانوں کی لوت تک سرخ ہو گئی۔۔۔۔۔ اس نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا کہ کہیں کسی نے دیکھ تو نہیں لیا۔۔۔۔۔ شکر ہے کہ کوئی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ اس نے جلدی سے اپنا دوپٹہ صحیح کیا اور وہاں سے بھاگ گئی نا جانے آج ایسی حرکتیں کیوں کر رہا تھا وہ۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ایک شاطرانہ مسکراہٹ عاشر کے ہونٹوں پر بکھر گئی  
۔۔۔۔۔ اور وہ دلشیر کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جولاٹ گرے تھری پیس میں اس سے  
کہیں گناخو بصورت لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں عزہ کے لیے جزبات تو وہ شادی والے دن ہی دیکھ چکا تھا  
۔۔۔۔۔ اب اسے جلانے میں اسے الگ سکون مل رہا تھا  
دلشیر کی جو بے دھیانی میں ان پر نظر پڑی عزہ کے شرماتے روپ اور عاشر کی بے  
باک حرکت پر اندر تک لہولہان ہوا تھا  
آنکھیں میچ کر کھولیں اور چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کیا۔۔۔۔۔  
اور زریان سے ملتا ڈرائیور کے ساتھ شہر کے لیے نکل گیا اس سے مزید برداشت  
۔۔۔۔۔ کرنا مشکل ہو گیا تھا

پورا راستہ بس وہ ایک لمحہ اس کی آنکھوں میں گھومتا رہا آنکھیں ضبط سے لال ہو گئی۔۔۔ وہ ونڈو سے باہر گزرتے مناظر کو دیکھنے لگا لیکن دھیان اس کا ابھی بھی اسی ٹیبل پر تھا جہاں عزہ اور عاشر بیٹھے تھے۔۔۔



ولیمہ سے فارغ ہو کر وہ سب حویلی آگئے تھے رائمہ بیگم واپس جا چکی تھی سب نے ان کو روکنے کی کوشش کی لیکن وہ حویلی جانے کو تیار نہیں تھی پھر زریان نے ان کو اپنے گارڈز اور ڈرائیور کے ساتھ بجھوا دیا تھا ابھی سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے عاشر بھی آج داماد ہونے کے فرائض نبھارہا تھا عزہ بھی پرسکون سی بیٹھی تھی

ہالے بھی وہی ابھی تک اسی حالت میں بی جان کی گود میں سر رکھے سو گئی تھی  
کیونکہ ہیل کی وجہ سے اس کے پاؤں میں موج آگئی تھی تو اس میں چل پانا مشکل  
تھا۔۔۔۔

مرد باہر کے سارے کام نمٹا کر ابھی وہاں آکر بیٹھے تھے۔۔۔۔  
عزہ آنا بیٹا اپنے کمروں میں جاؤ تھک گئیں ہونگی دونوں اس حالت میں زیادہ بیٹھنا  
۔۔۔ ٹھیک نہیں

روحان جاؤ ہالے کو روم میں لے جاؤ اس سے چلا نہیں جا رہا اس کے پاؤں میں  
۔۔۔۔ درد ہے بچی تھک گئی ہے

بی جان نے روحان کو مخاطب کیا جو خود شاید اسی انتظار میں تھا  
مسکراتے ہوئے جلدی اٹھا اور اسے بازوؤں میں اٹھالیا

خود کو ہوا میں محسوس کر کے اس کی جھٹ سے آنکھ کھلی اور اس نے جلدی سے --- روحان کی گردن میں بازو ڈال دیئے کہیں گرنا جائے

اچھے تھام لو خرگوش آج تو میں تمہیں اچھے سے کھانے والا ہوں۔۔۔۔۔ اس  
نے ہالے کے کان میں سرگوشی کی

مام۔۔۔۔۔ہالے نے گھبرا کر فاتزہ بیگم کو آواز دینے کی کوشش کی

روحان نے جلدی سے اس کی کمر میں چیونٹی کاٹی تو وہ

----- سہی کر کے رہ گئی

سب کے چہرے پر دبی دبی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

--- رک جاؤ روحان عالم----- ابھی وہ آگے بڑھتا کہ اس آواز پر چونکا

۔۔۔۔ اور مڑ کر دیکھا

سب کی نظریں بھی دروازے پر ٹکی تھی کچھ چہروں پر حیرانی تو کچھ میں پریشانی  
--- واضح تھی



بی جان کے کہنے پر وہ کمرے میں آگئی تھی عاشر پہلے سے ہی کمرے میں موجود  
کسی سے فون پر محو گفتگو تھا

-- اسے آتے دیکھ کر فون بند کر دیا اور سیدھا ہو کر لیٹ گیا  
عزہ سے اس کی حرکت پر ابھی تک نظر اٹھانا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ وہ جلدی سے  
--- اپنے لئے ایک سادہ سا سوٹ لے کر واش روم میں گھس گئی  
تھوڑی دیر بعد وہ جب باہر آئی تب بھی عاشر ایسے ہی لیٹا ہوا تھا۔۔۔ وہ جا کر  
دوسری سائیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

عاشر کی نظریں اسے گھبرانے پر مجبور کر رہی تھی

اس کے لیٹتے ہی اچانک وہ عزمہ پر جھک آیا اور خمار آلود نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

عزمہ کے پسینے چھوٹ گئے وہ لاکھ اس کے ساتھ نارمل رہنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی وحشیانہ قربت برداشت کرنا اس کے نازک وجود کے بس کی بات نہ تھی

ڈر سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔۔  
عاشق جھکا ان آنکھوں پر نرمی سے لب رکھے۔۔۔۔ عزمہ نے ایک سسکی لی۔۔۔۔ اسے عجیب سی گھٹن ہونے لگی تھی عاشق سے  
وہ ابھی مزید کوئی حد پار کرتا کہ باہر سے دادا جان کی گرجدار آواز پر گھبرا کے اٹھ گیا اور باہر بھاگا

عزمہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔





صبح سات بجے کے قریب وہ کراچی پہنچا تھا  
وہ اپنے محل نما گھر میں داخل ہوا تو عائزہ بیگم سامنے ہی بیٹھی اس کا انتظار کر رہی  
تھی۔۔۔

... وہ جا کر ان کے گلے ملا پھر صوفے پر ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

عاشق اٹھو بیٹا جا کر چینیج کر لو پھر ناشتہ کر کے سو جانا

عائزہ بیگم نے اسے پیار سے اٹھاتے ہوئے کہا

نہیں موم سکون مل رہا ہے یہاں وہ آنکھیں موندے لیٹا رہا

۔۔۔۔ اور عائزہ بیگم اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہیں

فراز خان (عاشق کے والد) کے آنے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد وہ کمرے میں چلا گیا



سب کی نظر دروازے پر کھڑے وجود پر تھی۔۔۔۔۔

زریان نے پریشان نظروں سے روحان کو دیکھا جو خود بھی پریشانی سے  
۔۔۔ دروازے پر کھڑی زائش کو دیکھ رہا تھا

اس کا آنا اسے سمجھ نہیں آیا تھا آخر وہ وہاں کیوں آئی تھی۔۔۔۔۔

زائش نے اس کی گود میں موجود ہالے کو زہر ہند نظروں سے دیکھا  
کون ہو بیٹا آپ۔۔۔۔۔ سب سے پہلے فائزہ بیگم آگے بڑھی انہیں روحان کا چہرہ  
دیکھ کچھ انہونی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔ میں آپ کے بیٹے روحان کی بیوی ہوں یہ رہا نکاح نامے

اس نے روتے ہوئے نکاح نامی ان کے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔۔ جو پتھر بن گئی تھی

۔۔۔۔۔

اس کے الفاظ وہاں سب کے سروں پر پہاڑ کی طرح گرے تھے۔۔۔۔۔ سب نے  
بے یقینی سے روحان کو دیکھا

۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ اس وقت زلزلے کی زد میں تھا

اس نے ہالے کو نیچے اتارا اور جارحانہ تیور لئے آگے بڑھا۔۔۔۔۔

کیوں آئی ہو تم یہاں تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی اس  
نے زائش کو بازو سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔۔۔۔۔

میں تمہاری بیوی ہوں تم کیسے کسی اور سے شادی کر سکتے ہو۔۔۔۔۔ وہ روتے

۔۔۔۔۔ ہوئے چیخ پڑی۔۔۔۔۔ اس کی حالت دیکھ کر کسی کو بھی ترس آ جاتا

نہیں ہو تم میری بیوی میری بیوی صرف ہالے ہے نکلویہاں سے ابھی اور اسی

وقت۔۔۔۔۔ وہ اسے بازو سے دبوچ کر نکالنے لگا۔۔۔۔۔

سب حیرانگی سے یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے داداجان نے فائزہ بیگم کے ہاتھ سے وہ پیپر لیا اور جیسے جیسے پڑھتے گئے انہیں اپنا وجود بہت بھاری سا محسوس ہونے لگا۔۔۔۔

دیکھو تم مجھے ایسے نہیں نکال سکتے میں تمہاری بیوی ہوں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔۔۔۔ وہ چیخے جارہی تھی رک جاؤ روحان داداجان کی گرجدار آواز پوری حویلی میں گونجی۔۔۔۔۔ اس نے بے یقینی سے داداجان کو دیکھا۔۔۔۔۔ وہ قدم قدم چلتے اس کے پاس آئے اور پیپر اس کے سامنے لہرایا۔۔۔۔۔ یہ کیا ہے ان کا لہجہ بہت سرد تھا

۔۔۔۔۔ روحان کو سب کچھ اپنے ہاتھ سے نکلتا محسوس ہوا  
داداجان م میں آپ کو سب سمجھاتا ہوں۔۔۔۔۔

یہ سچ ہے یا جھوٹ اب کے ان کی دھاڑ پر سب نے دل تھام لیا  
دادا جان آپ ریلیکس ہ۔۔۔۔۔ زیریان نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی

\_\_\_\_\_

--- انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروادیا  
سچ یا جھوٹ وہ اب بھی روحان سے مخاطب تھا۔۔۔۔  
سچ ہے لیکن میں اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا فائرہ  
بیگم کا ہاتھ اس کے گال میں پڑا تھا  
۔۔۔۔۔ اور اس نے بے یقینی سے ان کو دیکھا  
آنا اور عزم نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔

کیا یہ بھی سچ ہے کہ یہ تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے

----فائزہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو کے ساتھ کچھ بہت دکھ بھی تھا۔۔۔

--- نہیں ماما یہ جھوٹ ہے

یہ سچ ہے یہ رہی میری رپورٹ آپ چاہیں تو ابھی میرا چیک اپ کروا سکتے ہیں  
اس سے پوچھیں کیا اس رات وہ میرے ساتھ نہیں تھا کیا اس نے مجھ سے بیوی  
ہونے کا حق نہیں لیا تھا..... اس کی اس قدر بے باکی پر روحان

اس سے پہلے جا کر اسے تھپڑ لگاتا

دھڑام سے کچھ گرنے پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ جو سب اس کو بھلائے بیٹھے  
تھے ایک دم اس کی طرف بڑھے

--- بی جان کا سینے پر ہاتھ پڑا تھا

عزہ اور آنا تو اسے اٹھاتے ہوئے رونے لگی۔۔۔

اس سے پہلے کہ روحان بے تابی سے اس کی طرف بڑھتا ادا جان نے اس کا ہاتھ  
پکڑ لیا

خبردار ایک قدم بھی آگے بڑھایا ورنہ ہم بھول جائیں گے کہ تم ہمارے پوتے  
ہو۔۔۔۔۔ سرد لہجے میں کہتے وہ آگے بڑھ گئے

زریان نے ہالے کو اٹھایا اور باہر بھاگا سب اس کے پیچھے بھاگے بی جان وہی بیٹھ گئی آنسو ان کی آنکھوں سے رواں تھے۔۔۔

روحان بھی اپنی گاڑی میں بیٹھتا ان کے پیچھے بھاگا

کاش کوئی اس سے پوچھتا خود کو مرتے دیکھنا کیسا ہوتا ہے۔۔۔

وہ سب ہاسپٹل میں موجود تھے فاترہ بیگم تو باقاعدہ سجدے میں پڑی رو رہی تھی

روحان کو کسی نے بھی پاس نہیں آنے دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ وہاں سے کچھ قدم کے

فاصلے پر بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا

--- آنکھیں ضبط سے لال تھی جیسے کسی بھی وقت چھلک پڑیں گی



ڈاکٹر روم سے باہر نکلا تو سب بے چینی سے ان کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔ روحان  
بھی ان کے ساتھ تھا

ک کیا ہوا ڈاکٹر صاحبہ میری بچی ٹھیک تو ہے نا۔۔۔  
۔۔۔ دادا جان نے تفکر سے پوچھا

جی ابھی تو وہ بہتر ہیں لیکن انہیں کوئی گہرا صدمہ پہنچا ہے جس وجہ سے بے ہوش  
ہو گئی تھی اس اتج میں بچیوں کے لیے یہ سب ٹھیک نہیں ہے  
وہ دلہن کے لباس میں ہے کیا آپ لوگوں نے زبردستی ان کی شادی کروائی  
۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہے تو بہت غلط کیا ہے

اب کوشش کریں کہ ان کو مزید کوئی تکلیف نہ ہو بچیاں اس اتج میں برداشت  
نہیں کر پاتی کوئی بھی صدمہ۔۔۔۔۔ اس لیے خیال رکھیے گا ان کی مرضی کے

خلاف اب کچھ بھی ناہو۔۔۔ آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں ڈرپ ختم ہونے کے  
۔۔۔۔ بعد آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہیں

ڈاکٹر کو جو اس کی حالت دیکھ کر سمجھ میں آیا بول دیا  
اور آگے بڑھ گئی۔۔۔

روحان نے سب سے اندر جانا۔ چاہا تو داداجان نے روک لیا۔۔۔۔ وہ ناچاہتے  
۔۔۔ ہوئے بھی رک گیا۔۔۔۔ اور بے بسی سے زریان کی طرف دیکھا  
زریان کی آنکھوں میں اس کے لیے صرف غصہ اور افسوس تھا۔۔۔۔ ایک غلطی  
کی وجہ سے اس سے سب کچھ چھن گیا تھا۔۔۔۔ ہالے کا ٹھیک ہونے کا سن کر وہ  
۔۔۔ وہاں سے نکل آیا

فائزہ بیگم آنا آور عزمہ سب سے پہلے اندر گئیں اور اس کے ارد گرد بیٹھ گئیں

۔۔۔۔

ہالے فائزہ بیگم کی آواز میں بے انتہا تڑپ تھی۔۔۔ عزہ اور آنا کے آنسو نکل  
۔۔۔۔۔ آئے

۔۔۔۔۔ بچے اپنی ماما کو معاف کر دو ہالے جو آنکھیں بند کئے بیٹھی تھی  
انکی آواز میں تڑپ گئی جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور انکے ہاتھ تھام کر ہونٹوں  
سے۔۔۔۔۔ ماما نہیں کریں پلیز مجھے گھر جانا ہے مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے مجھے گھر  
جانا ہے بس

وہ بچوں کی طرح رونے لگی۔۔۔



جب وہ گھر آیا تو زائش لاؤنج کے ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور بی جان بھی  
ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی تھی۔۔۔

چٹاخ

چٹاخ

وہ زائش کی طرف بڑھا اور کھینچ کر تھپڑ اس کے دونوں گالوں پر جھڑ دیئے۔۔۔  
بی جان بھی گھبرا گئی۔۔۔۔۔ زائش ابھی بھی ڈھٹائی سے اسی کو دیکھ رہی تھی  
تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔۔۔ روحان بالوں سے پکڑ کر اسے کھڑا  
۔۔۔۔۔ کیا اور اپنی سرخ آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ دیئے

۔۔۔ ایک پل کو زائش بھی گھبرا گئی  
۔۔۔۔۔ میں تمہاری بیوی ہوں  
تم میری بیوی نہیں ہو میں تمہیں طلاق دے چکا ہوں اگر پھر بھی تمہیں لگتا ہے  
تم میری بیوی ہو تو میں روحان عالم تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق

۔۔۔۔۔  
اس کی دھاڑ حویلی میں داخل ہوتے سب نے سنی تھی۔۔۔

ہالے نے زور سے سہارے کے لیے زریان کا بازو دو بوجھو اسے سہارا دے کر  
اندرا لارہا تھا۔۔۔

میرے پیٹ میں تمہارا بچہ ہے روحان عالم تم مجھے بھلے طلاق دے دو لیکن اپنی  
اس اولاد کا کیا کرو گے۔۔۔۔۔

زائش نے ایک نظر ہالے پر ڈالی پھر روحان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے  
پوچھا۔۔۔

ناجانے کیوں روحان کو اس کی آنکھوں میں تمسخر صاف نظر آیا۔۔۔۔۔  
بھیا ان سے کہیں یہاں سے چلے جائیں ورنہ م میں خود کو ختم  
کردو گی۔۔۔

۔۔۔۔۔ ہالے نے روحان کی طرف انگلی کرتے اٹکتے ہوئے زریان سے التجاء کی  
۔۔۔۔۔ حویلی کا ہر فرد پریشان تھا

ہالے میری بچی ایسا مت بولو۔۔۔ بی جان نے اٹھتے اس کے پاس آتے کہا۔۔۔  
بی بی جان اگر یہ یہاں رہیں گے تو میں خود کو ختم کر دوں گی۔۔۔ اس نے سرد  
مہری سے کہا

۔۔۔ سب نے اپنی چھوٹی سی ہالے کو دیکھا یہ ان کی ہالے تو نہیں تھی  
روحان اس کی عقل ٹھکانے لگانے جارحانہ انداز میں اس کے پاس پہنچا اس سے  
پہلے کہ اس کو ہاتھ لگاتا  
زریان نے روحان کو دور کیا۔۔۔۔۔  
تم ابھی جاؤ روحان یہاں سے بعد میں بات کریں گے۔۔۔ زریان نے فلحال  
۔۔۔ معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کی  
نہیں بھیا میں نہیں جاؤں گا ہالے کے بغیر سانس نہیں لے پا

رہا ہوں میں کیوں نہیں سمجھ رہے آپ لوگ مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں مان رہا  
ہوں نا

لیکن یہ کیسے اپنی جان دینے کی بات کر سکتی ہے یار  
اسے بولیں مجھے خود سے دور نا کریں

جو سزا دینی ہے دے دے لیکن خود سے دور نا کریں اس نے بے۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں تکلیف تڑپ دکھ ڈر کیا کچھ نا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس دشمن جان نے ایک نظر اسے دیکھا پھر زریان کو

۔۔۔۔۔ بھیااااا ان سے کہیں ورنہ

ہالے کی چیخ پر اس نے بے یقینی سے ہالے کو دیکھا

سب کی نظریں ہالے پر تھی



جس نے آج تک کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی وہ آج سب کے سامنے  
چنچ رہی تھی۔۔۔۔

روحان یہاں سے نکل جاؤ اب تب تک تم شکل مت دکھانا جب تک ہالے نہیں  
چاہے گی۔۔۔۔ ورنہ تم میرا مرا منہ دیکھو گے۔۔۔۔

ماما نے روحان کو بنا دیکھے اپنی بات مکمل کی اور ہالے کو لئے کمرے کی طرف بڑھ  
گئی۔۔۔۔

کچھ ماہ بعد۔۔۔۔

یار ایک دو دن کا سٹے ہے بس پھر واپس آ جاؤں گا

تمہیں پتہ ہے منا کی برتھڈے ہے لاسٹ پر بھی میں نہیں جا

سکا۔۔۔۔۔ دلشیر پیکنگ کرتے ہوئے بولا

ہمم ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔۔۔۔

مجھے بھی نکلنا ہے آج حمزہ گروپ آف انڈسٹریز کے ساتھ میٹنگ ہے آج۔۔۔

روحان گہری سنجیدگی سے کہتا اس سے مل کے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

دلشیر بھی اپنا سامان اٹھاتا ایئر پورٹ کے لیے نکل گیا

ان گزرے مہینوں میں بھی اس کے جذبات کم ہونے کے بجائے بڑھ گئے تھے

عزہ سے محبت دن بدن شدت اختیار کرتا گیا

لیکن اس نے اللہ سے دوستی بہت مضبوط کر لی تھی

اور یہی ایک اس کے سکون کی وجہ تھی

رات کے گیارہ بجے وہ کینیڈا پہنچا تھا اور

راستے سے اس نے کیک اور پھولوں کا ایک بڑا بوکے لے لیا تھا۔۔۔۔ اب وہ اپنی

۔۔۔۔ بہن کے دروازے پر کھڑا بیل بجا کر کھلنے کا انتظار کر رہا تھا

، پیپی برتھڈے ٹویو



دو تین نوالے لینے کے بعد اس نے روک دیا

ماما میرا دل نہیں کر رہا پلینز مجھے نہیں کھانا بس

اس نے التجاء کی

فائزہ بیگم نے بھی اسے مزید تنگ نہیں کیا برتن اٹھاتے ہوئے

کمرے کی لائٹ آف کرتے نکل آئی۔۔۔

۔۔۔ ان کے جاتے ہی کب سے رکے آنسو گالوں پر بہنے لگے

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی آپ نے ہالے کو مار دیا۔۔۔ آپ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ اتنے خوش ہیں کہ آپ کو ایک بار بھی ہالے کی یاد نہیں آئی

اب ہالے بھی کبھی آپ کو یاد نہیں کرے گی۔۔۔۔ وہ تکیہ سینے میں دبوچے

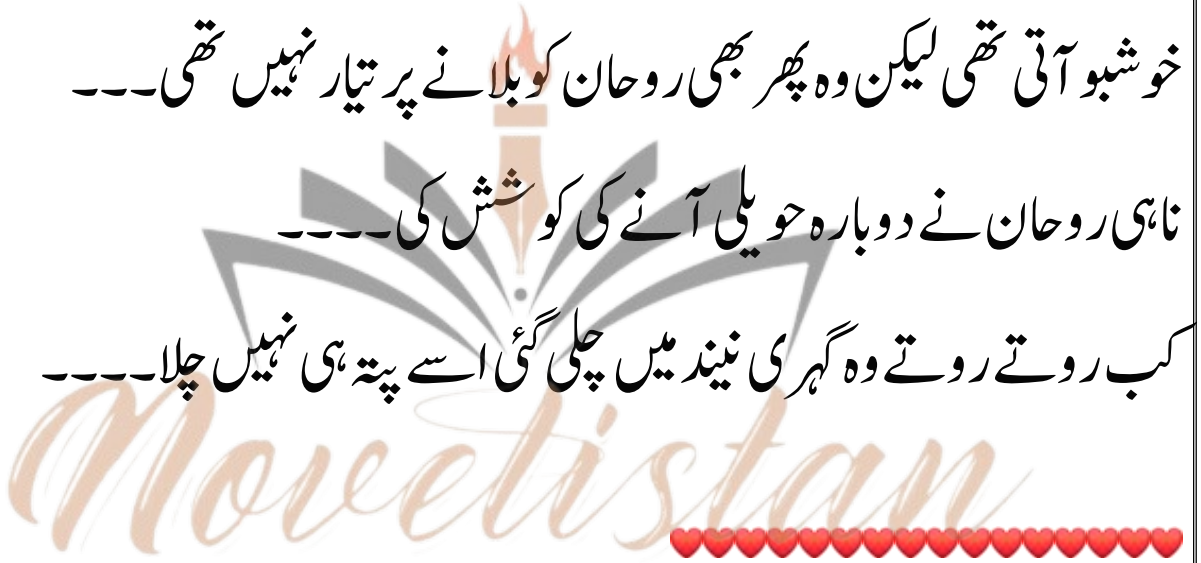
ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔۔۔

جب سے وہ گیا تھا یہی تو ہونے لگا تھا ہر رات وہ ایسے ہی اس سے ناراضگی کا اظہار کرتی تھی

لیکن اس نے روحان سے لاکھ ناراضگی کے باوجود اس کا کمرہ نہیں چھوڑا تھا  
آج بھی وہ اس کے کمرے میں رہتی تھی اسے کمرے کی ہر چیز سے روحان کی  
خوشبو آتی تھی لیکن وہ پھر بھی روحان کو بلانے پر تیار نہیں تھی۔۔۔

ناہی روحان نے دوبارہ حویلی آنے کی کوشش کی۔۔۔

کب روتے روتے وہ گہری نیند میں چلی گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔



زریان اٹھیں

زر زریان کسی کے جھنجھوڑنے پر ہڑبڑا کے اٹھا تو آنا پیٹ پکڑے کراہ رہی تھی  
اس کی ڈیٹ تین دن بعد کی تھی

لیکن اچانک آدھی رات کو اس کی طبیعت خراب ہو گئی

زریان نے جلدی سے اسے تھاما کیا ہوا ہے زیادہ تکلیف ہے کیا وہ پریشانی سے اس  
 --- سے پوچھنے لگا

مج مجھے دردِ ہو رہا بہت۔۔۔۔۔ آنانے اٹکتے ہوئے بتایا

زریان ن نے جلدی سے عالم صاحب کے نمبر پہ کال کر کے فاترہ بیگم کو بلایا

— — — —

تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال کے کاریڈور میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہا تھا  
 زریان بیٹھ جاؤ بیٹا سب ٹھیک ہو گا تم دعا کرو۔۔۔ فاترہ بیگم نے اسے بٹھاتے کہا  
 ماما اتنا ٹائم کیوں لگ رہا ہے وہ ٹھیک تو ہو گی نا پریشانی اس کے چہرے سے واضح  
 تھی۔۔۔۔

بیٹا پریشان مت ہو دیکھنا سب ٹھیک ہو گا۔۔۔

عالم صاحب اور داد ا جان اس کی پریشانی پر مسکرا دیئے  
تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ایک خوبصورت سے کمبل میں لیٹے بچے کو لے کر آئی

----

اور فائزہ بیگم کے ہاتھ میں تھما دیا

---- مبارک ہو ماشاء اللہ بیٹی ہوئی ہے

---- ڈاکٹر کے الفاظ پر سب کے چہروں پر خوشی بکھر گئی

زریان بے یقینی کے عالم میں اس وجود کو دیکھنے لگا

میری بہو تو ٹھیک ہے نا۔۔۔ فائزہ بیگم نے ڈاکٹر سے پوچھا

جی ماں اور بچہ دونوں ٹھیک ہے تھوڑی دیر میں ماں کو روم میں شفٹ کر دیا

جائے گا پھر آپ لوگ مل سکتے ہیں

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس چلی گئی۔۔۔



دادا جان نے بچی کو گود میں اٹھایا اور گالوں پر بوسہ دیا

باری باری سب نے پیار کیا

بابا نے بچی زریان کے گود میں دی مبارک ہو بیٹا اللہ نے تمہیں رحمت سے نوازا  
ہے۔۔۔

وہ جو ٹکٹکی باندھے کمبل میں موجود وجود کو دیکھ رہا تھا اپنی گود میں آنے پر ہوش  
میں آیا اور بے ساختہ اس کے روئی جیسے گالوں چوم لیا  
اس کے لمس میں بہت نرمی تھی۔۔۔

آیک آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر بچی کے گال پڑا۔۔۔  
۔۔۔ سب مسکرا دیئے

آنا کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا سب اس سے مل کر آگئے تھے  
وہ کمرے میں گیا تو وہ آنکھیں موندے لیٹی تھی

زریان بھاری قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیا

۔۔۔۔ مجھے اتنا خوبصورت تحفہ دینے کا شکریہ زندگی

آنانے آنکھیں کھولیں اور اسے دیکھنے لگی خوشی اس کی آنکھوں میں بھی تھی  
لیکن جو خوشی اس نے زریان کی آنکھوں میں دیکھی اس کے آگے اپنی خوشی  
اسے کچھ بھی نہیں لگی۔۔۔۔۔

آپ خوش ہیں اس نے زریان کا گال چھوتے پوچھا زریان اسی پر جھکا ہوا  
تھا۔۔۔۔

خوشی شاید بہت چھوٹا لفظ ہے میں اپنی فیلینگز بتا نہیں پارہا مجھے لگ رہا مجھے سب  
۔۔ کچھ مل گیا ہے بس میری زندگی مکمل ہو گئی

اس کی خوشی دیکھ آنانے سکون سے آنکھیں موندے لیں اس کا باپ بھی اسی  
خاندان کا تھا لیکن اس نے صرف بیٹی پیدا کرنے کے جرم میں اس کی ماں کو  
در بدر کر دیا تھا

اور آج زریان نے ثابت کر دیا ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔

ہالے کو جب پتہ چلا تو وہ بھی بی جان کو لیتی ڈرائیور کے ساتھ ہسپتال آگئی تھی  
اب بچی کو بار بار گود میں لیتی چومنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

بی جان یہ کتنی نرم ہے دل کر رہا ہے کھا۔۔۔۔۔ ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی کہ  
اسے روحان کا کہا ہوا جملہ ایک دم سے یاد آگیا اس نے اپنے لب بھینچ لئے اور  
۔۔۔۔ سب کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہے تھے

میں بتا رہی ہوں اس کا نام میں رکھوں گی آپو کے بے بی کا نام بھی میں ہی رکھوں  
گی۔۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے بولا تو زریان اس کے پاس چل کر آیا  
آنا بھی اتنے دنوں بعد اسے مسکراتے دیکھ بہت خوش تھی۔۔۔

ہاں سب سن لیجئے جو ہالے نام رکھے گی وہی ہو گا اور کوئی اعتراض نہیں کرے  
گا۔۔۔۔۔ زریان نے سنجیدگی سے سب سے کہا

ہالے نے فخر یہ سب کو دیکھا۔۔۔۔۔

اچھا ہالے نام کیا رکھو گی تم اپنی بھتیجی کا۔۔۔۔۔

زریان نے اس کی گود میں موجود پنچی کے گالوں کو ہاتھ سے چھو کر پوچھا۔۔۔۔۔

ہمممم اس نے سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔۔۔ میں اس کا رواجہ رکھوں گی۔۔۔۔۔

سب کو اس کا نام بہت پسند آیا تھا۔۔۔۔۔



وہ فجر کی نماز ادا کر کے آیا تھا رات بھی منا کے ساتھ باتیں کرتے وقت گزرنے کا  
پتہ ہی نہیں چلا دیر سے سویا تھا

ویسے بھی اس کی پوری رات عذہ کو یاد کرتے گزر جاتی تھی نیند اسے شاذ و نادر ہی  
آتی تھی

ابھی وہ فلیٹ کے اندر جاتا کہ پیچھے والے فلیٹ سے اسے کسی کے چیخنے کی آواز  
آئی اس کا دل بہت بری طرح ڈھڑکا  
یہ آواز عذہ کی تھی وہ لاکھوں میں پہچان سکتا تھا  
اس کے قدم وہی جھکڑ گئے

اس نے بے چینی سے بند دروازے کو دیکھا لیکن اب بالکل خاموشی تھی۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ اس نے بے چینی سے دروازہ بجایا

جوا گلے دو منٹ میں کھول دیا گیا تھا سامنے ریڈ سلک کی نائٹی میں ایک بہت ماڈرن  
---- سی لڑکی کھڑی تھی اس نے فوراً اپنی نظریں پھیر لیں

اسے سامنے کھڑی لڑکی سے گھن آئی۔۔۔۔۔ آپ کے گھر سے مجھے کسی کے  
چیننے کی آواز آئی ہے۔۔۔۔۔ اس نے بنا نظریں ملائے تحمل سے پوچھا وہ  
بس چاہتا تھا کہ وہ اس کی غلط فہمی ہی ہو اس کا دل چند سیکنڈ میں ہی لاکھوں بار اپنے  
---- اللہ کو پکار چکا تھا

نہیں مسٹر آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہاں میرے اور میرے ہسبینڈ کے  
علاوہ کوئی نہیں ہے تو چیننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اس لڑکی نے  
جواب دیا اور دروازہ بند کر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔

دلشیر نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنی بہن کے فلیٹ کے اندر چلا گیا۔۔۔۔۔ لیکن اس  
کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا وہ یہی رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

۔۔۔ کچھ دیر بعد سب اٹھ گئے تھے

وہ سب بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگے مننا کا شوہر عاطف کی نائٹ ڈیوٹی تھی اس لیے وہ

صبح ہی آکر سویا تھا اس کی ساس اور چار سالہ بیٹھا۔ بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے

۔۔۔۔ ابھی دلشیر نوالہ توڑ کر منہ میں ڈالتا کہ دھڑادھڑ دروازہ بجنے لگا جیسے

۔۔۔۔۔۔ کوئی بہت زیادہ جلدی میں ہو

سب پریشانی سے اٹھ گئے دلشیر دروازے کے پاس ہی تھا اس لیے اس نے جا کر

جلدی سے دروازہ دروازہ کھولا

اور دروازہ کھولنے پر جو وجود اس پر آکر گر اسے اپنے قدموں پر لڑکھڑانے ہر

مجبور کر گیا۔۔۔



پھٹے ہونٹ بکھرے بال چہرے پر تھپڑ کے نشان جگہ جگہ سے پھٹا ہوا لباس  
---- بنادوپٹے کے وہ کہیں سے بھی وہ عزم نہیں لگ رہی تھی---- جس  
سے اس نے محبت کی تھی جو ہمیشہ خود کو حجاب میں چھپائے رکھتی تھی----  
آج وہ بے حجاب اس کے سامنے تھی----

ہوش تو اسے تب آیا جب منانے آکر عزم کو اس سے الگ کر کے اپنے ساتھ لگایا  
تھا اور اپنا دوپٹہ اس کے گرد لپیٹا تھا اس کی حالت ایسی تھی بس کسی بھی وقت گر  
جائے گی----

آپی آپنی بچالیں وہ وہ مار دیں گے میرے بچے کو مجھے بچالیں---- وہ ہمنہ کے  
گلے لگی کانپ رہی تھی

اسے یاد تھا وہ جب آ رہا تھا اسے کچھ دیر پہلے ہی روحان عزم سے بات کر رہا تھا اور  
وہ اس وقت بالکل نارمل تھی----

لیکن اس کی حالت دیکھ کر تو ایسا لگ رہا تھا کہ یہ ظلم اس پر آج پہلی بار نہیں ہوا  
۔۔۔۔ بلکہ روز ہوتا ہوتا رہا ہے

اس نے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا اس کی حالت دیکھ کر اسے لگا وہ اپنا ضبط  
کھو دے گا۔۔۔

نشے میں دھت عاشر اسے دھکا دیتا اندر آیا اس سے پہلے کہ وہ عزم پر ہاتھ اٹھاتا  
۔۔۔۔

..... دلشیر اپنا ضبط کھوتا اس پر ہاتھ اٹھا گیا۔۔۔۔ پیچھے وہ لڑکی بھی آگئی تھی  
عاشر کی نظر جب عزم پر پڑی تو ایک پل کو وہ بھی گھبرا گیا لیکن دوسرے ہی پل  
چہرے پر وہی شیطانی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

اوہ تو یہ بات ہے یہ یہاں اپنے عاشق سے ملنے آتی تھی میں بھی بولوں کیسے یہ  
لوگ اس کے اتنے ہمدرد بن گئے اب سمجھ آیا وجہ تو میرے سامنے ہے مسٹر

دلشیر خان عزہ عالم کا ایکس۔۔۔۔۔ اوپس سوری ایکس نہیں کرنٹ بوائے فرینڈ  
ہے۔۔۔۔۔ ایکس تو خرم ملک تھا

جس قدر غلاظت وہ بک سکتا تھا بک دیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ ہم نے اور آنٹی نے حیرانگی سے دلشیر اور عاشر کو دیکھا

اب کی بار عزہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر سامنے دیکھا تو نظریں دلشیر کی نظروں سے  
ٹکرائی اسے اپنے بالکل سامنے کھڑے دیکھ اس کا دل کیا زمین پھٹے اور اس میں سما  
جائے اتنی شرمندگی اتنی زلالت اللہ اس نے آنکھیں میچے اللہ کو پکارا

۔۔۔ اوہ تو یہ بد کردار لڑکی تمہارا بچہ یہ اپنے پیٹ میں لئے گھ

اس سے پہلے کہ وہ اپنی گھٹیا بات مکمل کر تا دلشیر اس پر پھٹ پڑا اور اسے بے  
۔۔۔۔۔ دردی سے مارنے لگا

عاشر کے ساتھ آئی لڑکی چیختے ہوئے سیکیورٹی کو بلا کر لائی اندر سے عاطف بھی نکل آیا سب نے بہت مشکل سے اسے پیچھے کیا جو آج کسی بھی قیمت پر عاشر کو چھوڑنے کے حق میں نہیں تھا..... عزہ کے زخمی وجود نے اس کے اندر کے سوئے جانور کو جگا دیا تھا۔۔۔

۔۔۔ عاشر کا چہرہ بھی عزہ کی طرح جگہ جگہ سے زخمی ہو گیا تھا دلشیر کی آنکھیں لہو ٹپکانے لگی۔۔۔۔۔

تم گھٹیا انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی ان کے ساتھ اس طرح کا وحشیانہ سلوک کرنے کی۔۔۔۔۔  
دلشیر کو روکناسب کے لیے مشکل ہو گیا تھا وہ بار بار عشر کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا

یہ اسی قابل ہے اس کے ساتھ یہی سب ہونا چاہیے تھا

گھٹیا۔۔۔۔۔ گالی۔۔۔۔۔ ہے یہ۔۔۔۔۔

اس کی بات پر دلشیر نے خود کو چھڑا کر اپنے پاؤں کا وار اس کے سینے پر کیا تھا کہ  
عاشر دو قدم پیچھے گرا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ عزہ کے منہ سے چیخ نکلی

سب نے دلشیر کو قابو کیا کسی کو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا

عاشر اٹھا اور تین لفظ بولتا مغالطات بکتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔ اس کے پیچھے  
وہ لڑکی بھی چلی گئی

پیچھے سب اپنی جگہ سن رہ گئے۔۔۔۔۔ دلشیر کا وجود خود بخود ڈھیل پڑ

گیا۔۔۔۔۔ اس نے کبھی بھی اس لڑکی کو تکلیف دینے کا نہیں سوچا تھا آج اس کی  
وجہ سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

عزہ لہرا کر ہمنہ کے بازوؤں میں جھول گئی۔۔۔۔۔

وہ زریان اور روحان کو فون کر کے بلا چکا تھا اس نے پوری بات نہیں بتائی تھی  
بس اتنا کہا تھا کہ دونوں جلدی آ جاؤ

ان کی بہن کو ان کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

اندر اس کا آپریشن تھا ہمنہ بھی اس کے ساتھ تھی کیونکہ ہمنہ اسی ہسپتال میں  
ڈاکٹر کی ڈیوٹی سرانجام دے رہی تھی  
ہمنہ کی ساس اور شوہر بھی وہی بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

کسی نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا نا کوئی سوال کیا تھا۔۔۔۔۔  
تھوڑی دیر بعد ہمنہ ایک بہت چھوٹے سے بچے کو کمبل میں لپیٹ کر باہر لائی اور  
اپنی ساس کے حوالے کر دیا۔۔۔۔۔

دلشیر کی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس بچے کو چھو کر دیکھ لے

سب بہت ادا اس تھے۔۔۔۔ اس نے ایک پیارے سے بیٹے کو جنم دیا تھا۔۔۔۔۔  
لیکن اس کی خود کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔ بی پی خطرناک حد تک لو ہو گیا تھا  
اب نارمل ہو کر ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔ اس لئے وہ ابھی تک انڈر آبزرویشن  
تھی۔۔۔۔

دلشیر نے اس بچے کے کانوں میں آزان دی تھی اور اس کا گال چوما تھا۔۔۔۔

اسے وہ اپنے ہی وجود کا حصہ لگا۔۔۔۔

رات بھی وہی بیٹھے گزر گئی تھی لیکن عزہ کی حالت میں کوئی سدھار نہیں آیا تھا  
وہ نماز پڑھ کے آیا تھا تھوڑی دیر کے بعد اسے روحان آتا نظر آیا دلشیر اٹھا اور  
۔۔۔۔ اس کے سینے سے لگ گیا کچھ نہیں کہا بس خاموش تھا

روحان کا دل کسی انہونی کے احساس سے گھبرانے لگا۔۔۔ اس نے دلشیر کو خود  
سے الگ کیا۔۔۔۔



کیا ہوا ہے عزم کو وہ ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔ اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس  
ہوئی

دل نے شدت سے دعا کی کہ عزم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہیں ابھی اندر ہیں ابھی وہ کچھ کہتا کہ اندر سے ہمنہ آگئی

۔۔۔۔۔ بھائی پریشان مت ہو شکر ہے اب عزم ٹھیک ہے اس کا بی پی نارمل ہو گیا

دلشیر نے سکون کی ایک گہری سانس لی۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا عزم کو تم بتاتے کیوں نہیں اب روحان غصے سے چیخا تو ہمنہ نے اس  
روحان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں پہلے بھی بہت بار مل چکے تھے وہ اس کے بھائی کا دوست تھا لیکن اس  
طرح اس کا اپنے بھائی پر چیخنا اسے اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ عزم آپ کی کیا لگتی ہے؟ اس نے حیرانی سے روحان کو دیکھا

وہ بہن ہے میری مننا تم مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے اسے وہ ٹھیک تو ہے نا اور اس کا بچہ وہ  
کیسا ہے۔۔۔۔ اس نے بے چینی سے پوچھا

روحان بھائی آج دلشیر بھائی کی وجہ سے ہی آپ کی بہن ٹھیک ہے اور اس کا بچہ  
بھی ٹھیک ہے

اتنی دیر میں ہم نے کی ساس بھی وہاں آگئی اور بچے کو روحان کے حوالے کیا۔۔۔  
روحان نے بے ساختہ اس بچے کو تھام لیا اور اسے چومنے لگا۔۔۔۔ یہ اس کی بہن  
۔۔ کا خون تھا

ہم نے اسے عذہ کے پاس لے گئی دلشیر باہر ہی رک گیا اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ  
اسے دوبارہ اس حالت میں دیکھ پاتا ہے۔۔۔۔۔

عذہ بے ہوشی کی حالت میں تھی لیکن عذہ کی حالت دیکھ اسے اپنی آنکھوں پر  
یقین نہیں آیا۔۔۔

یہ کس نے کیا ہے میری بہن کے ساتھ کیا ہوا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔ اس کی  
آواز میں کپکپاہٹ تھی۔۔۔

۔۔۔ ہم نے نظریں چرائی

آپ کون ہیں اس بچی کے ڈاکٹر نے اس سے پوچھا جو بہت بے چین نظر آ رہا  
تھا۔۔۔

میں بھائی ہوں اس کا کیا ہوا ہے میری بہن کے ساتھ۔۔۔ کوئی مجھے بتاتا کیوں  
نہیں

آپ کی بہن کو بہت بری طرح مارا پیٹا گیا ہے ان کے جسم میں جگہ جگہ نیل  
پڑے ہیں کیسے بھائی ہیں آپ لوگ بہنوں کو کسی ظالم کے ساتھ رخصت کر کے  
اسے بھول جاتے ہیں

۔۔۔ دوبارہ اس سے پوچھنے کا خیال نہیں آتا کہ وہ زندہ ہے یا مر رہی ہے

بہت مشکل سے جان بچی ہے ورنہ ان کو مارنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑی

---- ڈاکٹر کا لہجہ انتہائی سرد تھا

ڈاکٹر کی بات پر اس کا اندر تک زخمی ہوا تھا

اس نے آس پاس نظر دوڑائیں اسے اب عاشر کا خیال آیا

عاشر کہاں ہے۔۔۔۔۔ کس نے کیا تھا اس کی بہن کا ایسا حال

۔۔۔۔۔ ہمہ کی ساس اسے باہر کے آئی

پھر اسے سب بتاتی چلی گئی جیسے جیسے وہ سنتے جا رہے تھے دونوں کے لیے وہاں

سانس لینا مشکل ہو گیا انہوں نے یہ بھی بتایا پچھلے دو مہینے سے ان کے گھر میں

ایک اور لڑکی بھی رہنے لگی تھی۔۔۔۔۔

کیسے اس لڑکی نے اپنی فیملی کو بھنک بھی نہیں پڑنے دی ہمیشہ جب بھی بات کرتی

ہنستی مسکراتی رہتی تھی

انہیں کبھی محسوس ہی نہیں ہوا کہ وہ اندر ہی اندر اتنا سب کچھ برداشت کر رہی  
تھی ----

لیکن عاشق نے یہ سب کیوں کیا روحان کو سمجھ نہیں آیا اگر اس کی بہن اسے اتنی  
ہی بری لگتی تھی تو شادی ہی کیوں کی۔۔۔۔

وہ غصے میں اٹھ کر وہاں سے نکل کے اس کے فلیٹ میں پہنچا دروازے پر تالا لگا  
تھا اس نے اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کر دیوار پر مارا۔۔۔۔ سارہ بیگم کے گھر چلا گیا اسے  
اپنی بہن کا حساب چاہیے تھا اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔

---- دھاڑ سے دروازہ کھول وہ اندر چلا گیا  
نیہا اور سارہ بیگم دونوں ہی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی اسے اس طرح جارحانہ  
انداز میں آتے دیکھ دونوں ڈر گئی تھی

روحان بیٹھا تم کب آئے اور اتنے غصے میں کیوں ہو۔۔۔۔۔ انہوں نے گھبراتے ہوئے پوچھا

بیٹا مت کہیں مجھے اس وقت میں آپ سے کسی طرح کی کوئی بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا بس مجھے یہ بتائیں آپ کا بے غیرت بیٹا کہاں ہے۔۔۔۔۔ اس نے چیختے ہوئے پوچھا

سارہ بیگم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ کیا کیا ہے عاشر نے۔۔۔۔۔ انہوں نے نرمی سے پوچھا

مجھے صرف اتنا بتائیں عاشر کہاں ہے ورنہ میں اس پورے گھر کو آگ لگا دوں گا۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں چٹانوں سی سختی تھی

قسم لے لو ہمیں نہیں پتہ وہ کہاں ہے اور نا وہ ہمیں اپنے گھر آنے دیتا ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے جلدی سے صفائی دی

اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ کہتا فون بجنے پر کال اٹھائی اور اٹے قدم بھاگا  
دلشیر کی کال پر وہ دوبارہ اسپتال چلا آیا تب تک زریان بھی پہنچ چکا تھا ہم نے اور اس  
کی ساس اسے ہر ایک بات بتا چکی تھی۔۔۔۔۔

زریان عزمہ کے پاس بیٹھا اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا  
لیکن عزمہ کمرے کی چھت کو تک رہی تھی اسے اس پاس کی کوئی خبر نہیں تھی  
۔۔

عزمہ میرا بچہ بھائی کی طرف دیکھو۔۔۔۔۔ زریان نے بھرائی ہوئی آواز میں  
اسے پکارا

دلشیر ایک طرف دیوار سے ٹیک لگائے ایک پاؤں فولڈ کئے نظریں زمین پر  
ٹکائے کھڑا تھا اس کے بیڈ کو دونوں طرف اس کے بھائی بیٹھے تھے  
ہم نے اور اس کی ساس بچے کو لیے صوفے پر بیٹھی تھی



انہوں نے جتنا ہوسکا عزمہ کا خیال رکھا تھا  
لیکن وہ کبھی عاشر کے خلاف کچھ بھی کرنے کو تیار نہیں تھی نا اپنی فیملی کو بتانے کو  
تیار تھی اس کا کہنا تھا بے بی کے بعد وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ لیکن نتیجہ آج  
ان کے سامنے تھا۔۔

عز و چپ مت رہو کچھ تو بولو ورنہ کچھ ہو جائے گا ہمیں ایسے پ مت رہو روحان  
کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر اس کے ہاتھ پر بہہ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔ عزمہ نے خالی خالی نظروں سے روحان کو دیکھا پھر زریان کو  
اس کی آنکھوں میں جو خالی پن تھا اس نے کمرے میں موجود ہر شخص کو اندر تک  
توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

مت کرو عزمہ ہم برداشت نہیں کر پائیں گے زریان نے اس کے ماتھے پر بوسہ  
دیا۔۔۔۔۔

ہمنہ اٹھی اور اس کا بچہ لا کر اس کی گود میں رکھ دیا شاید بچے کو دیکھ کر ہی کچھ  
---- بولیں

جب سے وہ ہوش میں آئی تھی وہ ایک لفظ نہیں بولی تھی  
اچانک ایک نرم گرم وجود محسوس کر اس نے اپنی گود میں دیکھا آہستہ سے ہاتھ  
بڑھا کر اسے چھوا۔۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی  
وہ اس بچے کو سینے سے لگا کر جو روئی تو کمرے میں موجود ہر انسان کو رلا گئی  
اس کی آواز میں جو درد تھا وہاں ہر انسان کو رلا گیا  
۔۔۔۔۔ زریان اور روحان سے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا

دلشیر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی اس کو اس حالت میں  
۔۔۔۔۔ دیکھنے کی۔۔۔۔۔ وہ مسجد میں آکر وضو کر کے سجدے میں گر گیا

اللہ میں اسے اس حال میں نہیں دیکھ سکتا اللہ اسے صبر دے دیں اس کے دل و  
دماغ سے وہ ساری اذیتیں تکلیفیں مٹا دیں جو اسے تکلیف دے رہی ہے  
وہ اللہ سے خشوع و خضوع سے دعا مانگنے لگا۔۔۔۔۔



زریان کو گئے دو دن ہو گئے تھے آنا بھی اسپتال سے گھر آ گئی تھی سب اس کا  
بہت خیال رکھ رہے تھے  
عزہ کے لیے بھی سب بہت خوش تھے حویلی میں سب نے کہا تھا کہ وہ پاکستان آ  
جائے لیکن اس کی کنڈیشن کی وجہ سے عاشر نے منع کر دیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا کہنا تھا  
کہ عزہ کا بہت خیال رکھے گا  
زریان نے جاتے ہوئے بھی کسی کو نہیں بتایا وہاں پہنچ کر بس فون کر کے بتایا کہ  
۔۔۔۔۔ وہ عزہ کے پاس ہے

گھر میں خوشی کا سماں تھا لیکن عزمہ سے ابھی تک کسی کی بات نہیں ہو سکی تھی  
زریان نے کہا تھا کہ وہ عزمہ کو اپنے ساتھ کے کر آئے گا۔

اس لیے سب انتظار میں تھے۔۔۔

ہالے کا اب سارا دن رواجہ کے ساتھ گزرتا تھا وہ اب دوبارہ سے ہنسنے بولنے لگی  
تھی۔۔۔

آج پانچواں دن تھا دلشیر اور زریان ہر وقت اسپتال میں ہی تھے عزمہ کی طبیعت  
پہلے سے بہتر تھی لیکن وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔۔

ہمنہ اور اس کی ساس بھی وقفے وقفے سے اس سے ملنے آتی رہی تھی۔۔۔

اتنے دنوں میں دلشیر ایک بار بھی اس کے سامنے نہیں گیا تھا۔۔

عزمہ۔۔۔۔۔ شام تک ہمیں نکلنا ہے بیٹا آپ کی طبیعت بہتر ہے نا

زریان نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ جو بچے کو چنچ کر وارہی تھی خاموشی سے بس سر ہلا دیا۔۔۔

زریان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور سامان وغیرہ چیک کرنے لگا۔۔۔

روحان کی آواز پر وہ باہر گیا۔۔۔۔

آج اس کو پتہ چلے گا اس نے کس کی بہن کے ساتھ یہ سب کیا ہے پوری زندگی

یاد رکھے گا چکی پیستے ہوئے۔۔۔۔۔ روحان نے نفرت سے کہا

زریان کے سوالیہ نظروں پر اس نے مسکراتے ہوئے کام ہونے کی اطلاع

دی۔۔۔۔۔  
*Novelistan*

اتنے دنوں بعد دلشیر کے چہرے پر بھی سکون بکھر گیا۔۔۔

وہ لوگ کافی دنوں سے عاشر کی تلاش میں تھے اور تین دن پہلے انہیں اس کے

ٹھکانے کا پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔۔ اسے ڈھونڈتے ہوئے اس کے بارے میں کچھ

ثبوت ملے تھے اس نے دو لوگوں کا قتل کیا تھا اور وہ بہت سے غیر قانونی کاموں  
میں بھی ملوث تھا۔۔۔۔

زریان کے اشارے پر ان دونوں نے سارے ثبوت جمع کر کے  
۔۔۔ پولیس کو دیئے تھے اور اس کے ٹھکانے کا بھی بتایا

خرم نامی کاٹا بھی انہوں نے عزہ کی زندگی سے ایسے ہی نکالا تھا  
اور انہوں نے عزہ کی طرف سے بھی ایڈیٹ ٹو مرڈر کا کیس کیا تھا جس پر عاطف  
اور بلڈنگ کے کچھ اور لوگوں نے بھی گواہی دی تھی۔۔۔۔  
اور آج آخر کار پولیس اس کو اور اس کی گر لفرینڈ کو گرفتار کر چکی تھی۔۔۔ ان پر  
اتنے سارے کیس تھے ساتھ ثبوت بھی کہ وہ چاہ کر بھی باہر نہیں آسکتے  
تھے۔۔۔۔۔

زریان بچے کو گود میں لئے عزہ کا ہاتھ پکڑے ڈرائیور کا ویٹ کر رہا تھا جو دو منٹ  
بعد آتا دکھائی دیا

۔۔۔۔ وہ عزہ کو لے کر گاڑی میں بیٹھ گیا

دلشیر اور روحان دوبارہ دوپٹی جاچکے تھے۔۔۔۔

شام کے قریب وہ حویلی پہنچے تھے عزہ کی حالت دیکھ ایک ماتم سا مچ گیا تھا ہر آنکھ

اشک بار تھی اس کی حالت ہر زریان نے سب کو حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا

بابا کی ہمت بھی نہیں ہوئی کہ وہ آنا کا سامنا کر سکے کہیں نا کہیں آج بھی ان کو ایسا

۔۔۔ لگ رہا تھا۔ اس کی حالت کے زمرہ دار وہی تھے

عزہ آج بھی سب کے بیچ خاموشی سے بیٹھی تھی

۔۔۔۔ سب کے رونے پر بھی ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نہیں نکلا



سب نے بہت کوشش کی اسے ہنسانے کی لیکن وہ ایسے ہی گھنٹوں خاموشی سے  
بیٹھی رہتی

---- عزہ کے بیٹے کا نام بھی دادا جان نے رکھا تھا بہرام



کیا سوچا ہے تم دونوں نے اپنی اپنی زندگی کے بارے میں کب تک ایسے رہنے کا  
ارادہ ہے۔۔۔۔۔ آج زریان اسپیشلی ان دونوں سے ملنے آیا تھا۔۔۔۔۔

عزہ کے ساتھ ہوئے حادثے کو بھی چھ مہینے گزر چکے تھے  
اس وقت وہ تینوں کافی پی رہے تھے۔۔۔۔۔ روحان نے نظریں اٹھا کر زریان  
کو دیکھا۔۔۔۔۔ البتہ دلشیر پر سکون بیٹھا تھا

آپ اپنی بہن کو اپنے پاس بٹھا کر رکھیں کیونکہ وہ میرا حویلی آنا برداشت نہیں  
کر سکتی۔۔۔۔ اور یہ اس کا فیصلہ تھا میں اس کے فیصلے کا احترام کر رہا  
ہوں۔۔۔۔۔ روحان نے سکون سے جواب دیا۔۔۔۔۔

اچھا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ پوری زندگی ایسے گزارنے کا ارادہ ہے تم جانتے ہو  
ایک سال شادی کو ہو گیا ہے تم نے ایک بار اسے منانے کی کوشش کی ایک بار  
۔۔۔۔۔ بھی اس کو حقیقت سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔ اپنی بے گناہی ثابت کی تم نے  
زریان کا لہجہ شرمندہ کرنے والا تھا لیکن سامنے بھی روحان تھا جس نے شرمندہ  
ہونا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔  
کیوں کروں یہ سب۔۔۔۔۔ اس نے سوال کیا۔۔۔۔۔

کیونکہ بیوی ہے وہ تمہاری تمہارا فرض بنتا ہے اس کی غلط فہمی دور کرونا کہ اسے  
۔۔۔۔۔ بڑھاؤ

تو کیا میں اس کا شوہر نہیں اس کو مجھ پر یقین ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔ اس کے لیے  
یہی کافی ہونا چاہیے تھا کہ میں اس سے پیار کرتا ہوں کچھ بھی ہو جائے اسے خود کو  
مجھ سے دور نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اس نے میرے ساتھ رہنے سے زیادہ اپنی  
موت کو ترجیح دی یہ میرے لیے ناقابل برداشت ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔ اس کے لہجہ بھی انتہائی سرد تھا جیسے اسے نا جانے کتنا غصہ ہو ہالے پر  
۔۔۔۔ زریان نے خاموشی سے اسے دیکھا پھر دلشیر کو

اب تم بھی بتا دو کیا ارادہ ہے تمہارا تمہاری وجہ سے انکل آنٹی پریشان رہنے لگے  
ہیں اب اپنا نہیں تو انکا سوچ لو ہر انسان کو سب کچھ نہیں ملتا اور جو نہیں ملتا اسے  
۔۔۔۔ قسمت کا لکھا سمجھ کر بھول جانا چاہیے

زریان کی بات پر دلشیر چونکا اور اس کی طرف دیکھا  
اس کی آنکھوں میں جو آگاہی تھی ایک پل کو وہ گھڑ بڑا گیا۔۔۔۔

لیکن جب بولا تو ارادہ اٹل تھا

میں ان سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جب قسمت نے انہیں مجھ سے چھین لیا تھا تب  
قسمت کا لکھا قبول کر لیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اللہ نے مجھے دوبارہ موقع دیا ہے اور یہ موقع میں گنوانا نہیں  
چاہتا۔۔۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں ان کو اور بہرام کو ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔  
اس نے سنجیدگی سے کہا اور ایک نظر دونوں بھائیوں کو دیکھا جو حیرانگی سے اسے  
ہی دیکھ رہے تھے

تم جانتے ہو وہ ایک طلاق یافتہ لڑکی ہیں اور ایک بچے کی ماں بھی۔۔۔۔۔ وہ شاید  
تمہارے معیار پر پوری ناطرے۔۔۔ اور آس پاس کے لوگ بہت باتیں بنائیں  
گے۔۔۔۔۔ اور شاید تمہاری فیملی بھی ان کو قبول نہ کر پائے۔۔۔۔۔

اپنی ہی بہن کے بارے میں ایسا کہتے ہوئے اسے بہت شرمندگی اور دکھ  
تھا۔۔۔۔

لیکن اسے آنے والے وقت سے آگاہ کرنا بھی ضروری تھا۔۔۔

میرے لیے یہ ساری باتیں بے معنی ہیں کیونکہ میرے لیے اتنا ہی کافی ہے وہ  
ایک باکردار اور پاکیزہ لڑکی ہیں اور رہی بات بہرام کی وہ میرا ہی بیٹا کہلائے گا  
پوری زندگی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اور آس پاس کے لوگوں سے مجھے فرق نہیں پڑتا  
جہاں تک میری فیملی کی بات ہے انہیں پوری دنیا سے زیادہ میری خوشیاں عزیز  
ہیں۔۔۔۔۔

اس لیے ان کو میری فیملی کی طرف سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی یہ دلشیر خان کا وعدہ ہے تم سے۔۔۔۔۔ اس کے لہجے سے اس کی باتوں کی پختگی صاف واضح تھی۔۔۔۔۔

زریان نے ایک گہری سانس لی ٹھیک ہے میں کوشش کروں  
ابھی وہ بات مکمل کرتا دلشیر بول اٹھا۔۔۔۔۔

کوشش نہیں مجھے دس دن کے اندر اندر ان کو اپنے نکاح میں لینا ہے۔۔۔۔۔ بس  
دس دن کا ٹائم ہے تمہارے پاس۔۔۔۔۔

دلشیر کی بات پر زریان نے اسے گھور کر دیکھا اور کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

مسٹر روحان عالم کان کھول کر سن لو اگر ایک ہفتے کے اندر تم حویلی نہیں پہنچے تو  
۔۔۔۔۔ اپنی بہن کو پوری زندگی تمہارے نام پر بٹھانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے

اس لیے دلشیر کے ساتھ مجھے تم بھی حویلی میں چاہیے ہو۔۔۔ وہ سختی سے بہت  
کچھ اسے باور کروا کر نکل گیا۔۔۔

۔۔۔ آج عرصے بعد دلشیر کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ تھی  
روحان نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں

لیکن بیٹا عزہ نہیں مانے گی پہلے ہی زندگی میں بہت دکھ جھیلے ہیں میری بچی نے  
اسے مزید امتحان میں مت ڈالو

۔۔۔ فائزہ بیگم رنجیدگی سے بولیں

لیکن بہو جوان بچی ہے اسے ایسے تو نہیں گھر بٹھاسکتے خوشیوں پر اس کا بھی حق  
ہے اور دلشیر دیکھا بھالا بچہ ہے مجھے تو وہ اپنی عزہ کے لیے بہتر لگتا ہے۔۔۔ آگے  
اب بچی کی اپنی مرضی ہے پہلے ہی بہت تکلیفیں جھیلی ہیں اب کی بار کوئی زبردستی  
۔۔۔ نہیں کریں گے



باباجان اور داداجان بالکل خاموش بیٹھے تھے جیسے کہنے کے لیے کچھ بچا ہی نا ہو عزہ کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کے بعد بی جان نے اپنی بیٹی سے بھی ہر رشتہ توڑ دیا

تھا۔۔۔۔

اما آپ فکر مت کریں میں عزم سے بات کرتا ہوں مجھے یقین ہے وہ خوش رہیں گی  
دلشیر کے ساتھ۔۔۔۔۔ زیریان ان سے کہتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو رواحہ بے بی کاٹ میں ہاتھ پاؤں ہلانے میں مصروف تھی اور واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی مطلب آنا واش روم میں تھی اس نے رواحہ کو اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھ گیا

روحاحہ اسے دیکھ کر مسکرا نے لگی منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکالنے لگی جیسے اسے پہچان لیا ہو

زریان کو بے ساختہ اپنی شہزادی ہر پیار آیا اور اس کے دونوں گالوں کو چوم لئے

----

زریان بیڈ پر لیٹا اور رواحہ کو اپنے سینے پر لٹالیا۔۔۔ اور آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ  
تھپکی دینے لگا کچھ ہی دیر بعد ہی وہ سو گئی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد آناٹاول سے اپنے بالوں کو رگڑتی باہر آئی کپڑے گیلے ہو کر اسکے  
جسم سے چپکے ہوئے تھے۔۔۔ زریان پر اس کی نظر پڑی اس نے جلدی سے اپنا  
دوپٹہ ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن وہ اسے

۔۔۔۔۔ زریان کے نیچے نظر آیا اس نے جلدی سے اپنا رخ موڑ لیا

زریان قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا اور پیچھے سے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا  
اس کی گرم سانسیں اپنی گردن میں محسوس کر آنانے جھجھری لی اور خود کو اس  
سے چھڑانے کی کوشش کی۔ زریان چھوڑیں نا۔۔۔

زریان نے اس کی کوشش ناکام بنا کے اسے موڑ کر اس کے ہونٹوں پر جھک  
--- گیا۔۔۔ اور قطرہ قطرہ اپنی سانسیں اس کے سینے میں اندھیلنے لگا  
آنانے اس کے سینے میں ہاتھ رکھے دور کرنے کی کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ  
مزید گستاخیاں کرنے لگی۔۔

وہ ایسے مدہوش ہو رہا تھا جیسے ناجانے کب سے پیسا ہو  
اس کو سانسیں نالیتے دیکھ زریان نے ایک منٹ کے لیے اسے چھوڑا  
سانسیں نارمل ہوتے ہی وہ دوبارہ اس پر جھک گیا اور اسے ایسے ہی اٹھا کر بیڈ پر  
آگیا۔۔۔  
اسے بیڈ پر لٹا کر رواحہ کو بیڈ سے اٹھایا اور بے بی کاٹ میں لٹا کر ڈور اچھے سے  
لاک کیا اور لائٹ آف کر دی

اسے اپنی طرف آتے دیکھ آنا سمجھ گئی آج اس کی خیر نہیں اس نے جلدی سے  
اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کی

لیکن زریان نے اسے کمر سے پکڑ کر بیڈ پر پھینکا اور شرٹ اتار کے پھینک دی اور  
اس پر جھک گیا

زریان نہیں رواہ اٹھ جائے گی پلین نہیں نا۔۔۔ انا نے اسکی بے باکی پر اسے  
۔۔۔ روکنے کی کوشش کی

لیکن زریان کے گھورنے پر جلدی سے چپ ہو گئی اور زور سے آنکھیں میچ  
لی۔۔۔

پھر زریان نے اسے آس پاس کا کچھ بھی یاد رکھنے نہیں دیا  
اور خود میں گم کر تا چلا گیا۔۔۔



آپوان دونوں میں سے کون زیادہ کیوٹ ہے مجھے سمجھ نہیں آتا رواحہ اور بہرام  
کے ساتھ کھیلتے ہالے نے کہا۔۔۔۔ ہالے نے رواحہ کے گال پر بوسہ دیا تو وہ منہ  
۔۔۔۔ بسور گئی اور کیوٹ کیوٹ فیس بنانے لگی

ہالے نے پھر بہرام کے گال پر ایک زوردار بوسہ دیا تو وہ اس کی کھکھلاہٹ  
۔۔۔۔ پورے کمرے میں گونجی

عزہ نے ایک اداس نظر اپنے بیٹے پر ڈالی اور پھر رواحہ پر۔۔۔۔ پھر کھڑکی سے  
باہر دیکھنے لگی۔۔۔

اتنے الزامات اور تشدد کے بعد بھی اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اسے طلاق ہو  
۔۔۔۔ کیونکہ وہ اپنے بچے کو ماں اور باپ دونوں کا پیار دینا چاہتی تھی  
۔۔۔۔ کہاں اس سے کمی رہ گئی تھی اس نے اپنا سب کچھ اس شخص کے حوالے  
کر دیا۔۔۔ اس نے جو کہا جیسا کہ سب کیا لیکن بعد میں یہ رسوائی اسی کے مقدر

میں کیوں تھی۔۔۔۔ کہاں عاشر کو اس کے کردار میں جھول نظر آیا اس بات کا  
جواب اسے بارہا سوچ کر بھی نہیں ملتا تھا۔۔۔۔۔

ایک باغی آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر گال پر بہہ گیا۔۔۔

کسی کے اپنے ساتھ بیٹھنے پر وہ چونکی اور سامنے زریان کو دیکھا بہرام اب اس کی  
گود میں تھا اس نے کمرے میں نظر دوڑائی تو ہالے اور رواحہ کہیں نہیں تھی شاید  
زریان نے انہیں بھیج دیا تھا۔۔۔

میری گڑیا کیسی ہے؟ اس نے محبت سے پوچھا

میں ٹھیک ہوں بھیا۔۔۔ عزم نے اپنا گال صاف کیا۔۔۔ اور مسکرا نے کی کوشش  
کی۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ بھی کھوکھلی تھی زریان نے عزم کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔

میں آج اپنی گڑیا سے کچھ مانگنے آیا ہوں امید ہے مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹائے  
گی۔۔۔ اس کے لہجے میں اپنی بہن کے لیے ایک مان تھا۔۔۔  
جی جی بولیں بھیا۔۔۔

کیا مجھے آپ کی زندگی کا ہر فیصلہ لینے کی اجازت ہے  
زریان کی بات پر اس کا دل اندر سے بے ساختہ دھڑکا وہ کس بارے میں بات کر  
رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ اپنے بھائی کو کبھی بھی کسی بات کے لیے منع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔  
آپ مجھ پر پورا حق رکھتے ہیں بھائی۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس کی زبان لڑکھرائی  
تھی.... نا جانے کیا مانگ لے اس کا بھائی۔۔۔

میں نے دلشیر کو آپ کے لیے پسند کیا ہے اور میں چاہتا ہوں اسی جمعہ آپ کا نکاح  
اس کے ساتھ ہو جائے وہ آپ کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔۔



زریان کے الفاظ تھے یا کوئی پگھلا ہوا سیسہ جو اسے اندر تک زخمی کر گیا اس نے  
بے یقینی سے اپنے بھائی کو دیکھا

----- ل لیک لیکن بھیم میں کیسے

مجھے امید ہے میری گڑیا مجھے انکار نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

وہ جو کچھ کہنا چاہتی تھی زریان کی بات پر خاموش ہو گئی اور درد بھری آنکھوں  
سے اسے دیکھا

----- زریان نے اس سے اپنی نظریں پھیر لیں اور بہرام کو اٹھاتا کھڑا ہو گیا  
چلو میں بہرام کو نیچے لے کر چلتا ہوں آپ بھی فریش ہو کر آ جاؤ

----- وہ عزم کو بولتا کمرے سے نکل گیا

----- پیچھے وہ کچھ سوچنے کے قابل ہی نہیں رہی



دوپہر کو جب آنا عزمہ کو اٹھانے آئی تو وہ بخار میں تپ رہی تھی وہ جلدی بھاگتی  
--- ہوئی سب کو بلا کر لائی

دادا جان اور بابا جان کسی پنچائیت میں گئے ہوئے تھے  
فائزہ بیگم کی شکوہ کناں نظروں سے اس نے نظریں چرائی اور ڈاکٹر کو کال  
ملائی۔۔۔۔

بی جان تو اس پر دعائیں پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھی  
ہالے نے رواحہ کو اٹھایا ہوا تھا بہرام شاید بی جان کے کمرے میں سو رہا تھا  
آنا اس کے سر میں ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے لگی۔۔۔  
--- تھوڑی دیر پہلے ہی ڈاکٹر اسے چیک کر کے گئی تھی

اب فائزہ بیگم زریان پر غصہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ میں نے تمہیں کہا تھا اس پر  
زور مت ڈالو وہ ابھی تک اس ٹراما سے نکلی نہیں ہے وہ اتنی جلدی یہ سب قبول  
نہیں کر پائے گی۔۔۔

لیکن ماما شروعات تو کرنی پڑے گی نا پچھلے چھ مہینوں میں میں نے ایک بار بھی ان  
کو ہنستے نہیں دیکھا آپ کیا چاہتی ہیں ہم ان کو اس غم میں پوری زندگی گزارنے  
دیں

میری بہن ہیں وہ میں ان کے لئے غلط نہیں سوچوں گا۔۔۔

اس نے فائزہ بیگم کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ دلشیر اس کو بہرام سمیت قبول کر  
لیں۔۔۔ انہوں نے ایک اور مدہ رکھا

اس بات کی فکر آپ مت کریں اور اس رشتے کی خواہش دلشیر کی اپنی ہے ہم  
میں سے کسی نے اسے فورس نہیں کیا مجھے یقین ہے وہ بہرام کو آگے باپ سے  
بڑھ کر پیار دے گا

میں اسے اچھے سے جانتا ہوں ماما پلینز میرا ساتھ دیجئے مجھے یقین ہے وہ عزہ کو سب  
بھولنے پر مجبور کر دے گا وہ جیسا باہر سے خوبصورت ہے اندر سے بھی اتنا ہی  
خوبصورت ہے۔۔۔ اس نے فائزہ بیگم کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر انہیں  
پیار سے سمجھایا

اور وہ تو ماں تھی اپنی اولاد کو گھٹ گھٹ کر جیتے کیسے دیکھ سکتی تھی اس لئے حامی  
بھری۔۔۔



مسٹر خان سے زریان اور دادا جان کی ساری باتیں ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ تین دن بعد انہوں نے اپنی فیملی کے ساتھ گاؤں آنا تھا اور دس دن بعد عزمہ کو رخصت کروا کر لے جانا تھا۔۔۔۔۔

گھر میں سب اس کی نئی زندگی کے لیے دعا گو تھے۔۔۔

تین دن بعد آج اس کا بخار اتر ا تھا وہ باہر آ کر گارڈن میں بیٹھ گئی۔۔۔

زریان کی گاڑی پورچ میں آ کر رکی تو نظر عزمہ پر پڑی

۔۔۔۔۔ اس نے عزمہ کے ساتھ جگہ بنائی

بخار اتر گیا میری جان کا زریان نے اس کا ماتھا چھو کر دیکھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ لیکن عزمہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا

ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔ زیریان نے اسے دیکھ کر پوچھا چہرے پر ادا سی اور کم مائیگی کے سوا کوئی احساس اس وقت زیریان کو ڈھونڈنے سے بھی نہیں

\_\_\_\_\_لا

وہ بنا کچھ کہے اٹھ کر وہاں سے چلی گئی زریان اسے نظروں سے اوجھل ہونے تک  
..... دیکھتا رہا

وہ اپنی بہن کی یہی اداسی تو دور کرنا چاہتا تھا اسے یقین تھا دلشیر سب سنبھال لے گا اس لیے اسے منانے کا ارادہ کینسل کیا اور خود بھی اٹھ کر اندر چلا گیا۔۔۔

شام چار بجے کے قریب وہ لوگ گاؤں پہنچے تھے جس شان کے ساتھ وہ لوگ آئے تھے بی جان کا دل خوشی سے بھر گیا تھا دلشیر

۔۔۔ ان کے ساتھ نہیں تھا

مسٹر خان اور مسز خان ان کے ساتھ ہمہ اور اس کا بیٹا شاہ زر تھا۔۔۔۔۔

بلیک لینڈ کروزر میں بہت ساری مٹھائیاں پھل تحفے تحائف کے ساتھ وہ لوگ  
آئے تھے۔۔۔۔۔ ان کے چہرے پر خوشی دیکھ بی جان اور فائزہ بیگم کو جو ڈر تھا کہ  
ان کی بیٹی کو شاید وہ لوگ دل سے قبول نہ کر پائے ان کا وہ ڈر وہی ختم ہو گیا  
تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ سب نے بہت خوشی سے ان کا استقبال کیا تھا  
۔۔۔۔۔ عذہ اپنے کمرے میں ان سب سے بے خبر نیند کی گولی کھا کر سو گئی تھی  
عائزہ بیگم نے آتے ہی ہالے کی گود سے بہرام کو لے لیا تھا اور اسے پیار کرنے  
لگی۔۔۔۔۔ ان کی گود میں جا کر بہرام کی کھکھلاہٹ ہی عروج پر تھی۔۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ جس پر سب مسکرا دیئے

آنا جاؤ عذہ کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔ بی جان نے اسے اشارہ کیا تو وہ جی بی جان کہتی اوپر  
بڑھ گئی۔۔۔۔۔



کمرے میں اندھیرا کتے وہ سو رہی تھی آنانے لائٹ جلا کر پردے ہٹا دیے اور  
اسے جگانے لگی۔۔۔۔

۔۔۔۔ عزو اٹھو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔ بی جان بلارہی ہیں تمہیں  
عزہ نے مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ آنسوؤں کے مٹے

۔۔۔۔ نشان دیکھ اس کا دل کٹ گیا  
میری جان اٹھو نیچے سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ عزہ کے دوبارہ کہنے پر  
وہ اٹھی عزہ نے ایک بلیو کاٹن کا سوٹ نکال کر اسے دیا  
وہ خاموشی سے واش روم چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی اور دوپٹہ اچھے سے  
پھیلا یا اور بنا کچھ کہے باہر نکل گئی۔۔۔۔

آنانے بھی اسے کسی چیز کے لیے فورس نہیں کیا اور خود بھی اس کے ساتھ باہر  
۔۔۔۔ آگئی

لاؤنج میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ اس کے قدم تھم گئے اسے نہیں پتہ تھا کہ کوئی آیا  
ہے ---

ہمنہ اٹھی اور اسے سینے سے لگالیا۔۔۔۔۔ نیلی آنکھوں والی وہ اداس شہزادی بنا  
میک اپ کے بھی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمنہ اسے لئے سب کے پاس آئی اور عائزہ بیگم کے برابر بٹھا دیا عائزہ بیگم نے  
بہرام کو مسٹر خان کے حوالے کیا اور اٹھ کر اس کا ماتھا چومایہ لڑکی ان کے بیٹے کا  
عشق تھی ---

پورے دیڑھ سال بعد ان کا بیٹا پھر سے مسکرایا تھا جو خوشی اب بات کرتے اس  
کے چہرے پر نظر آتی تھی وہ اسی لڑکی کے بدولت تھی ---

عائزہ بیگم کا پیار اور اخلاق دیکھ سب کو زریان کا فیصلہ صحیح لگا۔۔۔

عزہ اب بھی بالکل خاموش تھی۔۔۔۔۔ عائرہ بیگم نے بیگ میں سے ڈائمنڈ کی ایک رنگ نکالی اور اجازت طلب نظروں سے بی جان اور دادا جان کو دیکھا

-----

انہوں نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔۔۔ عزہ نے اب نظریں اٹھا کر سب کو دیکھا کہ شاید وہ یہ سب روک دے اس میں ہمت نہیں تھی ناگجائش تھی کسی بھی رشتے کی وہ پوری زندگی بس اپنے بیٹے کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن سب نے اس کی طرف دیکھنے سے گریز کیا۔۔۔۔۔

عائرہ بیگم نے خوشی سے وہ رنگ اسکے دودھیا ہاتھ کی تیسری انگلی پر ڈال دی سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی لیکن وہ ایسے ہی پتھر ہوئی بیٹھی رہی

-----

بی جان کے کہنے پر ہالے اور آنا سے اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔۔۔ پھر ان کے  
جانے کے بعد بھی وہ کمرے سے نہیں نکلی

-----

سب اس کے ساتھ ہوئے حادثے سے واقف تھے اور سب سے بڑی گواہ تو ہمہ  
تھی اس لیے کسی نے بھی اس بات کا برا نہیں مانا۔۔۔۔۔

کھانے کے بعد وہ ایک ہفتے کے بعد بارات لانے کا کہہ کر واپس شہر کے لیے نکل  
گئے۔۔۔۔۔ زریان خود ان کے ساتھ گیا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ صبح اس کی ایک  
بہت اہم میٹنگ بھی تھی۔۔۔۔۔



پچھلی پانچ دن سے وہ سو نہیں پائی تھی گھر میں اس کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھی لیکن وہ اپنے کمرے میں بیٹھی سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ کیا کریں دو دن بعد اس کی شادی تھی۔۔۔۔۔

وہ یہ شادی ہر گز نہیں کرنا چاہتی وہ دلشیر کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتی تھی وہ سوائے دکھ اور تکلیف کے اسے کچھ نہیں دے سکتی تھی۔۔۔

وہ اس پر ترس کھا کر اس کو اپنا کر اس کے بھائیوں پر احسان کر رہا تھا۔۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ وہ اپنی فیملی کو منع نہیں کر سکتی تھی وہ بہت بزدل تھی

اچانک اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا وہ اٹھی اور بی جان کے کمرے میں آگئی شکر تھا کہ وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔۔۔۔

اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اسے اپنی مطلوبہ چیز مل گئی وہ اسے لے کر اپنے کمرے میں آگئی اور دروازہ اچھے سے لاک کر لیا۔۔۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے اس نے نام سرچ کیا تو سامنے ہی اس کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کلک کر کے فون اپنے کان سے لگا لیا۔۔۔۔۔

دوسری ہی بیل پر کال اٹھالی گئی عزمہ

اسلام علیکم بی جان۔۔۔۔۔ فون پر اس کی بھاری آواز گونجی۔۔۔

عزمہ نے جلدی کال کاٹ دی۔۔۔۔۔ اس کا دل گھبراہٹ کے مارے بری طرح

دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک فون بجنے لگا تو موبائل اس کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا۔۔۔۔۔ لیکن

اس نے ہمت کر کے کال اٹھالی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔ اس بار اس نے بی جان کہنے سے گریز کیا نا جانے کیوں اس کا

دل کہہ رہا تھا فون کے اس پار وہی دشمن جان ہوگی۔۔۔۔۔

وو علیکم السلام۔۔۔۔۔ کانپتے لہجے سے اس نے جواب دیا۔۔۔

وہ جو میٹنگ میں تھا اس دل سکون کی آواز سن کر بنا کچھ کہے سنے میٹنگ روم سے  
باہر نکل آیا اور اپنے آفس میں آکر سکون سے آنکھیں موندے بیٹھ گیا۔۔۔۔  
دوسری طرف خاموشی محسوس کر عذہ نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا تو کال چل  
۔۔۔۔ رہی تھی اس نے دوبارہ فون کان پر لگایا

ہ ہیلو۔۔۔۔ ہمم بولیں میں سن رہا ہوں  
۔۔۔۔ عذہ کی آواز پر اس نے سکون سے جواب دیا  
م مجھے شادی نہیں کرنی آپ آپ۔ بھیا کو منع کر دیں۔۔۔  
ایک ہی سانس میں اس نے اپنی بات رکھی۔۔۔ دلشیر کو اس سے کچھ ایسی ہی  
۔۔۔۔ بات کی امید تھی

لیکن میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ اتنے ہی سکون سے دلشیر کا  
جواب آیا



---- عزہ کو اس کی ڈھٹائی پر غصہ آیا پہلی بار غصے سے اس کا چہرہ لالا ہو گیا  
لیکن میں نہیں چاہتی آپ سے شادی کرنا مجھ پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں  
ہے میں آپ کو سوائے دکھ کے کچھ نہیں دے سکتی میرا ایک بیٹا بھی ہے

----  
آپ کی منگیتر مجھ سے بھی بہت حسین اور اچھی ہیں جو آپ کے ساتھ سوٹ  
کرتی ہیں

اس لئے شرافت سے آپ خود انکار کر دیں۔۔۔۔۔ پلیز پلیز آپ منع کر دیں

*Novelistan*

شاید ہی پہلی بار عزہ نے کسی سے اس لہجے میں بات کی تھی۔۔۔۔۔

دھمکی کے ساتھ ساتھ آخر میں اس کے لہجے میں التجاء تھی۔۔۔۔۔

چہرہ اس کا لال ہو رہا تھا اسے امید تھی دلشیراب خود منع کر دے گا۔۔۔۔۔

آپ کی ہر بات کا جواب میں آپ کو دو دن بعد اپنے کمرے اس وقت دوں گا  
جب آپ میری محرم بن کر میرے کمرے میں آئیں گی۔۔۔۔

تب تک کے لئے خود کو ان ساری سوچوں سے آزاد رکھیں اور پر سکون رہیں  
۔۔۔۔۔ دلشیر کی بھاری گھمبیر آواز پر اس کے ماتھے پر پسینہ چمکنے لگا  
نا جانے اسے کیوں لگا کہ دلشیر مسکرایا ہو۔۔۔۔

بھابھی پلیز بھیا سے کہیں میں ان کی بات سے اختلاف نہیں کر رہی لیکن میں  
شادی نہیں کر سکتی پلیز مجھے بس تھوڑی سی جگہ دے دیں میں بہرام کے ساتھ  
وہاں پڑی رہوں گی۔۔۔۔ لیکن میں یہ نکاح نہیں کر سکتی آپ آپ پلیز میری مدد  
کریں۔۔۔۔ ماما بی جان کوئی میری بات نہیں سن رہا پلیز آپ آپ بھیا سے کہیں  
۔۔۔۔ مجھے شادی نہیں کرنی

وہ آنا کے سامنے ہاتھ جوڑے اس سے منٹیں کر رہی تھی

ہالے اور آنا کے آنسو بھی اس کے ساتھ جاری تھے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں بارات پہنچنے والی تھی عزہ اور بہرام کی ہر چیز دلشیر نے خود پسند کر کے بھجوائی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔ لیکن وہ تیار ہونے کو راضی ہی نہیں تھی

عز و تم سمجھنے کی کوشش کرو سب نے تمہارے لئے اچھا سوچا ہے تم پریشان مت  
۔۔۔ ہو زندگی کا ایک تجربی اگر خراب ہو تو ضروری نہیں کہ ہر بار ہی غلط ہو  
اللہ تمہارے صبر کا تمہیں انعام دینے والا ہے اپنی خوشیوں کو سمیٹ کو اس سے  
منہ مت موڑو۔۔۔۔

۔۔۔۔ آنانے اسے سمجھانے کی کوشش کی

مجھے نہیں چاہئے خوشیان میں منحوس ہو مجھے خوشیاں اس نہیں اتی کیوں نہیں  
سمجھ رہے مجھے نہیں کرنی۔۔۔۔ اس کی چیخ باہر سے گزرتے زریان نے بخوبی سنی  
تھی۔۔۔۔ اور وہ کمرے میں داخل ہو گیا سب نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔

تو آپ اپنے بھائی کو سب کے سامنے شرمندہ کرنا چاہتی ہیں  
مجھے بے ایمان ثابت کرنا چاہتی ہیں آپ چاہتی ہیں پورے گاؤں کے لوگ آپ  
۔۔۔۔ کے باپ دادا اور بھائیوں پر تھوکیں

اگر میری گڑیا ایسا چاہتی ہیں تو کوئی بات نہیں میں آپ کی خوشی کے لیے اپنی  
۔۔۔ زبان سے مکر نے کو تیار ہوں میں لوگوں کے طعنے بھی برداشت کر لوں گا  
۔۔۔ مجھے بس میری گڑیا کی خوشی عزیز ہے

وہ کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگا کہ عذہ بھاگتی ہوئی آئی اور اس کے سینے سے لگ  
۔۔۔ گئی۔۔۔۔ م میں تیار ہوں بھیا

زریان آسودگی مسکرا دیا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا  
مجھے یقین ہے وہ آپ کو بہت خوش رکھے گا۔۔۔ آپ جلدی

۔۔۔ تیار ہو جائیں سب آنے والے ہیں

زریان کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

ایک بار پھر وہ سب کے بارے میں سوچتی کسی روبوٹ کی طرح بیوٹیشن کے  
سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کی بہن بہت معصوم ہے وہ اپنوں کے لئے کچھ بھی کر جائے گی اس  
لیے آج زریان نے اس کی خوشی کے لیے اسے ہی رشتوں کے نام پر بلی میل کیا  
تھا۔۔۔۔



تھوڑی ہی دیر میں بارات کا شور اٹھا تو ہالے کا دل زور سے دھڑکا دل نے شدت سے دعا کی کہ کاش وہ بھی آیا ہو۔۔۔ جو اس کی وجہ سے اپنے خاندان سے بھی دور ہو گیا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے ہلکا سا تیار ہو کر دوپٹہ لے کر کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔ کہ اچانک لائٹ آف ہو گئی۔۔۔ گھبرا کر اس نے موبائل ڈھونڈنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ لیکن اپنی کمر پر سرسراتی انگلیوں کا لمس محسوس کر اس نے اپنی سانسیں تک روک لی وہ یہ خوشبو کبھی نہیں بھول سکتی تھی تو کیا چھ مہینے بعد اسے اپنی بیوی کی یاد آگئی تھی۔۔۔

روحان بنا کچھ بولے اس کی بالوں میں جھکا اور اس کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس کے لمس پر دکھ غصہ کیا کچھ نہیں اس کو آیا تھا۔۔۔

وہ اس کا لمس پر اس کی موجودگی محسوس کئے ناراضگی سے خود میں سمٹ گئی۔۔۔  
اور اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔  
تبھی روحان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے سختی سے خود میں بھیج  
لیا۔۔۔۔

تمہاری غلطیاں چھوٹی تو ہر گز نہیں لیکن دور رہ کر تمہیں آزادی دینے کی غلطی  
اب دوبارہ ہر گز نہیں کروں گا۔۔۔۔ وہ اس کے کان کے پاس غرایا تھا۔۔۔۔  
کک کیوں آئے ہیں اب آپ۔۔۔۔  
کس کے لیے آئے۔۔۔۔ جائیں اسی کے ساتھ رہیں جس کے ساساتھ اتنے  
۔۔۔۔ مہینوں سے رہ

کہتے ہوئے وہ سسک پڑی۔۔۔۔ آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹک چکا تھا۔۔۔۔  
جس کی وجہ سے اپنی بات پوری نہیں کر پائی



۔۔۔ لیکن اس سے دور ہونے کی مزاحمت جاری رکھی

روحان کے اتنے پاس ہونا ہی اس کی سانسیں روکنے کا سبب بن رہا تھا

مگر اس کی مزاحمت سے روحان کو کوئی فرق نہیں پڑا الٹا وہ ایک ہی جھٹکے میں  
اسے گھما کر اپنے سینے سے لگا کر اس کے ہاتھ کمر پر باندھے اسے بے بس کر چکا  
تھا۔۔۔۔

ہالے کے درد اور تکلیف سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

۔۔۔۔ اس نے نظریں اٹھا کر روحان کو دیکھا

آج وہ پورے سال بعد اسے دیکھ رہی تھی اس نے کب کب اسے یاد نہیں کیا تھا  
لیکن وہ ستمگر نہیں آیا وہ پہلے سے زیادہ وجیہ ہو گیا تھا۔۔۔۔ لائٹ گرے کاٹن  
کے سوٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔

روحان نے جھک کر وہ آنسو اپنے لبوں سے چنے۔۔

اور اسے کچھ بھی سوچنے کا موقع دیئے بغیر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا اس کے  
لمس میں بے پناہ شدت تھی۔۔۔ جیسے وہ اپنے اتنے دن کی ساری کثرا یک ہی  
دن میں پوری کر لے گا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ہالے تم کہاں ہو لائٹ کیوں بند ہے  
آنا کی آواز پر روحان اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔ انا نے لائٹ آن کی تو ہالے کے  
ساتھ روحان کو دیکھ وہ بھی حیران ہو گئی۔۔۔۔۔  
روحان کے ہونٹوں پر محفوظ کن مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔  
۔۔۔ جبکہ ہالے بیڈ پر بیٹھی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی  
اس کی حالت دیکھ آنا کے چہرے پر شرمندگی چھا گئی۔۔۔۔۔  
سوری میں شاید غلط ٹائم پر آ گئی۔۔۔۔۔ وہ ماماسب کو بلا رہی ہیں اس لیے  
بس۔۔۔۔۔ وہ ندامت سے کہہ کر جانے لگی۔۔۔۔۔

ارے بھابھی صاحبہ آپ آئی تو غلط ٹائم پر ہیں لیکن اب آہی گئی ہیں تو زرا اپنی  
--- دیورانی کو ساتھ لے کر جائیں

کیونکہ ان کو زرا سہارے کی بہت ضرورت ہے ایسا ناہو کہیں گرور جائیں۔۔۔۔  
روحان آنا سے کہتا ایک نظر ہالے پر ڈالے گنگنا تاہو اوہاں سے نکل گیا۔۔  
۔۔ آنا کا دل ایک دم پر سکون ہو گیا تھا ایک عرصے بعد سب ٹھیک ہو رہا تھا  
ہالے کو لئے وہ بھی باہر نکل گئی۔۔۔۔

آخر وہ دن آن پہنچا تھا جب ایک طویل انتظار کے بعد دلشیر خان اپنی محبت  
حاصل کرنے جا رہا تھا

آف وائٹ سوٹ میں آف وائٹ ہی واسکٹ پہنے اپنی یونانی دیوتاؤں والا حسن  
لئے وہ وہاں موجود ہر شخص پر چھایا ہوا تھا اپنی جیسی ہی ڈریسنگ اس نے بہرام کی

کروائی تھی دونوں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ اس وقت وہ  
مولوی صاحب کے سامنے بہرام کو گود میں لئے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اس کو جب پتہ چلا وہ کسی اور کے نام ہو گئی تو اس نے اپنے رب کے فیصلے پر سر جھکا  
دیا تھا اس نے کبھی اسے پانے کی چاہ نہیں کی اس نے ہمیشہ اسے خوش دیکھنا چاہا تھا  
اور پھر اس کے صبر اس کی پر خلوص نیت وہ جزبات کے بدلے اس کی اتنی  
تکلیفوں کے بعد اس کی خواہش پوری ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

اس کے دل۔ کا حال اس کے چہرے سے عیاں تھا۔۔۔۔۔  
اس کے ساتھ میں مسٹر خان بیٹھے تھے دوسری طرف زریان بیٹھا تھا۔۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ بیچ میں سفید پھولوں کا بڑا سا پردہ تھا

آف وائٹ گراہ اسکی گوری رنگت پر خوب بیچ رہا تھا ہاتھوں پر عائرہ بیگم کی لائی  
ہوئی سونے کی چوڑیاں سچی تھی۔۔۔۔۔ وہ جو سادگی میں بھی کمال لگتی تھی آج

پورپور دلشیر کے نام کا سنگھار کئے اپنے سوگوار حسن کے ساتھ مزید نکھر گئی  
تھی۔۔۔۔۔

سب کی نظریں جو ایک بار اس پر اٹھتی تو ٹہر جاتی۔۔

بی جان جانے کتنی بار اسکی نظر اتار چکی تھی۔۔۔۔۔ وہ نازک سا وجود سر پر دلشیر  
کی دلہن کے نام کی چڑی پہنے۔۔۔۔۔ وہ سہج سہج کر روحان کے ساتھ کسی روبوٹ  
کی طرح آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔ چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ روحان نے اسے لا کر پردے کے دوسری طرف بٹھا دیا

چاروں طرف سارے مہمان کھڑے تھے۔۔۔۔۔ روحان عزہ کے پاس کھڑا ہو  
گیا ساری عورتیں عزہ کی طرف تھی مرد سارے دلشیر کی طرف تھے۔۔۔۔۔

۔۔۔ جو بھی دیکھتا اس لڑکی کی قسمت پر رشک کر رہا تھا

عزہ عالم ولد عالم مرزا آپ کا نکاح دلشیر خان ولد محمد خان کے ساتھ پچاس لاکھ  
اور بیس تولہ سونا حق مہر طے پایا ہے۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

مولوی صاحب کے الفاظ اس کے کانوں میں پڑے تھے

یہی سب کچھ وہ پہلے بھی سن چکی تھی اور اس کا انجام بھی دیکھ لیا تھا۔۔۔ اس کی  
آنکھوں سے ایک ساتھ کئی آنسو بہہ گئے۔۔۔ جسم الگ کانپنے لگا۔۔۔ روحان  
۔۔۔۔۔ نے اس کا ہاتھ تھاما

۔۔۔۔۔ مولوی صاحب نے دوبارہ وہی الفاظ دہرائے

عزہ بولو بیٹابی جان نے اسے کہا۔۔۔۔۔

ق قبول ہے۔۔۔۔۔ کانپتے لہجے میں اس نے ایک بار پھر اپنا آپ کسی اور کے نام  
کر دیا۔۔۔۔۔ تین بار وہی جملے دہرائے تینوں بار اس نے کانپتے لہجے میں قبول  
کیا۔۔۔

وہی الفاظ دوبارہ ادا کرتے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔۔۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے اس نے نکاح نامے پر سائن کئے کئی آنسوؤں نکل کر نکاح نامے پر گرے تھے۔۔۔۔۔ روحان نے اسے اپنے ساتھ لگا کر دلا سہ دیا تھا

پردے کے اس پار بھی مولوی صاحب کے الفاظ اس نے سنے تھے اس کا کانپتے لہجے میں قبول کہنا دلشیر کو زندگی کی نوید سنا گیا تھا

اسکے چہرے پر خوشی کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ بھی واضح تھی دل اس قدر تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ کسی بھی وقت باہر جائے گا

*Novelistan*

دلشیر خان ولد محمد خان آپ کا نکاح پچاس لاکھ اور بیس تولہ سونا حق مہر کے عزمہ عالم بنت عالم مرزا کے ساتھ طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے



دلشیر کا دل ساکن ہوا اس نے تو یہ خواہش کرنا اسی دن چھوڑ دیا تھا جس دن وہ  
--- کسی اور کے نام ہوئی

کیا اللہ نے بن مانگے اسے اس کی زندگی میں دے دیا تھا

ایک آنسو ٹوٹ کر بہرام کے بالوں میں جذب ہو گیا۔ جو اسی کی گود میں بیٹھا  
دلچسپی سے سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

مسٹر خان نے اپنے بیٹے کی حالت سمجھتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اس نے تشکر سے ان کی طرف دیکھا اور بے انتہاد ہڑکتے دل کے ساتھ کہا۔۔  
قبول ہے۔

- قبول ہے

- قبول ہے

زریان کو اپنی بہن کی قسمت پر رشک ہوا تھا جسے دلشیر جیسا ہمسفر ملا تھا۔۔۔

مبارک باد کا شور اٹھا وہ عالم صاحب نے بہرام کو اس کی گود سے لے کیا وہ باری  
باری سب سے ملا اس سے ملنے والا ہر شخص اس کی دھڑکنوں کی آواز بخوبی سن  
سکتا تھا ---

--- دھڑکتے دل کے ساتھ وہ پھولوں کی لڑیوں کو ہٹاتا عزمہ کے پاس آیا  
جھکی نظروں سے اپنی طرف بڑھتے قدموں کو دیکھ عزمہ نے اپنی شرٹ کو مٹھیوں  
میں بھینچ لی ---

اپنے نام کے جوڑے میں سچی عزمہ کو دیکھ اسے اپنے رب پر بے تحاشا پیار آیا  
---  
بے شک تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ---

وہ جھکا اسے کندھوں سے تھام کر اٹھایا اور اس کا گھونگھٹ الٹ دیا ---  
اور جھک کر اپنی محبت کی پہلی مہر اس کے ماتھے پر ثبت کی ---

سب پریشانی ہو گئے تھے روحان نے جلدی سے عزمہ کو دلشیر کے بازوؤں سے اٹھایا تھا اور اوپر کمرے کی طرف بڑھ گیا

--- ہم نہ ہالے اور آنا بھی ان کے ساتھ تھیں

دلشیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔ زیربان نے مہمانوں کے لیے کھانا کھلوادیا  
۔۔۔ تاکہ سب کا دھیان آنا سے ہٹ جائے

زریان دلشیر ناراض ہو کر گیا ہے کیا مجھے تو گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ عالم  
صاحب نے پریشانی سے زریان سے پوچھا۔ جو مسٹر خان نے سن لیا۔۔

ارے عالم صاحب کیوں پریشان ہو رہے ہیں مجھے یقین ہے وہ کسی مسجد میں بیٹھ کر اپنے رب کا شکر ادا کر رہا ہو گا۔۔۔

---- اس کی برسوں کی خواہش جو پوری ہوئی

اور وہ میرا بیٹا ہے اتنا کم ظرف بلکل نہیں کہ وہ عزہ کے پاسٹ کا سایہ بھی اس کے

--- فیوچر میں پڑنے دیں اس لیے بے فکر رہیں آپ

مسٹر خان کی بات پر عالم صاحب کا دل پر سکون ہو گیا اور انہوں نے مسٹر خان کو

گلے لگا لیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اسے ہوش آگیا تھا اور دلشیر بھی لوٹ آیا اور وہ روتی دھوتی سب

کی دعاؤں کے ساتھ سب سے ناراض ہو کر دلشیر کے ساتھ رخصت ہو کر خان

---- ولا آگئی تھی

فائزہ بیگم نے بہرام کو اپنے پاس رکھنا چاہا لیکن دلشیر کا کہنا تھا کہ وہ اب اس کا بیٹا

ہے تو اسی کے ساتھ رہے گا۔۔۔

ایک گاڑی میں عائرہ بیگم کی گود میں بہرام سورا تھا اور فرنٹ سینٹ پر دلشیر اور  
شاہ زرتھا

دوسری گاڑی میں عزہ کے ساتھ ہمنہ بیٹھی تھی اور آگے ڈرائیور کے ساتھ مسٹر  
خان بیٹھے تھے۔۔۔



رات کے ایک بجے وہ لوگ خان ولا پہنچے تھے عزہ کو دلشیر کے کمرے میں پہنچا دیا  
گیا تھا۔۔۔ اس کا بہت دل چاہا کہ وہ بہرام کو مانگ لیں لیکن اندر ایک ڈر تھا کہیں  
وہ لوگ برانامان لیں اسی ڈر کے ساتھ وہ بیٹھی رہی۔۔۔۔ اور کمرے کا جائزہ لینے  
لگی۔۔۔۔ ان کی حویلی کے کمرے بھی بہت خوبصورت تھے لیکن یہ کمرہ ان  
سب سے خوبصورت تھا بلکل دلشیر کی طرح

ہر چیز پر فیکٹ تھی فرنیچر سے لے کر دیواروں پر لگی پینٹنگز تک بہت قیمتی اور  
--- خوبصورت تھی

--- بیڈ کے دائیں طرف روم کے کونے میں ایک چھوٹا سا روم فرنیچر تھا

جب کے بائیں جانب ایک دروازہ تھا شاید اٹیچ باتھ تھا

--- اور بالکل سامنے ایک شپ صوفہ تھا

--- یہ سب دیکھ وہ اور زیادہ احساس کمتری کا شکار ہو گئی

دلشیر کو کس چیز کی کمی تھی ملائکہ سے تو وہ خود ملی تھی کتنی خوبصورت اور  
کانفیڈنٹ لڑکی تھی اور اس کے ساتھ اچھی بھی بہت لگتی تھی۔۔۔۔ اور کہاں وہ  
ایک بزدل اور طلاق یافتہ لڑکی جو کبھی اپنے حق کے لیے بول ہی نہیں پائی ایک  
بچے کی ماں بھلا اس کے ساتھ کیسے سروائیو کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ دلشیر کو دینے  
کے لیے اس کے پاس تھا ہی کیا اس کی روح کے ساتھ ساتھ اس کا جسم تک زخمی

تھا جن سے آج بھی خون رستا تھا جنہیں اس نے کبھی بھرنے ہی نہیں دیا  
تھا۔۔۔۔۔

ایک دم مزید شرمندگی نے اسے آگھیرا پہلے صرف اس کی فیملی اس کی وجہ سے  
پریشان تھی لیکن آج ایک دوسرا خاندان بھی اس کی بد بختی کی سزا پانے والا تھا

آج اس کا دل بہت دکھا تھا وہ اپنے آپ کو ایک بے کار چیز سمجھنے لگی۔۔۔ جو ہر  
کسی پر ہمیشہ بوجھ ہی رہی تھی تو اس کے بھائیوں نے اپنا بوجھ کم کرنے کے لیے  
دلشیر کو مجبور کر کے اس کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔۔۔  
اچانک دروازے کی آواز پر اس کا دل بہت زور سے دھڑکا وہ جلدی سے اٹھی  
اور صوفے کے پیچھے جا کر چپ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ اسے وہ سب یاد آنے لگا جو



شادی کی پہلی رات عاشق نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔ اس کے منہ سے چیخ نکلتے  
نکلتے رہ گئی۔۔۔۔

۔۔۔ اس نے سختی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا

دلشیر نے کمرے میں قدم رکھا تو کمرہ خالی تھا لیکن اس کی خوشبو اسے آس پاس  
محسوس ہو رہی تھی بے قرار سی متلاشی نگاہیں چاروں طرف دوڑائی تو اس کی  
نظر صوفے کے پیچھے جم گئی۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنی گود میں سو رہے بہرام کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ آرام سے چلتا بیڈ تک آیا اور بہرام کو بالکل بیڈ کے بچوں بیچ لٹا دیا اور اس کے  
۔۔۔۔ دونوں طرف تکیے رکھ دیئے تاکہ وہ نیند میں گرنا جائے

وہ عذہ کا دوپٹہ دیکھ چکا تھا لیکن اس کا ڈر سمجھ کر وہ وارڈروب کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔۔۔

اور اپنے لیے ایک سادہ ساڑاؤز رٹ نکال ہر واش روم کی طرف بڑھ گیا

-----

دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے آہستہ سے سر نکال کر باہر دیکھا تو کمرے  
میں کوئی نہیں تھا

لیکن جب نظر بیڈ پر لیٹے بہرام ہر پڑی تو وہ بے تابی سے اٹھ کر اس کی طرف  
بڑھی دوپٹہ نیچے ہی گر گیا تھا۔۔۔

میرا بچہ سارا دن ماما کے پاس نہیں آیا ماما آپ سے بہت ناراض ہے وہ بے تحاشہ  
۔۔۔۔۔ اسے چومنے لگی

اپنی نیند برباد ہونے پر بہرام نے گلا پھاڑ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ عذہ بھی گھبرا  
گئی۔۔۔

کیونکہ وہ پہلے کبھی ایسے نہیں رویا اور کبھی روتا بھی تھا تو بی جان ماما ہالے آناسب  
اسے چپ کر والیتے تھے لیکن آج اکیلے وہ اسے سنبھال نہیں پارہی تھی۔۔۔  
دلشیر اس کا زیادہ رونا سن کر بنا شرٹ پہنے صرف ٹراؤزر میں جلدی سے باہر آگیا  
اور عذہ کی گود سے بہرام کو لے لیا۔۔۔

وہ جو پہلے ہی پریشان تھی دلشیر کو ایسے دیکھ شرم سے نظریں نہیں اٹھاپائیں اور  
جلدی سے مڑ گئی۔۔۔

آہستہ آہستہ بہرام کا رونا کم ہوتے ہوتے بند ہو گیا شاید وہ سو گیا تھا۔۔۔ لیکن  
عذہ کا مڑ کر دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔  
دلشیر اسے بیڈ پر لٹا کر قدم قدم چلتا عذہ کے پیچھے آکا

اور اس کے پیٹ میں ہاتھ لپیٹے اچانک اسے کھینچ کر اس کی پشت سینے سے لگا  
لی۔۔۔۔۔

عزہ کا جسم بری طرح کپکپانے لگا۔۔۔۔۔ اسے دلشیر سے ایسی کسی بے باکی کی امید  
نہیں تھی۔۔۔۔۔ کیا وہ بھی عاشر کی طرح اسے روندھنے والا تھا۔۔۔۔۔

آپ جانتی ہیں آج آپ کو اپنے کمرے میں اپنی شریک حیات کی حیثیت سے  
دیکھ میرا دل کس قدر دھڑک رہا ہے۔۔۔۔۔

دلشیر کی بھاری گھمبیر سرگوشی اسے اپنے کانوں میں سنائی دی۔۔۔۔۔ اور اس کی  
دھڑکنوں کا شور پیچھے سے بھی وہ آسانی سن سکتی تھی۔۔۔۔۔

آپ کو اپنے شریک حیات کے روپ میں دیکھ کر میرا دل کر رہا ہے میں پوری  
دنیا میں اعلان کروادوں ہاں آج دلشیر خان مکمل ہو گیا آج اس کا رب نے اس  
پر بہت زیادہ مہربان ہو گیا۔۔۔۔۔

اس کی سرگوشی اور اس کے لہجے میں خوشی محسوس کر عزہ کی آنکھیں حیرات  
سے پھیل گئی۔۔۔۔۔

یاد ہے آپ کو آپ نے نکاح سے دو دن پہلے مجھ سے کچھ سوال کئے تھے  
--- اس نے عزہ سے پوچھا آواز وہی سرگوشی میں تھی۔۔۔

اور میں نے آپ سے کہا تھا میں آپ کے تمام سوالوں کا جواب آپ کو اپنے  
کمرے میں اس وقت دوں گا جب آپ میری محرم بن کر یہاں موجود ہوں  
گی۔۔۔

--- آج میں آپ کو ان تمام سوالوں کے جواب دینا چاہتا ہوں  
آپ کی پہلی بات تھی کہ میں آپ پر ترس کھا کر شادی کر رہا ہوں۔۔۔۔  
تو اس کا جواب یہ ہے کہ دلشیر خان کو آج تک دنیا میں کوئی مجبور نہیں کر سکا۔۔۔  
اور آپ سے شادی کرنا میری زندگی وہ ان کہی خواہش ہے جو میرے مانگنے سے  
پہلے میرے مانگنے سے پہلے میرے رب نے پوری کر دی۔۔۔

آپ کی دوسری بات کہ آپ مجھے سوائے دکھوں کے کچھ نہیں دے سکتی

-----

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا میری

زندگی اور میرے کمرے میں ہونا ہی سب سے بڑی خوشی ہے اس کے سوا مجھے  
--- کچھ نہیں چاہیے

اور آپ کی تیسری بات کہ آپ ایک بیٹے کی ماں ہیں

--- تو آج سے میں بھی ایک بیٹے کا باپ ہوں بہرام ہمارا بیٹا ہے

--- اور آپ کی چوتھی بات کہ میری منگیترا آپ سے زیادہ خوبصورت ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ میری منگیترا تھی۔۔۔۔ اور آپ میری بیوی اور میری  
بیوی دنیا کی سب سے حسین ترین لڑکی ہے۔۔۔۔۔

نہیں ہوں میں حسین نہیں ہوں میں اچھی بلکل بھی میں آپ کے قابل نہیں  
ہوں پلیز مجھے اس کمرے میں نہیں رہنا

آپ مجھے اور بہرام کو کوئی دوسرا کمرہ دے دیں ہم ہم آپ کو تنگ نہیں کریں  
گے آپ دوسری شادی کر لیں ملائکہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس سے خود کو چھڑا  
کر چیخی تھی مسلسل اتنا رونے کی وجہ سے اس کا گلا بیٹھ گیا تھا۔۔

وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا کتنا غبار بھرا ہوا تھا کتنا احساس کمتری کا شکار تھی وہ لڑکی۔۔۔۔۔ وہ بنا کچھ کہے کھڑا اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

دلشیر کی آنکھوں میں جذبات کی تپش جب زیادہ ہوئی تو اسے اپنے حلیے کا خیال آیا۔۔۔۔۔ سہ کب سے بنا دوپٹے کی اس کے پاس کھڑی تھی اسے ٹوٹ کر دلشیر سے شرم آئی اور وہ بھاگتے ہوئے واش روم میں گھس گئی

-- واش روم میں پہلے ہی اس کا سادہ سا سوٹ لٹکا ہوا تھا شاید ہم نے لٹکا کر گئی تھی



جب وہ باہر آئی تو دلشیر بہرام کو بازوؤں میں لٹائے خود آنکھیں بند کئے لیٹا  
تھا۔۔۔۔

وہ بیڈ کے پاس کافی دیر تک کشمکش میں مبتلا کھڑی رہی۔۔۔۔

بیڈ پر لیٹ جائیں آپ فکر مت کریں کچھ نہیں کروں گا آپ کی مرضی کے بغیر  
۔۔۔۔ لیکن اگر ایسے ہی کھڑی رہی تو میں اپنی گارنٹی نہیں دے سکتا۔۔۔۔

دلشیر کی بات پر وہ جلدی سے دوسری طرف لیٹ گئی اور اچھے سے کمفرٹر خود پر  
اوڑھ گئی۔۔۔۔ کہ۔ کہیں وہ سچ میں کچھ کرنا دیں۔۔۔۔

اور ہلکے سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا جو ابھی تک آنکھیں بند کئے لیٹا تھا۔۔۔۔  
تھوڑی دیر بعد خود بھی نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو بہرام کو اس کے سینے میں لیٹے پایا۔۔۔۔ اور دلشیر کا ایک  
ہاتھ بہرام کے اوپر تھا

اور وہ خود بہرام کی جگہ اب دلشیر کے بازو میں لیٹی تھی  
----- کافی دیر تک وہ اس منظر میں کھوئی رہی

بہرام آج پر سکون نیند سو رہا تھا ورنہ وہ رات میں بہت بار جگاتا تھا لیکن آج وہ  
نہیں جاگا۔۔۔ اسے حیرت ہوئی اپنے بیٹے کی نیند پر اور خود پر بھی کہ وہ کیسے  
نیند میں اس کے اس قدر پاس ہو گئی۔۔۔

ایسی ہی ایک خواہش اس نے کی تھی کبھی لیکن اس میں دلشیر کی جگہ عاشر تھا  
-----

اور اس خیال کے آتے ہی وہ جھٹکے سے وہاں سے اٹھی لیکن واپس لیٹنا پڑا اسے  
کیونکہ دلشیر نے اپنا بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹ دیا تھا۔۔۔

اس نے اپنی سانسیں تک روک لی۔۔۔ اور گھبرا کر اس کی طرف دیکھا جواب  
بھی آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔

چھ چھوڑیں۔۔۔۔ اس نے غرا کر کھانا جانے کیوں جو غصہ اس نے کبھی آج تک  
کسی پہ نہیں کیا وہ دلشیر پر کیوں کرنے لگی تھی۔۔۔۔

اگر ناچھوڑوں تو۔۔۔۔ اب کے اس نے آنکھیں کھول کے اپنی آنکھیں اس کی  
آنکھوں پر گاڑ دیں۔۔۔۔ لیکن ایک خوبصورت مسکراہٹ ہونٹوں پر رقصاں  
تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جوابی کاروائی کرتی بہرام کے رونے پر دلشیر کی گرفت ڈھیلی  
ہوئی اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اور بہرام کو عذہ کے حوالے کر کے خود واشروم چلا گیا تاکہ فریش ہو سکے۔۔۔۔



زریان آپ کو یقین ہے نا وہ خوش رہے گی؟ دیکھا نہیں تھا کتنا رو رہی تھی  
۔۔۔۔ مجھے تو سوچ سوچ کر دکھ ہو رہا ہے

وہ زریان کے بازو پر لیٹی اس سے عزہ کے بارے میں بات کرنے لگی۔۔۔۔  
مجھے یقین ہے یہ فیصلہ شاید میری زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ ہے جو میں نے  
۔۔۔۔ عزہ کے لیے کیا کاش عاشر کبھی ہماری زندگی میں آیا ہی نہیں ہوتا  
زریان نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔۔۔۔  
ہاں مجھے بھی دلشیر بھائی کی آنکھوں میں عزہ کے لیے محبت اور احترام ساتھ  
نظر آتا ہے۔۔۔۔ اس نے جو دیکھا بتا دیا۔۔۔۔  
ہممم۔۔۔۔  
زریان۔۔۔۔ اس نے دوبارہ پکارا شاید آج اس کا زریان کو سونے دینے کا کوئی  
ارادہ نہ تھا اور رواحہ کو بھی فائزہ بیگم اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔۔۔  
ہممم بولو۔۔۔۔  
۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے عزہ ہم سے ناراض ہو گئی ہے

وہ بہت جلد مان جائے گی تم پریشان مت ہو سو جاؤ۔۔۔ زریان اس کا سر اپنے سینے سے لگاتا اسے چپ کر وا گیا۔۔۔



وہ جو آج روحان کی وجہ سے پورے ایک سال بعد اپنے کمرے میں آگئی تھی

\_\_\_\_\_ سونے کے لئے



نہند میں کھٹ پھٹ کی آواز پر آہستہ سے آنکھیں کھولیں خود پر جھکے انسان کو  
 --- دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

وہ جو آج روحان کی وجہ سے پورے ایک سال بعد اپنے کمرے میں آگئی تھی  
----- سونے کے لئے

ننید میں کھٹ پھٹ کی آواز پر آہستہ سے آنکھیں کھولیں خود پر جھکے انسان کو  
 --- دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

اسی سے بچنے کے لیے تو وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی کیونکہ وہ ابھی اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ یہاں بھی آگیا تھا۔۔۔ اور اس کے بیڈ پر اسی ہر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ جھٹکے سے اسے دھکا دیتی خود بیڈ سے اتر کر دور کھڑی ہو گئی نا جانے آج اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی۔۔۔۔۔ نیم اندھیرے میں بھی روحان نے اس کا پنپنا بخوبی دیکھا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ک کیا کیا کر رہے ہیں آپ آپ یہاں۔۔۔۔۔ اٹکتے ہوئے اسنے پوچھا  
۔۔۔۔۔ روحان بنا کوئی جواب دیئے اسی کے بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا  
اور دلچسپی اس کو دیکھنے لگا جو پہلے سے تھوڑی بڑی بڑی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ اور پہلے سے بھی زیادہ حسین ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

جائیں یہہ یہاں سے ورنہ میں بابا کو بلالوں گی۔۔۔۔ اس کی نظروں سے تنگ ہو  
کر ہالے نے اسے دھمکی۔۔۔۔

روحان اس کی بات پر بیڈ سے اٹھا۔۔۔۔ اس نے شکر ادا کیا کہ اس کی دھمکی  
کام کر گئی۔۔۔۔ لیکن ابھی وہ ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم  
سے اپنے ہونٹوں پر اس کا حملہ ہوتا دیکھ اسکی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو  
گئی۔۔۔۔

ہالے نے اس کے سینے پر مکے مارے روحان نے اس کے دونوں ہاتھوں کی  
انگلیوں پر اپنی انگلیاں پھنسا کر اسے بنا چھوڑے لے جا کر اس کے ساتھ بیڈ پر گر  
گیا۔۔۔۔

اس کے لمس میں اتنی شدت تھی کہ اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا  
۔۔۔۔



آنسو گالوں پر بہنے لگے۔۔۔۔ اس کو روتے دیکھ روحان نے اس کے لبوں کو جان  
چھوڑی۔۔۔

روحان نے جھک کر وہ آنسو اپنے لبوں سے چنے۔۔

جائیں یہاں سے جیسے پہلے چھوڑ گئے تھے۔۔۔۔ جائیں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ  
رہیں مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ میں نفرت۔۔۔۔۔ ہالے کی بات  
کی بات پوری نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔ وہ دوبارہ اس کے ہونٹوں پر بڑے جار خانہ  
انداز میں جھکا اور اس کے لفظوں کو اپنے لبوں سے پی گیا۔۔۔

ہالے کو لگا آج وہ اپنے ہونٹوں سے اس کے جان لے کر رہے گا۔۔۔۔۔ وہ  
سینے میں سانس اٹکنے کی وجہ سے بری طرح مچلی تب روحان نے اسے آزادی  
بخشتی۔۔۔۔۔ لیکن اس کے اوپر اسے اٹھا نہیں۔۔۔۔۔ ہالے اسی کے رحم و  
کرم پر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔۔۔۔

آئینہ مجھ سے نفرت کا اظہار کرنے سے پہلے ہزار بار نہیں لاکھوں بار سوچنا  
کیونکہ تمہارے دل و دماغ اور جسم پر صرف اور صرف روحان عالم ہونا چاہیے

\_\_\_\_\_

سمجھ میں آئی بات تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں یا نہیں۔۔۔۔۔ وہ  
انگلی اس کے ماتھے پر مارے پوچھنے لگا۔۔۔

ن نہیں نہیں مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔۔ وہ اس کی ہٹ دھرمی پر اندر  
تک زخمی ہوئی جو اپنی غلطی ماننے کے بجائے اسی پر رعب جمار ہاتھا۔۔۔۔۔  
اچھا میری خرگوش تو مجھ سے دور رہ کر بہت بہادر ہو گئی اب جواب دینا بھی سیکھ  
گئی۔۔۔۔۔

---- اس کے چہرے ہر تمسخر بھری مسکراہٹ تھی

ہالے کو لگا وہ اس کا مزاق اڑا رہا ہے۔۔۔ وہ رونے لگی۔۔۔ ایک اس کا بات  
بات پہ رونا روحان کو بلکل پسند نہیں تھا۔۔۔

وہ اٹھا اور ہالے کو بھی اپنے ساتھ اٹھا کر اپنی تھائی پر بٹھالیا۔۔۔

تم جانتی ہو بہت محبت کرتا ہوں تم سے یا یہ ایک سال میں نے کیسے گزارا میں  
جانتا ہوں۔۔۔۔ پلینز خود سے دور مت کرو میری جان یہ ہجر اور برداشت  
نہیں مجھے۔۔۔۔


۔۔۔۔ اپنے آپ میں گم کر دو میں گزرے ماہ وہ سال کو بھولنا چاہتا ہوں  
وہ اسی کے بالوں میں اپنا چہرہ چھپائے شکست خوردہ لہجے میں بولا اس کے لفظوں  
میں برسوں کی تھکاوٹ تھی۔۔۔۔

ہالے کو بے ساختہ اس پر ترس آیا لیکن وہ اپنے ساتھ ہوئی بے وفائی کیسے بھلا دیتی  
کیسے بھلا دیتی کہ وہ اس کا حق اس سے پہلے ہی کسی اور کو دے چکا تھا۔۔۔۔۔

اور اب بھی وہ ایک سال سے اسی کے ساتھ رہ رہا تھا ایک بار بھی اسے منانے کی  
کوشش نہیں کی۔۔۔۔۔ یہی خیال اس کی جان نکالنے کو کافی تھا کہ اسے اسکی  
ایک بار بھی یاد نہیں آئی بلکہ آج بھی وہ اپنی بہن کی وجہ سے آیا تھا۔۔۔۔۔  
اس نے کسمسا کر خود کو روحان سے الگ کرنے کی کوشش کی۔۔۔ روحان نے اپنا  
۔۔۔۔۔ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں موجود شکوے دیکھ  
اسے خود پر غصہ آیا تھا اس معصوم کو اس نے کس قدر تکلیف دی تھی۔۔۔ وہ جو  
اسے سبق سکھانے آیا کہ اس نے اتنے دن ایک بار بھی اسے نہیں پکارا  
۔۔۔۔۔ اس کی نم آنکھوں میں اسے اپنے ارادے بہتے نظر آئے  
۔۔۔۔۔ اس نے ہالے کو کھینچ کر سینے میں بھینچ لیا  
میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔۔ اس نے ناچاہتے ہوئے بھی صفائی  
۔۔۔۔۔ دی۔۔۔

آپ نے اس سے نکاح کیا تھا اور آپ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔ روتے ہوئے اس نے شکوہ کیا۔۔۔

ہاں نکاح کیا تھا لیکن اس نے یہ سب دھوکے سے کروایا تھا۔۔۔ میں نے بعد  
میں اسے چھوڑ دیا تھا اور بخدا اس پورے سال میں میں نے اس کی شکل تک نہیں  
دیکھی نادیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ روحان اب بھی اسے سینے سے لگائے ہوئے  
تھا۔۔



ہالے کو یاد آیا سب کے سامنے اس نے زائش کو طلاق دی تھی۔۔۔۔ اور یہ بات  
اسے اندر تک پر سکون کر گئی کہ وہ اتنے مہینوں سے اس کے ساتھ نہیں تھا۔۔۔  
وہ آپ کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔۔۔۔۔۔ یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے اسے  
۔۔۔ جھجک ہوئی تھی

اس بات کا جواب میں تمہیں کل دوں گا۔۔۔۔۔ لیکن میرے دل اور زندگی  
۔۔۔۔۔ میں ہالے کے علاوہ کوئی نہیں یقین رکھو مجھ پر

روحان کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی وہ ایمان لے آئی شاید وہ خود بھی اس کی  
دوری مزید برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔ اس نے اپنے دونوں بازو اس  
کے گرد باندھ دیئے وہ اس وقت کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

تب روحان نے اسے ایسے ہی تھامے بیڈ پر لٹایا تھا اور ایک ہاتھ سے اس نے  
ہالے کے کندھے سے اس کی شرٹ نیچے کھسکائی۔۔۔۔۔ ہالے نے اس کا وہی  
ہاتھ تھام لیا اور سختی سے آنکھیں میچ نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔  
روحان نے اس کے ہاتھ میں انگلیاں پھنسا کر قابو کیا۔۔۔۔۔

اور جھک کر جا بجا اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ اور دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ میں حرکت کرنے لگا

وہ اس وقت سہی معنوں میں اسے ظالم ہی لگا

جو بنا اس کی حالت کی پرواہ کئے بس اپنی ہی منمنائیاں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے

لب کندھے سے نیچے تک کا سفر بہت بے باکی سے کرنے لگا

ہالے نے گھبرا کر اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑ لی۔۔۔۔۔

مگر وہ رفتہ رفتہ ہر حد پار کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہالے نے برداشت نہ کر پاتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن روحان  
کے لمس میں مزید شدت آگئی۔۔۔۔۔

کمر پر بندھا ہاتھ جیسے جسم میں پیوست ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی جان نکلتی جا رہی

تھی۔۔۔۔۔ آج اس کے لمس اور قربت میں جوشدت و دیوانگی

تھی۔۔۔۔۔ وہ ہالے کی گھبراہٹ بڑھا چکی تھی۔۔۔۔۔ دونوں کی معنی خیز

دھڑکنوں کے شور نے ماحول کو رومانوی بنا دیا تھا۔۔۔۔۔



تبھی گھبرا کر اس ظالم سے پناہ چاہی۔۔۔۔

رور و حان مج مجھے سانس۔۔۔۔۔ وہ اس کی بات مکمل سننے بغیر اس کے لبوں کو  
قید کر گیا۔۔۔۔۔

لیکن آج پہلی رات کی طرح اس کے لمس میں نرمی کے بجائے بہت شدت  
تھی۔۔۔ شاید گزرے ماہ و سال کا حساب تھا جو وہ اس سے لے رہا تھا۔۔۔۔۔  
آج وہ سارے لحاظ بھلائے اسے پور پور اپنی شدتوں کی بارش میں بھگونے  
لگا۔۔۔۔۔

دلشیر جب فریش ہو کر باہر آیا تب تک وہ بہرام کو چپ کر واچکی۔۔۔۔۔ وہ  
ڈریسنگ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

آج پہلی بار عزہ نے اسے غور سے دیکھا تھا وہ بے تحاشہ خوبصورت تھا بلکل یونانی  
دیوتاؤں کی طرح

سفید کاٹن کا شلوار قمیض اس کے دراز قد پر بہت بیچ رہا تھا۔۔۔۔۔ اور کہاں وہ  
ایک طلاق یافتہ ایک بچے کی ماں اس کے لیے ایک بوجھ سے زیادہ کچھ نہیں

----

----- نا جانے کیوں دلشیر سے نکاح کے بعد وہ کیوں اتنا منفی سوچنے لگی تھی  
آپ کا ہی ہوں کہے تو پاس آکر بیٹھ جاتا ہوں پھر جی بھر کر نہار لیجئے  
گا۔۔۔۔۔۔۔ عزہ کی نظریں خود پر دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی

----

عزہ جلدی سے سٹیٹا کے بہرام کو لئے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔  
اس کی جلد بازی پر وہ مسکرایا اور واش روم کے باہر سے آواز لگائی۔۔۔

بہرام کی ساری چیزیں میرے وارڈروب میں ہے وہاں لے لیجئے گا آپ دونوں  
آرام سے تیار ہو جائے میں زرا باہر جا رہا ہوں۔۔۔۔

۔۔۔ وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تاکہ وہ ایزی ہو کر تیار ہو جائے

عزہ واشروم سے بہرام کو نہلا کر ٹاول میں لپیٹ کر باہر آئی اور بڈ پر لٹا دیا اور جا کر  
۔۔۔۔ وہی وارڈروب کھولا

۔۔۔۔۔ جس میں سے صبح دلشیر نے اپنا سوٹ نکالا تھا

اس میں بہرام کے کپڑوں سمیت اس کی ضرورت ہر ہنر تھی جو نہایت ہی  
خوبصورت اور قیمتی تھے۔۔۔۔ اسے حیرات ہوئی دلشیر پر وہ کیوں اتنا مہربان ہو  
رہا تھا اسپر اور اس کی اولاد پر۔۔۔۔ ایک بار پھر اسے احساس ندامت  
ہوئی۔۔۔۔

کاش وہ بزدل ناہوتی تو آج دلشیر کی زندگی یوں برباد ناہوتی۔۔۔۔۔۔

جب وہ آدھے گھنٹے بعد واپس آیا تو بہرام نک سک سا تیار بیڈ پر لیٹا اپنے ہاتھ  
پاؤں ہلا کے کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ خود ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بالوں کو ٹاول سے صاف کر رہی  
۔۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا لیکن نا جانے وہ کن خیالوں میں تھی کہ  
اسے دلشیر کے آنے کی خبر ہی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

دلشیر نے اس کے پیٹ میں ہاتھ لپیٹ کر اسے قریب کیا اور اس کی گردن پر اپنی  
۔۔۔۔۔ توڑی رکھ رکھ آنکھیں موندے لیں

وہ جو خود پر عاشر کے کئیے گئے ظلموں کے حصار میں تھی

۔۔۔۔۔ ایک دم گھبرا کر گھومی اور اسے خود سے دور جھٹکا

۔۔۔۔۔ دور دور رہیں دور رہیں

دلشیر جو اس کے بالوں کی بھینی بھینی خوشبو کو محسوس کر رہا تھا ایک دم یو جھٹکنے پر  
--- حیرت سے عزہ کو دیکھا

جو اپنے کانوں میں ہاتھ رکھے آنکھیں میچے زمین پر کسی معصوم بچے کی طرح بیٹھے  
روتے ہوئے کچھ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

مامعاف معاف کر دیں دوبارہ ن نہیں ہو گا معاف کر دیں۔۔۔ مجھے مت  
ماریں۔۔۔ عاشرم میں مر جا جاؤں گی۔۔۔

اس کی سسکیاں آہستہ آہستہ بلند ہونے لگی۔۔۔

دلشیر اس اچانک افتاد پر حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

آہستہ آہستہ اسے سب سمجھ آتا گیا وہ اس کے قریب زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔ اور  
اسے کھینچ کر سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

وہ اس لڑکی سے عشق کرتا تھا وہ اس کی زندگی سے ان دو سالوں کو نکال تو نہیں  
سکتا تھا ہاں اس کی زندگی میں رنگ بھر کر ان دردناک پرانی یادوں کو مند مل  
ضرور کر سکتا تھا۔۔۔۔

عزہ نے خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ ایسے ہی اسے خود سے لگائے رہا  
۔۔۔۔۔ جب اس کا رونا بند ہوا تو دلشیر نے اس کا سر اپنے سینے سے نکالا  
روئی روئی جھکی آنکھیں ٹماٹر کی طرح لال گال۔ بھگے ہونٹ وہ کسی کا بھی ایمان  
ڈھمکا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ تو اس کا محرم تھا کیسے وہ خود پر ضبط کرتا۔۔۔۔  
وہ جھکا اور اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چھو لیا۔۔۔۔  
عزہ نے سختی سے سینے سے اس کی شرٹ بھینچ لی۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ وہ جو عاشق کے ڈر و خوف میں مبتلا تھی

اس کے لمس پر ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور گھبرا کر

سہارے کے لیے اس کی شرٹ تھام لی۔۔۔۔

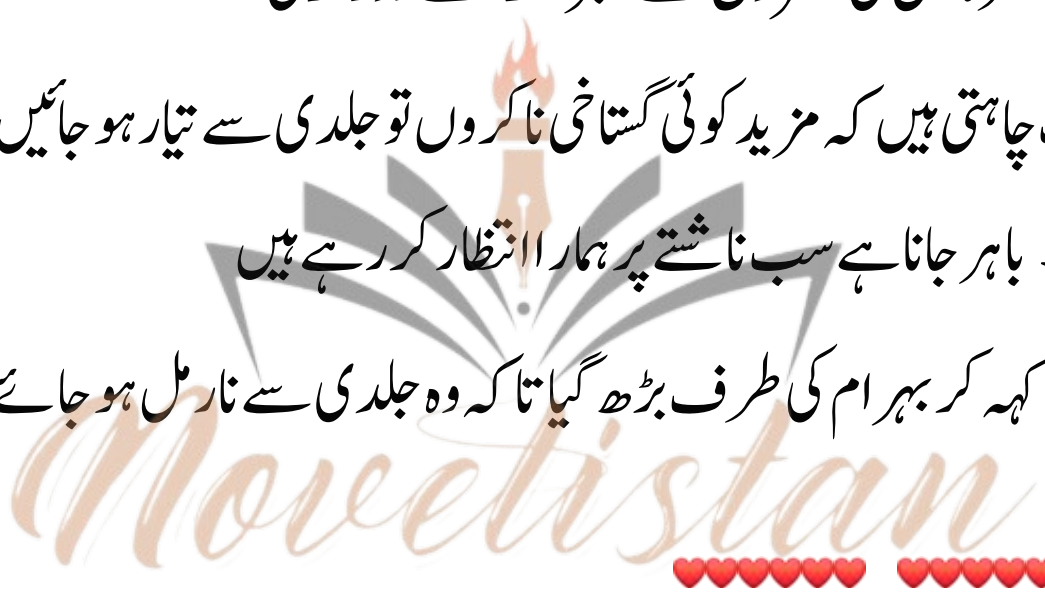
۔۔۔۔ دلشیر اسے دلچسپی سے دیکھنے لگا

۔۔۔۔ عزہ اس کی نظروں سے گھبرا کر اسے دور ہوئی

اگر آپ چاہتی ہیں کہ مزید کوئی گستاخی ناکروں تو جلدی سے تیار ہو جائیں ہمیں

۔۔۔۔ باہر جانا ہے سب ناشتے پر ہمارا انتظار کر رہے ہیں

۔۔۔ وہ کہہ کر بہرام کی طرف بڑھ گیا تا کہ وہ جلدی سے نارمل ہو جائے



ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت مسٹر خان عائرہ بیگم۔۔۔۔ ہمہ عاطف اور شاہ زرہی

۔۔ بیٹھے ہوئے تھے

۔۔۔۔ ہمہ بیٹا جا کر بھائی بھائی کو بلا کر لاؤناشتے کے لئے



جی ڈیڈ۔۔۔۔ مسٹر خان کی آواز پر وہ اٹھ کر جانے لگی۔۔۔۔

وہ دونوں ساتھ سیڑھیاں اترتے نظر آئے۔۔۔

گرے کلر کے کام دار جوڑے میں حجاب کی طرح دوپٹہ اوڑھے شرمائے  
گھبرائے روپ میں وہ دلشیر کے ساتھ چلتی کوئی معصوم پری ہی لگی۔۔۔۔  
دلشیر کے گود میں بہرام تھا جو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے سب کو دیکھ رہا تھا

ان کے پاس آنے پر عائزہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھی اور عزمہ کا ماتھا چوم لیا۔۔۔۔۔  
وہ جو گھبراہٹ کا شکار تھی ناجانے دلشیر کے گھر والوں کا رویہ اس کے ساتھ کیسا  
۔۔۔۔۔ ہو کیونکہ وہ ایک طلاق یافتہ لڑکی تھی

۔۔۔۔۔ ان کی اتنی محبت پر حیرانگی سے ان کو دیکھا

ادھر آؤ آج سے تمہاری جگہ دلشیر کے ساتھ یہاں بیٹھو۔۔۔

--- انہوں نے اسے تھام کر دلشیر کے برابر کرسی پر بٹھایا

اب کہ بہرام ہمنہ کی گود میں تھا۔۔۔۔

وہ جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ بھوک اتنی تھی کہ ناچاہتے ہوئے بھی سب کی

محبت وہ اپنائیت پر اس نے پیٹ

بھر کر ناشتہ کیا۔۔۔۔

۔۔۔۔ دن کے دس بجے روحان کی آنکھ موبائل فون پر ہوتی بیل ہر کھلی  
کمرے میں نظر دوڑائی تو وہ کہیں پر بھی نہیں تھی وہ جلدی سے اٹھا اور اپنے  
۔۔۔۔ کمرے کی طرف بڑھ گیا

آج ایک بہت اچھا کام تھا جو اسے انجام دینا تھا۔۔۔۔

الماری سے ایک سوٹ نکال کر فریش ہونے چل دیا۔۔۔۔

جلدی جلدی تیار ہو کر وہ اپنا ضروری سامان اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔  
اسلام علیکم ماما۔۔۔۔۔ سامنے بیٹھی فائزہ بیگم کو اس نے گلے لگا کر سلام کیا

-----

وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔۔ جیتے رہو خوش رہو آباد رہو اللہ تمہیں جلدی نیک اور  
صالح اولاد سے نوازے۔۔۔۔۔

ان کی دعا ہر اس نے مسکرا کر دل سے آمین کہا اور ان کو اللہ حافظ کہتا وہاں سے  
نکل گیا۔۔۔۔۔

- یہ آپ کا بیٹا گھوڑے ہر سوار کہاں گیا ہے۔۔۔۔۔ عالم صاحب دور سے ہی اسے  
دیکھ فائزہ بیگم کے پاس آ کر پوچھنے لگے۔۔۔۔۔

کہہ رہا تھا ایک بہت ضروری کام سے گیا ہے شام تک لوٹ آئے گا۔۔۔۔۔

ہاں آپ کے بیٹے اور ان کے ضروری کام ہم تو آپ کی نظر میں فارغ انسان ہیں نا  
آپ کو ہم کہا اچھے لگے گے۔۔۔۔۔ انہوں نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔۔۔۔۔  
فائزہ بیگم کی ہنسی نکل گئی۔۔۔ جو اس عمر میں بھی اپنے ہی بچوں سے جیلس  
ہو۔۔۔

کل ہالے کے پاس جانے سے پہلے ہی روحان نے سب کو حقیقت بتا کر سب سے  
معافی مانگ لی تھی۔۔۔۔۔ وہ بھی آخر کب تک ناراض رہتے۔۔۔ جو بھی غلطیاں  
اس نے کی تھاتو ان کا بیٹا ہی اور کہیں نا کہیں معاف کرنے کی سب سے بڑی وجہ  
بھی ہالے تھی وہ ہالے کو ایسے اداس زندگی گزارتے نہیں دیکھ سکتے تھے وہ چاہتے  
۔۔۔۔۔ تھے ان کے تینوں بچے ہی اپنے اپنے ہمسفر کے ساتھ ہنسی خوشی رہے  
شام چھ بجے کا وقت تھا وہ بی جان کے ساتھ باہر گارڈن میں چہل قدمی کر رہی  
۔۔۔ تھی

کچھ دنوں سے بی جان کاشوگر بڑھ گیا تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹر نے انہیں زیادہ سے زیادہ چہل قدمی کا کہا تھا۔۔۔

تمنے میرے پوتے کو معاف کر کے بہت اچھا کیا۔۔۔ بی جان نے اس کو محبت سے دیکھتے کہا

میں نہیں جانتی بی جان جو کچھ یہاں ہوا تھا وہ سچ تھا یا جھوٹ لیکن میرا دل کہتا ہے وہ ہالے کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتے۔۔۔۔

آپ ہی تو کہتی ہیں نا ایک لڑکی کاشوگر ہی اس کا محافظ ہوتا ہے۔۔۔ تو وہ کیسے میرے ساتھ کچھ غلط کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں ان کا یقین کروں وہ اب کبھی مجھے تکلیف نہیں دیں گے۔۔۔ اس لئے میں اپنے گزرے ہوئے کل کی وجہ سے آج برباد نہیں کر سکتی۔۔۔۔

وہ جتنی سمجھداری سے بولی تھی۔۔۔ بی جان تو ورطہ حیرت میں مبتلا  
ہو گئی۔۔۔ اور جب ہوش آیا بے ساختہ اس کو گلے لگا لیا یہ ان کی وہ پوتی تو لگ  
ہی نہیں رہی تھی جو ان کے لاڈلے پوتے کو سب کے سامنے شرمندہ کرتی رہتی  
تھی۔۔۔۔

ہائے میرا بچہ اتنی سمجھدار ہو گئی۔۔۔ میں تو فائزہ کو یونہی ڈانٹا کرتی تھی  
۔۔۔۔ آج تم نے مجھے دس سال اور جو ان کر دیا۔۔۔۔ بی جان خوشی سے پر  
مسرت لہجے میں بولیں تھیں۔۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ بکھر  
گئی۔۔۔۔  
ابھی وہ کچھ کہتی پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پر مڑ کر دیکھا تو روحان  
تھا۔۔۔۔ اس نے صبح سے اب دیکھا تھا اسے  
گزری رات یاد آتے ہی پلکیں لرز گئی۔۔۔

ابھی اس نے اپنی پلکیں جھکائیں ہی تھی کہ دوبارہ حیرت سے اتنی جلدی نظریں  
اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔۔

روحان کے ساتھ وہی زائش ہی تھی اور اس کی گود میں ایک چھوٹا سا بچہ بھی تھا  
۔۔۔۔

اس کی آنکھیں دیکھتے ہی دیکھتے آنسوؤں سے بھر گئی۔۔۔۔ اس لڑکی نے آکر بی  
جان کو سلام کیا جتنی بے باک وہ اس دن لگی تھی آج اتنی ہی شرمندہ نظر آرہی  
تھی شاید روحان نے اسے اپنے ساتھ سب سکھا دیا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے جو سمجھداری کی بات کر رہی تھی سب دھری کی دھری رہ  
گئی۔۔۔۔ اور اس کا دل روحان سے بدگمان ہونے لگا

اپنی محبت کے پہلو میں کسی اور کو دیکھنا کسی کے بھی بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔۔ وہ  
تو پھر اس کی کم عمری کی پکی محبت تھا۔۔۔



ابھی وہ واپس اندر چلی جاتی کہ زائش نے اسے پکار لیا۔۔۔

۔۔۔۔ کیسی ہو ہالے

ناچاہتے ہوئے بھی وہ رک گئی آنکھیں بار بار دھندلی ہو رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔ م میں ٹھیک ہوں

ارے بیٹا چلو اندر چل کر بیٹھو۔۔۔ بی جان زائش کو لئے اندر بڑھ گئی۔۔۔۔

لیکن ہالے وہی کھڑی اس کو اندر جاتے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ یہاں کیوں کھڑی

ہو۔۔۔۔۔ روحان گاڑی پارک کر کے آیا تو وہ وہی کھڑی تھی ابھی تک۔۔۔۔۔

اس نے روحان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ ان آنکھوں میں ٹوٹے مان کی کرچیاں

تھی۔۔۔۔۔ وہ تو اسے طلاق دے چکا تھا اور اس نے کل رات ہی تو کہا تھا کہ وہ

اس کے ساتھ نہیں پھر کیوں لایا تھا وہ اسے حویلی۔۔۔۔۔

روحان نے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں موجود ہر سوال  
جان چکا تھا۔۔۔۔۔ تمہیں اپنے روحان پر بھروسہ ہے نا میں سب ٹھیک کردوں  
گا۔۔۔۔۔

ہالے نے کچھ نہیں کہا بس وہ چپ چاپ کھڑی رہی۔۔۔۔۔  
روحان اسے اپنے ساتھ لگائے اندر بڑھ گیا۔۔۔۔۔

سب لاؤنج میں بیٹھے تھے زریان شام کو ہی شہر جا چکا تھا کیونکہ کل دلشیر اور عزہ کا  
ولیمہ تھا اور وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا باقی حویلی والوں نے صبح نکلتا  
تھا۔۔۔ لاؤنج میں بالکل خاموشی تھی سب زائش کے بولنے کا انتظار کر رہے  
تھے۔۔۔۔۔

بولو بیٹا ہم سن رہے ہیں آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ دادا جان نے  
زائش سے کہا۔۔۔۔

جی اس کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی وہ شرمندگی سے نظریں تک نہیں  
اٹھا پار ہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔ میں میں یونیورسٹی میں روحان کے ساتھ پڑھتی تھی

وہاں میری روحان سے دوستی ہو گئی۔۔۔۔۔

یہ بات میری مام کو پتہ تھی۔ انہوں نے مجھے روحان کو اپنے پیار میں پھنسانے کا  
کہا کیونکہ وہ ہم سے بہت زیادہ امیر تھا۔۔۔۔۔  
یہ الفاظ ادا کرتے اس نے شرمندگی سے سب کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

لیکن میں اپنے ہی ایک کلاس فیلو سے محبت کرنے لگی تھی وہ بھی میرے ساتھ  
بہت سنسنیر تھا لیکن وہ بہت غریب تھا وہ اسکا لرشپ بیس پر وہاں تعلیم حاصل کر  
رہا تھا۔۔۔

جب مام کو یہ بات پتہ چلی تو اُنہوں نے بہت ٹارچر کیا مجھ پر وہ کسی سورت نہیں  
چاہتی تھی کہ میں فیضان سے شادی کروں۔۔۔ پھر میں ان کے کہے کہ مطابق  
روحان

۔۔۔ کو پھنسانے کی کوشش کرنے لگی  
۔۔۔ میں روحان کے سامنے بالکل روحان کی مطابق چلنے لگی۔۔۔ اور ہر چیز اس  
کی مرضی سے کرنے لگی وہ بھی یہ سب نوٹ کرنے لگا۔۔۔ ایک دن میں نے  
اسے مام کے کہنے پر پریپوز کر دیا۔۔۔

اور اس نے میرا پرپوزل ایکسپٹ بھی کر لیا۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس نے ایک  
۔۔۔ نظر ہالے کو دیکھا جو روحان کے ساتھ نظریں نیچے کئے بیٹھی تھی  
کیونکہ اس وقت روحان کا نکاح ہالے سے نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس دوران میرا فیضان سے ریلیشن ویسا ہی تھا۔۔۔۔ میں نے فیضان کو تب بھی  
۔۔۔۔ نہیں چھوڑا تھا

آہستہ آہستہ روحان مجھے اگنور کرنے لگا۔۔۔۔ پہلے تو میں نے محسوس نہیں کیا  
لیکن ایک دن مجھے اپنی پریگننسی کا پتہ چلا میں فیضان کے بچے کی ماں بننے والی تھی  
یہ بات مام کو بھی پتہ چل گئی۔۔۔۔۔ لیکن مام تب بھی میری شادی فیضان سے  
۔۔۔۔۔ کروانے کو تیار نہیں تھی

ان کا کہنا تھا اگر میں نے ان کی بات نہیں مانی تو وہ میرا بارش کر وادیں گی  
--- فیضان سے بھی میرا رابطہ نہیں ہو پار رہا تھا اور میں اپنا بچہ نہیں کھونا چاہتی  
تھی ---

پھر انہوں نے روحان کو بلا کر جھوٹ موٹ کی کہانی سنائی اور میں نے خود کشی کی  
دھمکی دے کر اسے اتنا مجبور کر دیا کہ اسے سوچنے کا موقع ہی نہیں ملا اور مجھ سے  
---- نکاح کرنا پڑا

پھر میں نے مام کے کہنے پر اسے بے ہوشی کی دوائی دی کہ اسے صبح کچھ بھی یاد نہ  
رہے اور میں اپنے بچے کو اس کا نام دے سکوں  
لیکن صبح اٹھتے ہی روحان کو اس بات کا علم ہو گیا کہ میں نے اسے بے ہوشی کی  
---- دوائی دی تھی --- اس نے مجھے طلاق دے دی

مام مجھے وہاں سے لے کر چلی گئی۔۔۔ لیکن جب ان کو پتہ چلا کہ روحان کی شادی ہے تو انہوں نے مجھے ایک نئے مقصد سے یہاں بھیجا تا کہ میں روحان کو برباد کر سکوں۔۔۔۔

لیکن میں خود کٹ پتلی کی طرح استعمال ہوتے ہوتے تنگ آ گئی تھی۔۔۔۔ جب روحان مجھے یہاں سے لے کر گیا تو سیدھا فیضان کے گھر لے کر گیا تھا جو برابر والے گاؤں میں ہی رہتا ہے۔۔۔۔۔ روحان میرے بارے میں سب پتہ کر چکا تھا اس لیے اسے فیضان کا بھی پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔

پھر میں نے سارا سچ ان کے سامنے رکھ دیا میری اتنی غلطی اور گناہ کے بعد بھی فیضان نے مجھے دھتکارا نہیں اور مجھ سے نکاح کر لیا۔۔۔۔

پھر میں نے مام سے اپنا ہر رشتہ ختم کر دیا۔۔۔۔ اور آج میں اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔۔۔ اپنے گھر میں بہت خوش ہوں صرف اور صرف روحان کی وجہ سے



میں آپ سب سے معافی مانگتی ہوں جو کچھ بھی میں نے کیا ان سب کے لیے مجھے  
معاف کر دیں وہ روتے ہوئے سب سے معافی مانگنے لگی۔۔۔۔

فائزہ بیگم نے آگے بڑھتے دل بڑا کر کے اسے معاف کر دیا۔۔۔ اب جب سب  
صحیح ہو رہا تھا تو وہ لوگ کیوں پرانی باتیں دل میں رکھتے۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کو لے کر ہالے کے پاس آئی۔۔۔ میں سب سے زیادہ گنہگار تمہاری  
ہوں پلیز مجھے معاف کر دو کہ میرے اندر سے یہ پچھتاوا تھوڑا کم ہو جائے  
۔۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ میری جوانی کے کئے گناہ میرے بچے کے سامنے آئے  
پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ وہ ہاتھ جوڑے ہالے سے بولی تو۔۔۔ وہ نرم دل لڑکی  
کب تک اپنا دل سخت کر سکتی تھی۔۔۔۔ اسے سینے سے لگا کر معاف  
کر دیا۔۔۔۔

۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد فیضان آکر اسے لے گیا تھا

--- آج سب کے دل صاف ہو گئے تھے

دادا جان نے ایک گہری سانس لی اور اللہ سے اپنے بچوں کی خوشیاں قائم رکھنے  
کے دعا کی۔۔۔



آج ان کا ولیمہ تھا شہر کے سب سے بڑے بینکوائٹ میں سارا انتظام کیا گیا  
تھا۔۔۔۔۔ حویلی کا ہر فرد یہاں موجود تھا وہ آنکھوں میں شکوہ لئے سب سے ملی  
۔۔۔۔۔ لیکن زبانی شکوہ کرنے کی ہمت اس میں اب بھی نہیں تھی  
کل رات دلشیر اس کے سونے کے بعد آیا تھا اور اس کے سونے کے بعد اٹھ کر  
چلا گیا تھا شاید ولیمہ کی تیاری میں بزی تھا  
سلور گرے میکسی میں بھاری زیورات پہنے وہ دلشیر کے ساتھ کھڑی بہت حسین  
۔۔۔ لگ رہی تھی

دلشیر اور بہرام نے بھی اسی کے ڈریس کے ساتھ میچنگ میں تھری پیس سوٹ  
---- پہنا تھا

عائزہ بیگم اور مسٹر خان نے ان سب کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا  
---- سب زریان کے اس فیصلے سے مطمئن تھے

دلشیر کی آنکھوں میں موجود عذہ کے لیے محبت اور عزت دیکھ سب کا دل  
خوشیوں سے بھر گیا تھا۔----

انہیں امید تھی محبت سے گوندھی ان کی عذہ بھی بہت جلد اس کو دل سے قبول  
کر لیں گی۔----

بلیک ساڑھی میں بلیک ہی ہیل پہنے خوبصورتی سے کئیے میک اپ میں ایک ادا  
---- سے اس کی طرف اتی وہ ملائکہ ہی تھی

وہ جو اطمینان سے دلشیر کے ساتھ بیٹھی تھی ملائکہ کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ  
گھبرا گئی۔۔۔۔ اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے۔۔۔۔۔ چہرے پر خوف واضح تھا  
۔۔۔۔ وہ ایک طلاق سے ہی تو ڈرتی تھی اگر اس نے بھری محفل میں ملائکہ کی  
وجہ سے اسے چھوڑ دیا تو۔۔۔۔ اس سوچ سے آگے وہ سوچ ہی نہیں پار ہی  
تھی۔۔۔

وہ آکر سیدھے دلشیر سے ملی۔۔۔ کانگریجیشنز۔۔۔۔ دلشیر اس نے مسکراتے  
ہوئے دلشیر سے ہاتھ ملایا۔۔۔۔

تھینک یو ملائکہ میٹ مائی وائف عزہ دلشیر خان۔۔۔۔۔ اس نے عزہ کے گرد بازو  
۔۔۔۔۔ پھیلا کر ملائکہ سے اس کا تعارف کروایا

وہ جو گھبراہٹ کا شکار تھی اس کے اتنی اپنائیت پر اس شخص کو دیکھتی رہ گئی  
۔۔۔۔ کیا تھا وہ شخص۔۔۔

--- ملائکہ مسکرا کر عذہ سے بھی ملی اور بہرام کو بھی پیارا کیا

آخر اللہ نے تمہیں اپنی محبت سے ملوادیا۔۔۔۔ تم تینوں ساتھ میں واقع مکمل لگ رہے ہو اس نے جاتے ہوئے ان کی تعریف کی۔۔۔ عذہ اس کی بات پر حیران رہ گئی وہ کس محبت کی بات کر رہی تھی۔۔۔۔ پہلی بار اس رشتے کے حوالے سے لوگوں کے سامنے وہ گڑبڑائی تھی اور دلشیر سے اس کی یہ حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی دل کر رہا تھا بس اس کے گال چوم لے۔۔۔۔ لیکن ہائے رے۔۔۔۔ قسمت۔۔۔۔ صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گیا۔۔۔۔۔

اس کے بعد فوٹو سیشن کھانا سب سے فارغ ہو کر لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے۔۔۔۔ بس اب فیملی کے لوگ ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

بیٹا یہ تمہارے لیے ہے ہماری طرف سے ایک چھوٹا سا تحفہ۔


دادا جان نے ایک فائل دلشیر کی طرف بڑھاتے کہا۔۔۔ تو اس نے وہ فائل تھام لی۔۔۔۔

عزہ کا دل بہت پیچھے چلا گیا۔۔۔۔۔ عاشر نے اس کے باپ کا دیا ہوا سب کھانے کے بعد بھی اسے عزت اور سکون کی نیند نصیب نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

دلشیر نے وہ گانگ کھول کر دیکھی۔۔۔۔ اور مسکرا کر داد ا جان کو واپس لوٹا  
دی۔۔۔۔ معزرت کے ساتھ داد ا جان لیکن میں آپ سے یہ نہیں لے سکتا  
آپ کی دعاؤں کے سوا

--- ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں اور رہی بات تحفے کی  
دود و قیمتی تحفے آپ لوگ پہلے ہی مجھے دے چکے ہیں اس کے علاوہ میرے  
----- نزدیک کسی تحفے کی کوئی اہمیت نہیں

جس خوبصورت انداز میں اس نے داد ا جان سے معذرت کی تھی سب کو زریان  
کے فیصلے فخر ہوا تھا۔۔۔۔۔ عزہ کے دل میں اس کے لیے عزت کئی گنا بڑھ گئی  
تھی۔۔۔۔۔

پہلی بار اس نے مسکراتے دلشیر کی طرف دیکھا تھا اور جب دلشیر کو خود کی طرف دیکھتے یا یا تو گڑبڑا کر چہرہ پھیر لیا۔۔۔۔۔

لیکن داد ادا جان جاتے ہوئے زبردستی وہ فائل عذہ کو پکڑا گئے تھے۔۔۔۔۔ وہ بیٹیوں کی حق تلفی کرنے کے حق میں بالکل نہیں تھے۔۔۔۔۔

سب لوگ واپس زریان کے بنگلے میں لوٹ گئے تھے لیکن آنا عزہ کے ساتھ دلشیر کے مینشن گئی تھی تاکہ اسے اپنے طور پر کچھ سمجھا سکے۔۔۔۔۔ ایک گھنٹے بعد۔۔۔۔۔ ویسے بھی زریان نے اسے لے جانا تھا



لیکن آج فائزہ بیگم بہرام کو لے گئی تھی کیونکہ وہ ان کی عادی ہو گئی تھی اس لیے  
آج وہ ان کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی کل تو ویسے بھی ان سب نے حویلی چلے جانا  
تھا۔۔۔۔



مجھ سے کیوں ناراض ہو عزیز یار اس میں میرا کیا قصور ہے۔۔۔۔ آنانے اسے  
خاموش دیکھ کر پوچھا۔۔۔

میں بھلا کیسے ناراض ہو سکتی ہوں آپ سے؟ اس کا لہجہ ہر تاثر سے پاک تھا۔۔۔  
تم مجھے بتاؤ دلشیر بھائی تمہارے ساتھ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔۔ اس نے عذہ کے  
چہرے پر نظریں جمائے پوچھا۔۔۔

وہ میرے ساتھ اچھے ہیں لیکن میں ان کے قابل نہیں ہوں کاش آپ لوگ یہ  
بات سمجھ جاتے۔۔۔ میں ایک طلاق یافتہ لڑکی ہوں معاشرے میں ایک طلاق

یافتہ لڑکی کو کس نظر سے دیکھا جاتا ہے یہ بات آپ لوگ کیوں بھول گئے۔۔۔ میرا ایک بیٹا بھی ہے کیا کسی اور کی اولاد کو اپنا اتنا آسان ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور کہاں وہ نیک صورت کے ساتھ ساتھ نیک سیرت بھی تعلیم یافتہ اور سیٹل انسان ہیں کیا وہ مجھ جیسی استعمال شدہ لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں کیا ان کو لڑکیوں کی کمی ہے نہیں بھابھی آپ نے میری زندگی بنانے کے چکر میں ان کی زندگی برباد کر دیا اور اس بات کی ندامت مجھے کبھی ان کے سامنے سر نہیں اٹھانے دے گی۔۔۔۔۔

یقین کریں اگر ان کی جگہ آپ لوگ میری شادی کسی ڈرائیور کے بیٹے سے بھی کروادیتے میں خوشی خوشی نبھالیتی لیکن آپ سب نے مجھے اس انسان کے سامنے نظر اٹھا کر جینے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔ آپ جانتی ہیں ان تین دنوں میں ان کا رویہ بہرام کے ساتھ دیکھ میرا دل خون کے آنسوں رویا ہے

----- کیونکہ یہ سارے خواب تو میں نے عاشر کو لے کر دیکھے تھے کہ

میرے بیٹے کو اپنے باپ کا پیار ایسے ہی ملے۔۔۔۔۔

لیکن جو پیار عاشر اسے نہیں دے سکا وہ سب دلشیر دے رہا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اور میں ان کی اور مقروض ہوتی جا رہی ہوں

وہ جب بولی تو اپنا دل کھول کر روتے ہوئے آنا کے سامنے رکھ دیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اس کی ہر بات کافی لے کر آتی ہمنہ نے بخوبی سنی تھی

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے میرے بھائی نے تم پر احسان کیا ہے؟؟؟؟

وہ کمرے میں آتے ہوئے بولیں اس کی آواز پر آنا نے گھبرا کر دیکھا کہ کہیں ان

کو عذہ کی باتیں بری نا لگی ہوں۔۔۔۔۔

وہ آنا کو کافی دیتے ہوئے ان دونوں کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

بتاؤ عزہ اب کے وہ براہ راست عزہ سے مخاطب ہوئی تو وہ گھبرا گئی۔۔۔۔۔ ہاں  
جب وہ دیار غیر میں تھی ایک ہمنہ اور اس کی ساس ہی تو تھی جن سے وہ اپنا دکھ  
بانٹ لیتی تھی اور وہ بھی اسکا بہت خیال رکھتے تھے لیکن یہاں معاملہ کچھ اور تھا

جانتی ہو تم میرے بھائی کے دل تک رسائی کرنے والی پہلی لڑکی ہو۔۔۔۔۔ یہ  
شادی ان کی منشاء پر ہوا ہے کوئی زبردستی نہیں اور ان کی محبت کو احسان کا نام  
مت دو۔۔۔۔۔ راتوں کو تہجد میں روتے دیکھا ہم نے انہیں تمہاری خوشی کے  
لیے۔۔۔۔۔  
بہت عرصے بعد انہیں خوشیاں ملی ہیں تم یہ خوشیاں ان کے ساتھ مل کر

جیو۔۔۔۔۔

اپنی پچھلی محرومیوں کی سزا اس نئے رشتے کو مت دینا ورنہ تم دونوں بکھر  
جاؤ گے۔۔۔۔۔

میں تمہیں ایک نند کی طرح نہیں بڑی بہن کی طرح یہی کہوں گی۔۔۔ کہ سمیٹ  
لو انہیں بہت لمبا سفر کر کے تم تک آئے ہیں۔۔۔۔۔ انہیں خود سے دور مت کرنا

۔۔۔۔۔

وہ کس محبت کی بات کر رہی تھی جو اسے نہیں پتہ۔۔۔۔۔

وہ خاموشی و حیرانگی سے ان کو دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

عز و یار ہم سب تمہارے لیے بہت خوش ہیں تو تم کیوں خود کیلئے گنجائش نہیں  
نکال رہی۔۔۔۔۔ آنانے بے بسی سے کہا۔۔۔۔۔

اپنے اندر سے ختم کر دوں یہ احساس کمتری تم میں کس چیز کی کمی ہے بتاؤ  
خوبصورت ہو پڑھی لکھی ہو تم دلشیر بھائی کے ساتھ بالکل مکمل لگتی ہو  
یار۔۔۔۔ ہم نے بھی اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

لیکن آپ۔۔۔۔ میں طلاق یافتہ ہوں وہ مجھ جیسی لڑکی سے محبت کیسے کر سکتے ہیں  
۔۔۔۔ اس کی سوئی ابھی تک وہی اٹکے دیکھ ہم نے اور آنا کو غصہ آگیا۔۔۔۔ گھور  
۔۔۔۔ کر اسے دیکھا

سب چھوڑو بس یہ بتاؤ ابھی تمہارا دلشیر بھائی سے کیا رشتہ ہے۔۔۔۔ سوال  
پوچھنے والی آنا تھی۔۔۔۔  
وہ میرے شوہر ہیں۔۔۔۔ اس نے جھجک کر جواب دیا۔۔۔۔

تو قانونی و شرعی طور پر وہ تم پر پورا حق رکھتے ہیں تمہارا دل اس رشتے کو مانیں یا نا  
مانیں جو بھی ہو لیکن وہ تم سے کسی بھی وقت اپنا حق وصول کر سکتے ہیں اور تم انہیں

اس بات کے لیے کبھی نہیں روک سکتی ورنہ تم شوہر کے ساتھ اللہ کی نظروں  
--- میں بھی گر جاؤ گی

باقی سب قسمت پر چھوڑ دو یہ بات تو تم بھی مانتی ہو کہ وہ عاشر کی طرح بالکل نہیں  
تو بس تم خود کو ایک بار پھر اللہ کے سپرد کر دو سب اچھا ہو گا۔۔۔۔

آنانے جس طرح کھلے لفظوں میں بات کی تھی وہ سٹپٹا کر نظریں جھکا گئی۔۔۔۔  
آنا جانتی تھی ایک بار اس نے دلشیر کی خواہش کا احترام کیا تو وہ خود اسے خود سے  
محبت کرنے پر مجبور کر دے گا۔۔۔۔

ہمنہ کو بھی آنا کی بات صحیح لگی تھی۔۔۔۔  
تھوڑی دیر بعد ہی عزہ اور ہمنہ چلی گئی تھی۔۔۔۔ وہ کمرے میں اکیلی رہ گئی  
--- سوچ سوچ کر ہی اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔



جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا وہ بے چینی سے کمرے میں چکر لگاتی نظر آئی  
چہرے پر چہرے پر پریشانی واضح تھی۔۔۔۔

وہ اس کے پاس آیا۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں کوئی پریشانی ہے کیا۔۔۔ اس نے تفکر  
سے پوچھا۔۔۔۔

اس کی آواز سن کر وہ مزید گھبرا گئی اور اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ ابھی تک سلور گرے پینٹ اور شرٹ میں ہی تھا لیکن کوٹ شاید وہ باہر اتار کر  
آیا تھا۔۔۔۔ وہ اس لمحے اسے بے انتہا ڈیٹنگ اور پرکشش لگا۔۔۔۔ اس کی  
نظریں خود پر محسوس کر کے دلشیر کے لب مسکرائے۔۔۔۔  
اس کی مسکراہٹ پر عزم ہوش میں آئی اور شرمندگی سے دل کو ڈپٹا جو بے قابو سا  
ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

ایک عجیب سا احساس جاگا تھا دل میں جو اس نے کبھی عاشر کے لیے بھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔۔ وہ وہاں سے مڑ کر جانے لگی۔۔۔ کہ دلشیر نے اس بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا کہ وہ اس کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔

اس اچانک افتاد پر عزہ نے سہارے کے لیے اس کی شرٹ دبوچ لی۔۔۔۔ اس نے ایک نظر اس کے نازک سراپے پر ڈالی جو اس کی اتنی سی قربت سے ہی گھبرا چکی تھی۔۔۔۔

آپ نے چیخ کیوں نہیں کیا۔۔۔۔۔ دلشیر نے اس کے چہرے کو انگلی سے چھوتے پوچھا۔۔۔۔۔ وہ آپ آپ نے کہا چیخ نہیں کرنا۔۔۔۔۔ گھبراہٹ سے اس کی الفاظ نکلنے سے۔۔۔۔ انکاری ہوئے

ہممم مطلب میری بہن بہت سمجھدار ہو گئی ہے۔۔۔۔ اس نے خمار آلود لہجے میں  
۔۔۔۔ کہا اور جھک کر اس کے گال پر لب رکھے

عزہ گھبرا کر اس سے دو قدم دور ہوئی اور سختی سے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔

دلشیر نے درمیانی فاصلہ عبور کرتے اسے دھکیل کر بیڈ پر گرایا وہ سٹپٹا گئی اور  
جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اور گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اپنی لئے شرم و حیا کے رنگ دیکھ دلشیر سے مزید ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔۔۔۔ وہ  
ایک گھٹنا فولڈ کئے اس پر جھکا

اور اس کے کانوں کی لو کو چوم لیا۔۔۔۔

عزہ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا جہاں دل اتنی تیزی سے دھڑکنے لگا تھا جیسے کسی  
بھی وقت نکل کر باہر آجائے گا۔۔۔۔

آج کی رات کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آپ کو چیلنج کرواؤں۔۔۔۔۔  
وہ اس کے کان کے قریب بھاری سرگوشی کر گیا۔۔۔۔۔ عزہ نے گھبرا کر پھٹی  
پھٹی آنکھوں سے دلشیر کو دیکھا۔۔۔۔۔ اسے اس قدر بے باکی کی امید نہیں تھی  
دلشیر سے اور اس کی بے یقینی دیکھ اس کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔۔۔۔۔  
وہ جھک کر ان آنکھوں پر باری باری لب رکھ گیا۔۔۔۔۔  
!۔۔۔۔۔ یہ سب عزہ کے لیے نیا تھا  
بولو۔۔۔۔۔ وہ خمار آلود لہجے میں اس سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔  
مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔ مجھے مجھے خود چیلنج کرنا  
ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ وہ حلق تر کرتی جلدی سے بولی مبادی وہ واقع اسے چیلنج نا کروادے

جائیں چینج کر کے آئیں وہ اس پر سے اٹھا اور خود ڈرینگ روم میں گھس گیا تاکہ  
--- وہ ایزی ہو جائے

وہ کمرے میں لیٹ بھی اسی وجہ سے آیا تھا تاکہ وہ سو جائے اسے جاگتے دیکھ اسے  
خود پر ضبط کرنا مشکل ہو جاتا تھا بار بار دل کرتا تھا ایک بار اسے چھو کر دیکھ لے  
لیکن وہ اس کی مرضی کے بغیر ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈرتی ہوئی واش روم چلی آئی اسے لگ رہا تھا کہ دلشیر اس سے ناراض ہو کر گیا تھا  
---

اس نے آج دلشیر کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھی تھی اور اس کا دل خود  
سے باغی ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔ ایسے میں دلشیر کو ناراض کرنا اسے اچھا نہیں لگ  
رہا تھا۔۔۔

اس کی زندگی میں تین مرد آئے تھے۔۔۔۔۔

ایک وہ جس نے دشمنی کے لیے اسے بدنام کر دیا تھا۔۔۔۔

دوسرا وہ جو اس کا شوہر تو بننا تھا لیکن اس کی نسوانیت اور دل و دماغ پر درندگی کی  
ایسی چھاپ چھوڑ دی تھی جو آج تک وہ بھلا نہیں پائی تھی۔۔۔۔

تیسرا شخص دلشیر جس نے اس کی ادھورہ ذات کو نا صرف اپنا بلکہ اس کی اولاد کو  
سگے باپ کی طرح معاشرے کے سامنے اپنایا تھا۔۔۔۔

اور کہا جاتا ہے ایک عورت کے دل کے بہت قریب ہوتا ہے وہ شخص جو اس کی  
۔۔۔۔ اولاد سے محبت کرے

اس لیے اس نے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑنے کا سوچ لیا تھا۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی دل کو بہت مضبوط کر کے ہمنہ کی دی ہوئی ریڈ کلر کی نائٹی  
پہن گئی۔۔۔۔ جو تھی تو سلک کی اندروالی بالکل شارٹ گھٹنوں تک تھی جسے

ڈوری کندھوں سے باندھ رکھا تھا جس میں اس کا خوبصورت سراپا نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ شرم سے وہ لال ہو گئی۔۔۔۔۔

لیکن اس کے اوپر کے گاؤن سے پورا جسم چپ گیا تھا کوئی بے ہودگی نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ گھبراتے ہوئی باہر آگئی وہ سامنے ہی سیاہ ٹراؤزر اور بلیوٹی شرٹ پہنے صوفے پر بیٹھا کسی سے کال پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے واش روم سے نکلتے دیکھ وہ اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔ لال رنگ میں وہ گلاب بھی طرح کھل رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کی نظروں سے گھبرا کر جلدی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ ابھی وہ خود پر کمفرٹر اوڑھتی کہ دلشیر کو اپنی طرف آتا دیکھ اس کے ہاتھ سے کمفرٹر چھوٹ کر گر۔۔۔۔۔



وہ اگر سیدھا اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔۔۔ عزہ نے اپنا حلق تر کیا لیکن  
۔۔ پھر بھی اسے خود سے دور نہیں کیا

یوں مت کریں جاناں میرا دل۔۔ بہک رہا ہے وہ اپنی شہادت کی انگلی اس کے  
گلے میں پھیرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

عز کی پیشانی نم ہوئی اس نے گھبرائی نظروں سے اس کی خمار آلود آنکھوں میں  
دیکھتے اپنے سوکھے لبوں کو تر کیا اور یہی دلشیر کا ضبط جواب دے گیا  
اور اسکے سر پر ہاتھ رکھ خود پر جھکائے اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لے  
گیا۔۔۔۔۔

عزہ۔ کو لگا بس وہ کسی بھی وقت دنیا سے کوچ کر جائے گی۔۔۔۔۔ اگر اس کے  
لمس میں سختی نہیں تھی تو بے قراری بے انتہا تھی جو عزہ کے لیے برداشت کرنا  
بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے لگتا تھا کبھی بھی سسرال والے بہو کو بیٹی نہیں سمجھ سکتے لیکن جب میری  
آپ سے شادی ہوئی نا جب میں حویلی آئی تب پتہ چلا کہ سارے سسرال والے  
ایک جیسے نہیں ہوتے مام نے مجھے بھی اتنا ہی پیار دیا جتنا وہ عزہ اور ہالے کو دیتی  
ہیں۔۔۔۔۔ بی جان بابا دادا جان سب نے مجھے کبھی بہو کی طرح ٹریٹ نہیں  
کیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ مجھے کبھی محسوس ہی نہیں ہوا کہ میں اس گھر کی بہو ہوں  
اور اتنے دکھوں کے بعد اللہ نے عزہ کو بھی ویسا ہی سسرال دیا جیسا مجھے ملا اس کی  
۔۔۔۔۔ نند اس کے ساتھ ایسے پیار سے پیش آرہی تھی جیسے سگی بہن ہو  
میرا دل سکون سے بھر گیا۔۔۔۔۔ زریان گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب وہ اس کا  
۔۔۔ بازو تھامے محبت سے بولی

زریان نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔۔۔ اور ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔

اچانک اس کی گاڑی کے سامنے ایک شخص آگیا اس نے جلدی بریک لگائی آنا  
نے دیش بورڈ پر ہاتھ رکھ کے خود کو گرنے سے بچایا۔۔۔

وہ جو کوئی بھی تھا وہ گر چکا تھا۔۔۔ زیریاں گاڑی سے اترنے لگا۔۔۔

نن نہیں زریان کوئی چور ڈاکو ہو سکتا ہے پلیر باہر مت جائیں۔۔۔ آنا نے اس کو روکنے کی کوشش کی۔۔۔ وہ خوفزدہ ہو چکی تھی کیونکہ آس پاس بالکل اندھیرا تھا شارٹ کٹ کے چکر میں زریان نے دوسرا راستہ چنا تھا جہاں بہت کم گاڑیاں گزرتی تھی۔۔۔

میری جان کچھ نہیں ہو گا اور کچھ بھی ہو جائے تم باہر مت نکلنا اوکے میں بس دیکھ کر آرہا ہوں کوئی ضرور تمند بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ سیٹ کے نیچے سے گن نکالتا اپنی پینٹ میں اڑھستا باہر نکل گیا۔۔۔ آنا بس بے بسی سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

زریان جب باہر نکلا تو ایک شخص ملگجے سے حلیے میں زمین پر پڑا تھا۔۔۔۔  
وہ موبائل ٹارچ جلاتا اس تک پہنچا۔۔۔۔ اور جو چہرہ اسے نظر آیا  
اسے لگاساتوں آسمان ایک ساتھ اس پر گرے ہوں۔۔۔۔



بس بس کریں مجھے سانس۔ نہیں آرہا۔۔۔ وہ بہت مشکل سے اس سے خود کو  
چھڑا کر بیڈ سے ٹیک لگا کر لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔  
دلشیر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا اور غور سے اسکے چہرے پر بے زاری ڈھونڈنے  
لگا۔۔۔۔۔  
لیکن شرم و حیا کے علاو کوئی دوسرا رنگ اسے ڈھونڈ کر بھی نہیں ملا اور آج اس کا  
رویہ اسے بہت کچھ سمجھا رہا تھا شاید ہونا ہو آنا اسے سمجھا کر گئی تھی جس کا اثر تھا  
یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ پر سکون ہو کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

کی کیا دیکھ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔ عزم نے کہتے ہی اپنے دونوں ہاتھ اس کی  
آنکھوں پر رکھ دیئے یہ ایک بے اختیاری میں کیا گیا عمل تھا اس سے پہلے کہ وہ  
ہاتھ ہٹاتی۔۔۔۔۔

دلشیر نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اس کی گلابی ہتھیلیوں پر اپنے سلگتے لب  
رکھے تھے۔۔۔۔۔

اور ہاتھ آگے بڑھا کر سائیڈ لیمپ آف کر دیا۔۔۔۔۔  
اب کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔۔۔۔۔ لیکن عزم کو اس کی بے باک نظریں اپنے  
جسم کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ وہ خود میں سمٹ گئی۔۔۔۔۔  
دلشیر اٹھا اور اپنی ٹی شرٹ اتار کر نیچے پھینک دی۔۔۔۔۔ عزم اس کی حرکت پر  
شرم سے دوسری جانب چہرہ موڑتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتی نظریں چرا  
گئی۔۔۔۔۔۔۔ اس کا دل کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

دلشیر تھوڑا دور ہوا اور سائیڈ ڈرار سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا۔۔۔۔۔ اور اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔۔۔

عزہ نے اس کے شرٹ لیس کسرتی چٹانی سینے سے بری طرح نگاہیں چرائیں تھی۔۔۔ جو دلشیر نے مسکرا کر نوٹ کیا۔۔۔

میری جان آپ کا ہی ہوں دل کھول کر دیکھیں۔۔۔۔۔ وہ اسکا چہرہ توڑی سے تھامے اپنی طرف کرتا۔۔۔۔۔ جھک کر عزہ کی کی جھکی پلکوں پر دھیرے سے لب رکھتا وہ اسے کانپنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

دلشیر کی پر تپش انگلیاں اسے اپنے گلے پر رینگتی محسوس ہوئی تو عزہ نے نے سختی سے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔

عزہ نے اپنے گلے میں چھو کر دیکھا تو وہ بہت پیارا سا پینڈنٹ تھا جس پر چھوٹے چھوٹے سے لیٹر میں

--- لکھا ہوا تھا وہ بہت خوبصورت تھا

اور عزہ کو نرمی سے بیڈ پر لٹاتے خود اس پر جھک آیا۔۔۔۔۔

ش شیر۔ عزہ نے پیچھے کھسکنے کی کوشش کی لیکن پیچھے بیڈ کراؤن ہونے کی وجہ " سے کوشش ناکام ہو۔۔۔۔۔

عزہ کے لبوں سے اپنا نام اسے اتنا پیار لگا کہ وہ بے خود ہو کر اس کے لبوں پر جھکا  
۔۔۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔ اور قطرہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسوں میں اندھیلنے لگا

اس کے ہاتھ عزہ کی کمر پر گردش کرنے لگے۔۔۔۔۔ جب اسے لگا وہ سانس نہیں

لے پائے گی اس کے ہونٹوں کو آزاد کر کے وہ اس کی گردن پر جھکا اور اس کی

نائٹی کی ڈوری کھول دی۔۔۔۔۔ عزہ نے گھبرا کر اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔

دلشیر نے بھی مخمور نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔



اجازت ہے؟؟؟.... دلشیر کے اجازت مانگنے پر اس کی آنکھوں میں موٹے  
موٹے آنسو آگئے۔۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے، عزہ کی بات پر اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔  
کس سے۔۔۔۔۔

آپ سے۔۔۔۔۔ روتے روتے اسنے بتایا۔۔۔۔۔ دلشیر نے ایک گہری سانس لی وہ "  
جانتا تھا اس نے بہت کچھ سہا ہے اسے اتنی جلدی یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا  
۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے اس کے پاس سے اٹھنے لگا۔۔۔۔۔  
پلیز مت جائیں م میں پچھلا سب بھولنا چاہتی ہوں مت جائیں۔۔۔۔۔ عزہ نے  
بے بسی سے اس کا بازو تھام لیا۔۔۔۔۔

میں اپنی محبت کو کبھی تکلیف۔ نہیں دوں گا میں کبھی ان آنکھوں میں آنسوں "  
نہیں آنے دوں گا بھروسہ رکھیں مجھ پر میں ان اداس آنکھوں میں اپنی محبت

کے رنگ بھردوں گا۔۔۔۔۔ کہتے ساتھ وہ اس کی آنکھوں میں لب رکھتا اسے  
اپنی پناہوں میں جکڑ چکا تھا۔۔

ش شیر عزہ نے اٹکتے ہوئے پکارا۔۔۔۔۔

ششش کچھ نہیں ہوگا ریلکس بس مجھے محسوس کریں۔۔۔۔۔ اس نے سرگوشی  
میں کہا۔۔۔

اور اس کے بعد وہ اسے نرمی سے خود میں سمیٹتا چلا گیا۔۔۔ اور عزہ کے دل و دماغ  
میں بس اپنا نقش چھوڑتا چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ غور سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو بہت زیادہ بیمار لگ رہا تھا لیکن یا اس کی  
شکل اسے زریان سے ملتی جلتی لگ رہی تھی۔۔۔

زریان کون ہیں یہ۔۔۔۔۔ اس نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

وہ جب زریان کو روڈ پر پڑے ملے تو زریان کی حالت کے پیش نظر ان کو اسپتال  
لے آئے تھے ڈاکٹر ان کو ڈرپ وغیرہ

لگا کر جا چکے تھے۔۔۔۔

کب سے دل میں مچلتا سوال وہ آخر زبان پر لے آئی۔۔۔

روحان آرہا ہے تم اسکے ساتھ چلی جاؤ تم تھک گئی ہو گی

میں ان کی ڈرپ ختم ہوتے ہی گھر آتا ہوں پھر بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔ اس آنا

کے سوال کا الٹ ہی جواب دیا۔۔۔

۔۔۔ ابھی اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا

پلیز میری جان میں آتا ہوں نا کوئی سوال مت کرو۔۔۔

اس نے آنا کے گالوں پر ہاتھ رکھتے التجاء کی۔۔۔۔ وہ بھی کنفیوز سی خاموشی سے

روحان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد روحان دور سے آتا دکھائی دیا اس نے زریان سے کچھ بات کی پھر اس وارڈ کے اندر چلا گیا جہاں اس آدمی کو رکھا تھا۔۔۔

پانچ منٹ بعد باہر آیا بنا کچھ کہے آنا کو آنے کا اشارہ کرتا باہر نکل گیا۔۔۔ وہ بھی خاموشی سے اس کے ساتھ حویلی آگئی۔۔۔

تقریباً صبح سات بجے باہر کسی کے بولنے آواز پر وہ اٹھی

رواحہ ابھی بھی اس کے ساتھ سوئی ہوئی تھی مطلب زریان ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔۔ وہ پیروں پر چپل اڑھستی باہر نکل آئی۔۔۔۔

اس نے نیچے جھانک کر دیکھا تو بی جان اس ایکسیڈنٹ والے آدمی کو گلے لگائے تو رہی تھی۔۔۔۔

وہ پریشانی سے سیڑھیاں اترتے نیچے آگئی۔۔۔ ہالے آنسو بھری آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دادا جان چہرے پر ناراضگی کئے بیٹھے تھے زریاں خاموشی سے کھڑا تھا

۔۔۔۔۔ اسے آتا دیکھ وہ فوراً اس کے پاس آیا

تم نیچے کیوں آئی ہو جاؤ کمرے میں آرام کرو ورنہ طبیعت خراب ہو جائے

۔۔۔۔۔گی۔۔۔۔۔وہ اسے تھامتا اوپر جانے لگا

نہیں میں ٹھیک ہوں یہ کون ہیں۔۔۔۔ اس کی نظریں ابھی ابھی اس شخص پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

سکندر مرزا۔۔۔۔۔ زیرِ ان کو بھی مزید چھپانا مناسب نہیں لگا پتہ تو اسے لگ جاتا تھا۔۔۔۔۔

*Nooristan*

اس نے بے یقینی سے زریان کو دیکھا۔۔۔۔۔ سوائے روحان کے کسی کا بھی  
دھیان ان کی طرف نہیں تھا

یہ یہ یہاں کیوں آئے ہیں زریان۔۔۔۔۔ اس کی زبان کر کھڑا گئی۔۔

میں تمہیں سب بتاتا ہوں تم چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ کمرے  
میں لے گیا اور بیڈ پر بٹھا دیا۔۔۔۔۔

خود آنا کے ساتھ بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔۔ دیکھو

مجھے مجھے کچھ نہیں سننا کیوں آئے ہیں اب وہ جب ہم دونوں بہنوں کو پیدا کر کے  
چھوڑ گئے تھے اب کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔ وہ غصے سے چیخ پڑی تھی۔۔۔۔۔

اس نے زبردستی آنا کو سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔ تاکہ وہ اپنا سارا غبار نکال  
دے۔۔۔۔۔

میں چھوٹی تھی جب اسکول میں پیرنٹس ٹیچر میٹنگ ہوتی تھی نا تو سب کے ابو ان  
کے ساتھ ہوتے تھے لیکن میرے ابو نہیں ہوتے تھے میں امی سے پوچھتی تھی  
کہ میرے ابو کہاں ہیں وہ ہمیشہ کوئی نا کوئی بہانہ بنا دیتی تھی۔۔۔۔۔ لیکن جیسے جیسے

بڑی ہوتی گئی۔۔۔ مجھے سب سمجھ آتا گیا۔۔۔ ایک ایک دن میں اسکول سے جب گھر آئی تو وہاں کی ایک راحیلہ آنٹی کو امی سے بات کرتے سن لیا وہ امی سے کہہ رہی تھی کہ میرا دھیاں ظالم ہیں میرے باپ نے نا صحیح لیکن میرے دادا دادی تو مجھ سے ملنے آسکتے تھے مجھے قبول کر سکتے تھے لیکن انہوں نے نہیں کیا اور امی کو طلاق بھی ابونے دادا دادی کی وجہ سے دی کیونکہ ان کو ہوتا چاہیے تھا جو میری ماں نہیں دے سکی اس لیے ابونے ان کو چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

اس دن مجھے سب سے نفرت ہو گئی۔۔۔۔۔ لیکن وہ نفرت آپ نے میرے دل سے ختم کی جب میں بی جان اور دادا جان سے ملی تب پتہ چلا مجھے کہ بی جان اور دادا جان کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔۔۔



اب جب میں سب کی عادی ہو گئی ہوں تو وہ کیوں میری زندگی برباد کرنے آئے  
ہیں۔۔۔۔ وہ اس کے سینے سے لگی ہچکیوں میں اپنی ساری تکلیفیں بتاتی چلی  
گئی۔۔۔۔

۔۔۔۔ جب اس کا رونا کم ہوا تو اس نے آنا کا چہرہ اوپر کیا آنکھیں سو جھ گئی تھیں  
تم جانتی ہو وہ کچھ دنوں کے مہمان ہیں پھر چلے جائیں گے۔۔۔۔ لہجہ بہت ٹوٹا  
ہوا تھا جیسے کوئی بھی فیصلہ کرنا اس کے لیے بہت مشکل ہو۔۔۔۔  
میں ایک دن بھی ان کے ساتھ نہیں رہو گی۔۔۔۔ اس نے اپنا حتمی فیصلہ سنایا  
۔۔۔۔ اور کھڑی ہو گئی  
ان کو کینسر ہے اور وہ لاسٹ اسٹیج پر ہیں۔۔۔۔ الفاظ تھے یا کوئی پہاڑ جو اس کے  
سر پر گرا تھا۔۔۔۔  
آنا جھٹکے سے مڑی اور بے یقینی سے اس کو دیکھا۔۔۔۔

---- نہ نہیں آپ آپ جھوٹ بول رہے ہیں

میں سچ بول رہا ہوں اور بی جان بھی اسی وجہ سے رو رہی ہیں۔۔۔۔۔ اور تم جانتی

---- ہو ہم سب بی جان کا رونا برداشت نہیں کر سکتے یار

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم ان کو ایک باپ کی حیثیت سے قبول کر لو۔۔۔۔۔ تم

بس یہ سمجھو کہ وہ میرے چاچو ہیں بی جان کے بیٹے ہیں بس اور کوئی رشتہ مت

رکھو۔۔۔۔۔

پلیز بی جان کی وجہ سے اتنا برداشت کر لو۔۔۔۔۔

وہ اسے کندھوں سے تھامے پیار سے التجاء کر رہا تھا جس کے آنکھیں بے یقینی

سے پھیلی ہوئی تھیں اور ان میں سے آنسو تو اتر سے بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

زریان کو اس پر ترس آیا۔۔۔۔۔

کیا تم اب بھی جانا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ کسی خدشہ کے تحت اس نے پوچھا۔۔۔۔۔

آنا کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا۔۔۔۔۔ اس نے سختی سے اسے سینے میں بھینچ لیا  
۔۔۔۔۔ سہار پاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔ اب یہ آنسو ان کی  
بیماری کے تھے یا اپنے خسارے کے یہ تو وہی جانتی تھی۔۔۔۔۔



زریان کے جاتے ہی روحان ہالے کو اپنے ساتھ کے آیا تھا وہ اس کا مزید رونا  
برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ کمرے میں آتے ہی وہ اس کے سینے سے لگ کر  
ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔۔۔

ہاں اس نے کبھی بھی اپنے باپ کو یاد نہیں کیا تھا کیونکہ عالم صاحب نے اسے اپنی  
اولاد سے بڑھ کر محبت کی۔۔۔۔۔

آج وہ تو بی جان کی وجہ سے رورہی تھی وہ اپنی انسانیت کی وجہ سے رورہی تھی جو  
۔۔۔۔۔ کسی کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ پاتی تھی

روحان نے اسے رونے دیا۔۔۔۔۔



چار سال بعد۔۔۔۔۔

ماما مجھ سے چلا بھی نہیں جا رہا اور بھابھی کہہ رہی ہیں میں موٹی بھی ہو گئی ہوں

۔۔۔۔۔ ہالے منہ بسورتے بولی

آنانے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔۔

آنا کیوں میری بچی کو تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔ فائزہ بیگم نے مصنوعی گھوری سے

نوازا۔۔۔۔۔

ہالے کی کھکھلاہٹ لاؤنج میں گونجی۔۔۔۔۔

لڑکی آرام سے مجھے تسبیح بھی سکون سے نہیں پڑھنے دیتی۔۔۔۔۔ بی جان نے اسے

۔۔۔ گھور کر دیکھا

اب کے ہنسنے کی باری آنا کی تھی۔۔۔۔ اس کی گود میں دو سالہ زار ان سو رہا  
تھا۔۔۔۔ اور ہالے کا ساتواں مہینہ چل رہا تھا۔۔۔۔ اور ڈاکٹر نے اسے جڑواں  
بچے بتائے تھے

تین سال پہلے ہی سکندر مرزا کا انتقال ہو چکا تھا انہوں نے اپنی دونوں بیٹیوں سے  
معافی مانگی تو انہوں نے بھی کھلے دل سے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔ آخر ایک مرنے  
والے انسان کو معاف نہ کر کے وہ کیا حاصل کر لیتے۔۔۔۔

اور اسکے ایک سال بعد ہی دادا جان بھی اس دنیا سے چلے گئے تھے۔۔۔۔  
ان کے جانے کا غم تو بہت زیادہ تھا بی جان تو پوری طرح ٹوٹ گئی تھی لیکن  
زار ان کے آنے پر آہستہ آہستہ سنبھل گئی۔۔۔۔ پورے خاندان میں وہ ان کا  
۔۔۔۔ سب سے پسندیدہ بچہ تھا

چلو آنا جلدی تیار ہو جاؤ زریان ویٹ کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔ فائزہ بیگم نے آنا کو  
کمرے میں بھیجا آج خان مینشن میں عزہ کی برتھڈے پارٹی تھی۔۔۔۔۔ ہالے اور بی  
جان کے علاوہ سب جا رہے تھے۔۔۔۔۔



میری بیٹی اپنے ڈیڈی کے ساتھ جائے گی۔۔۔۔۔۔۔  
۔۔۔۔۔ نہیں میری روجی اپنے چاچو کے ساتھ جائے گی  
اس وقت وہ دونوں بھائی آپس میں اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ رواحہ ان  
کے ساتھ دلشیر کے گھر جائے گی۔۔۔۔۔  
وہ جینز کے ساتھ جینز کی ہی جیکٹ پہنے وائٹ جاگرز کے ساتھ آنکھوں پر  
گلاس لگائے اس وقت پوری پٹاخہ لگ رہی تھی

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی پھولے گالوں والی بچی ہونٹوں پر شرارتی مسکان لئے  
۔۔۔۔۔ بے انتہا حسین لگ رہی تھی

وہ دونوں گھٹنوں کے بل اپنے دونوں بازوؤں کھولے اسے اپنے پاس آتا دیکھ رہے  
۔۔۔ تھے

وہ ان کے پیچ میں سے راستہ بناتی۔۔۔۔۔ بھاگتی ہوئی عالم صاحب کے گلے لگ  
گئی۔۔۔۔۔

وہ دونوں کبھی اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتے تو کبھی اپنے پیچھے بابا کے گلے لگی اس  
۔۔۔۔۔ پلچھڑی کو شرارت میں انسب کی دادی تھی



یہ ایک مینشن کے ہال کا منظر تھا جسے پنک رنگ کے تازہ فلاورز سے بہت  
۔۔۔۔۔ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔ اور وہاں صرف فیملی کے لوگ ہی تھے



سامنے ہی دلشیر کے ساتھ نزاکت سے چلتی گولڈن کلر کے پلازوسوٹ پہنے عزم  
انکی طرف آرہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر ان چار سالوں میں خوبصورتی کے ساتھ ساتھ کانفیڈنس کا بھی  
اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

دلشیر نے اسے بے انتہا محبت اور عزت دی تھی۔۔۔ جس سے وہ دن بدن اور  
نکھرتی گئی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔ وہ آکر عالم صاحب سے ملی پھر باری باری سب سے ملی  
تھوڑی دیر بعد کیک کاٹا گیا۔۔۔۔۔ سب نے اسے ڈھیر ساری دعاؤں کے ساتھ  
تخائف بھی دیئے۔۔۔۔۔

وہ چھوٹا سا بچہ کب سے اپنے باپ کو گھورے جا رہا تھا جو آج اس کے ہوتے ہوئے  
بھی اس کی ماں کو زیادہ توجہ دے رہا تھا۔۔۔۔۔

واٹ ہین ینگ مین۔۔۔ مسٹر خان نے اس کے ساتھ بیٹھتے اس کے کندھے پر  
۔۔۔۔۔ بازوں پھیلانے

ڈیڈ مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔۔۔

وہ چھوٹا سا بچہ ناک پھلانے بولا

But why do you think so?

وہ سمجھ تو گئے تھے اپنے پوتے کی جیلیسی۔۔۔ جو خود سے زیادہ اپنے آپ کی توجہ  
کسی اور پہ برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

بی کوز وہ آج زیادہ موم کو دیکھ رہے ہیں یونونا دادو مجھے نہیں پسند بلکل بھی ڈیڈ کا  
موم کو پیار کرنا۔۔۔ اس نے اپنی پریشانی بتائی۔۔۔

مسٹر خان کا قہقہہ پورے ہال میں گونج سب نے حیرانی سے دادا پوتے کو  
دیکھا۔۔۔۔۔

دلشیر کی بھی نظر اپنے بیٹے پر گئی جو اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

وہ سمجھ گیا آج اس کی خیر نہیں وہ جلدی سے اسے اسکیزو کرتا اس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

لو بھئی اپنے بیٹے کو مناؤ اب میں تو چلا۔۔۔۔ مسٹر خان دلشیر سے کہتے عالم صاحب کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

پھر تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا تھا اسے اپنے بیٹے کو منانے میں۔۔۔۔ تب جا کر وہ اپنے لاڈ صاحب کو منا پایا تھا۔۔۔۔

Novelistan

۔۔۔۔ عذہ آنا اور ہمہ تنیوں ایک کی ٹیبل میں بیٹھی تھی

ویسے عزو اب تمہیں بہرام کے لیے ایک بھائی یا بہن کے بارے میں سوچنا

۔۔۔ چاہیے۔۔۔۔ آنا آئس کریم سے انصاف کرتی ہوئی بولی

عزہ ان کی بات پر سٹپٹا گئی۔۔۔ وہ وہ مجھے نہیں پتہ سب شیر کو پتہ ہے وہ ادا سی  
سے بولی۔۔۔

کیوں نہیں پتہ بھئی اب تو بہرام بڑا ہو گیا ہے اسکول بھی جانے لگا ہے آخر کس  
؟ دن کا انتظار کر رہے ہیں  
آنانے حیرانگی سے کہا۔۔۔

ارے چھوڑو آناتم ان سب باتوں کو تم بتاؤ تمہارا تیسرے کرنے کا کب ارادہ  
ہے۔۔۔۔ ہم نے عزہ سے اس کا دھیان ہٹانے کے لیے توپوں رخ اس کی  
طرف موڑ دیا۔۔۔۔

پھر جو آنانے کی دہائیاں اور توبہ شروع ہوئے سب ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔۔۔۔

شام گئے سب گھر لوٹنے لگے۔۔۔۔ ہم نے بھی پاکستان شفٹ ہو گئی تھی اس لیے  
عاطف کے اشارے پر وہ بھی نکل گئی۔۔۔۔

وہ جو کب سے اس پر نظریں جمائے بیٹھا تھا اپنی ماں کے بلانے پر زبردستی اسے  
گود میں اٹھا کر باہر لے جانے لگا۔۔۔۔۔

مرزا ہاؤس کی سب سے نڈر اور شرارتی بچی اس کو دیکھتے ہی ڈر کر چپ جاتی  
تھی۔۔۔۔۔

اکثر ہی دلشیر کے گھر میں ان کی ملاقات ہو جاتی تھی اور اسے وہ لڑکا بالکل نہیں  
پسند تھا جو اسے اپنی آنکھیں دکھاتا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ شاہ زر بیٹا ان کو کیوں لے کر آئے ہو چلو مامی کو واپس دے کر آؤ

نوموم شئی از مائیں۔۔۔۔۔ میں اسے واپس نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

وہ آٹھ سالہ بچہ ایک چار سالہ بچی کو گود میں اٹھائے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

۔۔۔ اس کی بات پر اسکے ماں باپ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی

اس چھوٹے سے بچے نے گھور کر دونوں کو دیکھا۔۔۔ جیسے اسے ان کا ہنسنا پسند  
نہیں آیا ہو۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اس کے ماں باپ نے فوراً اپنی۔ ہنسی کو بریک لگائی  
وہ بچی بار بار اسکی گود سے اترنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شاہ زر کی گرفت  
اس عمر میں بھی بہت مضبوط تھی

بیٹا پہلے آپ بڑے تو ہو جاؤ پھر اسے ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جانا بھی ایسے  
تھوڑی لے کر جاسکتے ہیں بری بات ہوتی ہے۔۔۔۔۔ میرا بیٹا تو بہت نیک اور پیارا  
ہے وہ کوئی غلط کام تھوڑی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔

اس کے باپ نے اس پیار سے سمجھایا سب جانتے تھے وہ کتنا پاگل تھا اس بچی کے  
پیچھے۔۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ۔۔۔۔۔ ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ

--- اس بچی نے زور سے اپنے دانت اسکے کندھے پر گاڑ دیئے  
شاہ زرنے اسے گود سے اتارا اور اپنے ہاتھ کا ایک زوردار تھپڑ بچی کے گال پر  
---- جھڑ دیا

وہ بچی گلا پھاڑ کر رونے لگی۔۔۔

جبکہ بچے کے باپ نے بھی ایک تھپڑ بچے کے گال پر دے مارا  
تم اتنے غصے والے کیوں ہو شاہ زرا اگر ایسی ہی حرکتیں تمہاری رہی تو یہ تمہارے  
پاس کبھی نہیں آئے گی۔۔۔ انہوں نے غصے سے کہا۔۔۔

--- شاہ زرا اسے گھور کر گاڑی کا دروازہ کھول کر پیچھے بیٹھ گیا

--- اس کی ماں بچی ہو چپ کروانے لگی

اسے آنا تو میرے پاس ہی پڑے گا۔۔۔ رہے گی بھی میرے ساتھ ہی بھلے اپنی

--- مرضی سے آئے یا زبردستی



۔۔۔ لیکن یہ میری ہیں اور بس میری

وہ اپنی باتوں سے کہیں سے بھی آٹھ سالہ بچہ نہیں لگ رہا۔۔۔

ہمنہ نے اپنے بیٹے کی حرکت پر ماتھا پیٹا اور اس بچی کو پیار سے منا کر چپ کروا کر  
۔۔۔۔۔ واپس اندر چھوڑ آئی

مہمانوں کو فارغ کر کے وہ جب کمرے میں آیا تو عذہ پریشانی سے بیٹھی اس کا  
انتظار کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ خود بھی چاہتی تھی کہ اس کی ایک بیٹی اور ایک  
بیٹا اور ہو لیکن دلشیر تھا جو ہمیشہ یہ کہہ کر اسے چپ کروا دیتا کہ اس کے لیے  
بہرام ہی کافی ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ لیکن آج اس نے سوچا لیا تھا کہ وہ دلشیر سے بات کر کے رہے گی

کیا ہو امیرے دل کو آج اتنی پریشان کیوں ہیں وہ اس کے پاس آتا اسے  
اپنے ساتھ لگاتا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ مجھے بچہ چاہیے شیر۔۔۔۔۔ وہ ہچکچا کر بولی

وہ کبھی بھی اس طرح کی بات اس سے کرنے کی ہمت نہیں کر پاتی لیکن چار سال  
ہونے کے بعد بھی وہ شخص اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔۔۔

۔۔۔ ہمارا بیٹا ہے نا بہرام۔۔۔ اس نے مسکرا کر عذہ کے ماتھے پر بوسہ دیا  
لیکن۔۔۔۔۔ ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔۔۔ جب دلشیر اسے کھینچتا اپنے سینے پر گرا  
گیا۔۔۔۔۔

شش بس کچھ نہیں سننا مجھے۔۔۔۔۔ اس بات پر میں کوئی بحث نہیں چاہتا"

۔۔۔۔۔

اس وقت مجھے صرف آپ کو محسوس کرنا ہے۔۔۔ اس کی گھمبیر لہجے ہر وہ خود  
۔۔۔ میں سمٹی

دلشیر اس کے گالوں کو چومتے آنکھیں میچنے پر مجبور کر گیا۔۔۔ وہ اس لڑکی کے  
لیے دن رات تڑپا تھا اور اللہ نے اس کے صبر کے عوض اس لڑکی کو اس کے  
محرم کے طور پر اس کی زندگی میں بھیج دیا تھا۔  
ختم شد

